شہد سے میٹھا نام

محمد ﷺ

تصنیفِ لطیف

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا
علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری مدظلہ

ناشر

ادارہ تصنیفات علامہ اویسی بہاولپور

۴۸۶
۹۲

کتاب ہذا میں تاجدارِ کل کائنات امام الانبیاء والرسل حضور سید عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم مبارک محمد کے فضائل وکمالات ومعجزات وبرکات بہترین عجائبات اور اعلیٰ نکات و لطائف کا بیان ہے

شہد سے میٹھا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیفِ لطیف

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی قادری مدظلہٗ

ناشر

اِدارہ تصنیفات علّامہ اُویسی بہاولپور

تقسیم کار

مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور (پاکستان)

marfat.com

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	شہد سے میٹھا نامِ محمد
مصنف	حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی
تصحیح	چودھری مشتاق محمد خاں صاحب
ناشر	ادارہ تصنیفات علامہ اویسی بہاول پور
بہ اہتمام	حافظ رحیم بخش اویسی ناظم مکتبہ اویسیہ
طابع	
ضخامت	صفحات
طباعت	آفسٹ
سائز	۱۸ × ۲۳ / ۸
بار دوم	۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء
قیمت	۲۰/ روپے

marfat.com

انتساب

میں اپنی اِس کاوش کو ان طالبانِ حق کے

نام

منسوب کرتا ہوں

جن کے دل عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز

اور

سینے ذکرِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے منور ہیں

marfat.com

حرفِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ الحمد للہ الذی
ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی
الدین کلہ وکفی باللہ شھیدا محمد رسول اللہ
والذین معہ اشداءُ علی الکفار رحماءُ بینھم
والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ النبی الکریم
وعلی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۝

امّا بعد! فقیر قادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ مشتاقانِ جمالِ مصطفوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض گزار ہے جس طرح اس محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات وکرامات ہے۔ اسی طرح ا عرصہ سے ارادہ تھا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کے متعلق جو بھی احادیث واقوال اور حکایات وروایات اور کرامات وعجائبات کُتبِ سیر سے میسّر آئیں یکجا جمع کر دیئے جائیں۔ چناں چہ ۲۴ شعبان ۱۳۷۶ھ کو اس کے آغاز کی توفیق ہوئی۔ دُعا ہے مولیٰ عزّوجل اس پیارے نامِ اقدس کے طفیل جس طرح آغاز کی توفیق عطا فرمائی اس کے مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

الفقیر محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ
حامد آباد۔ ضلع رحیم یار خاں
۲۴ شعبان ۱۳۷۶ھ

marfat.com

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل، وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

(اقبالؒ)

marfat.com

طبع ثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

فقیر اویسی غفرلہ ربہ القدیر نے اس کتاب کو بڑی عقیدت سے لکھا افسوس کہ اس کا پہلا ایڈیشن ذوقِ عقیدت کو پورا نہ کرسکا۔ ناتجربہ کار کاتب و ناشر نے اغلاط سے کتاب کو اتنا مسخ کر دیا کہ اصل مقصود کے بجائے غلط مفہوم ذہن میں اتر جاتا۔ فقیر کو نہ نظرِ ثانی کا موقعہ مل سکا اور نہ ہی طباعت کے وقت تصحیح کرسکا لیکن شائقین نے اس کی نامعلوم کس خوبی کو دیکھا کہ بہت ہی قلیل عرصہ میں اس کے دوسرے ایڈیشن کی نوبت تک پہنچا دیا۔ اس کی اشاعت میں تاخیر صرف اس لئے ہوئی کہ فقیر عدیم الفرصتی سے اسے دوبارہ تصحیح کیے بغیر شائع کرانا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن قارئین کے خطوط نے مجبور کر دیا کہ اسے جلد از جلد شائع کراؤں۔ چناں چہ اس کی تصحیح میں بہت سا وقت صرف کیا اور بہت سے مضامین کا بھی اضافہ کیا۔ اس لئے اب یہ کتاب پہلے ایڈیشن سے تقریباً ڈیڑھ گنا زائد ہوگئی ہے۔

رقمہ قلم الفقیر القادری ابی الصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بار دوم نظر ثانی سے

١٧ ربیع الاول ١٤٠٣ھ بروز اتوار بعد نماز ظہر فراغت پائی۔

marfat.com

التجائے اویسی بہ بارگاہِ نبوی

رسولِ خدا ، ہادیٔ جنّ و انساں	ز حسنِ تو عالم ، درخشاں درخشاں
بہر شاخِ نازک ، بہر برگِ رنگیں	بہارِ زمانہ ، ثناخواں ثناخواں
نگاہِ کرم ، شافعِ روزِ محشر !	خرابم خرابم ، پریشاں ، پریشاں
فتادم سرِ رہ بہ اُمیدِ جلوہ	سوئے من گذر کن خراماں خراماں

نثارِ حزیں در غمِ تو تپیدہ
خدارا نگاہے گل افشاں ، گل افشاں

marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار		صفحہ
۱	نعت	۸	۱۹	معجزہ رسول اللہ اور حکایتِ ابوجہل	۸۶
۲	لفظ محمدؐ کی لفظی تحقیق	۱۰	۲۰	آدم علیہ السلام کا مہر نکاح	۸۸
۳	اسمائے حبیب	۲۷	۲۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تمنا	۹۱
۴	زمین و آسمان سے پہلے اسمِ محمد	۲۸	۲۲	حضرت داؤد علیہ السلام کا وجد	۹۲
۵	حضرت عبدالمطلب کا خواب	۲۹	۲۳	حضرت سلیمان علیہ السلام کا رشک	۹۲
۶	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی حفاظت	۳۰	۲۴	حضرت ابراہیمؑ کا امتی بننے کا شوق	۹۴
۷	حضورؐ کے اپنے نام کی حدیث	۳۳	۲۵	ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نام	۹۵
۸	آیاتِ قرآنی	۳۶	۲۶	ہر درد کی دوا ہے محمدؐ	۱۲۱
۹	بہشت کو آدم کی وصیت	۳۷	۲۷	آدابِ اسمِ محمدؐ	۱۳۵
۱۰	خوش بخت و بدبخت قوم	۴۱	۲۸	آدابِ محمدؐ	۱۴۵
۱۱	انگوٹھے چومنے کا ثبوت	۴۴	۲۹	نماز میں درود اور نامِ محمد پر درود	۱۶۳
۱۲	حضور علیہ السلام کا علمِ غیب	۵۱	۳۰	عجیب نکتے نام محمد میں	۱۹۴
۱۳	خوش بخت یہودی	۵۸	۳۱	حروفِ محمدؐ کے انعامات	۲۲۵
۱۴	دعوت غور و فکر	۶۵	۳۲	محمد مختار ہیں کل کائنات کے	۲۲۶
۱۵	انگریزوں اور یہودیوں کا اعتراف	۶۶			
۱۶	فضائل و برکات اسمِ محمدؐ	۷۴			
۱۷	عرش تا فرش ان کے نام	۸۱			
۱۸	معجزۂ نبی و کرامتِ صدیق رضؓ	۸۵			

marfat.com

تمہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

زبان پہ بارِ خدا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لئے

فقیر نے اِس رسالہ کا آغاز اوائل تصانیف میں کیا تھا اور اس کا نام "القول الممجد فی برکات اسمِ محمّد" تجویز ہُوا۔ لیکن جب حضرت علامہ الحاج سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر صاحب مدظلہٗ کی نعتِ ذیل پڑھی تو ذوقِ عقیدت نے مجبور کر دیا کہ اس کا نام رکھوں

'شہد سے میٹھا نامِ محمّد'

نعت

شہد سے میٹھا محمّد نام
شہد سے میٹھا محمّد نام

میم مئے توحید پلائے اور "ح" حق سے آکے ملائے
دوسری میم مراد دلائے اور یہ دال محمّد یارو
دُور کرے آلام
شہد سے میٹھا محمّد نام

میم سے ہیں ہر دکھ کے مداوا "ح" سے حامی ہے بے چارہ

marfat.com

دوسری میم یتیم کی ملجاء "دال" بچا کر دوزخ سے
فردوس کا دے پیغام
سب سے میٹھا محمد نام

میم سے ہیں محبوب وہ رب کے "ح" سے حاکم عجم و عرب کے
دوسری میم سے مالک سب کے "دال" سے داتا دونوں جہاں کے
جود ہے ان کا عام
شہد سے میٹھا محمد نام

میم محبت کی مے لایا "ح" نے حق کا جام پلایا
دوسری میم نے مست بنایا "دال" سے دل میں بشیر کے ان کی
یاد ہے صبح و شام
شہد سے میٹھا محمد نام

نام تو صیقلست کہ دلہائے تیرہ را روشن کند چو آئینہائے سکندری

(ترجمہ) تیرا اسم گرامی سیاہ دلوں کا صیقل ہے اور تیرا نام دلوں کو آئینۂ سکندری کی طرح صاف و شفاف بناتا ہے۔

آنکھوں کا تارا نام محمد، صلی اللہ علیہ وسلم
دل کا اجالا نام محمد، صلی اللہ علیہ وسلم
پوچھے گا مولا لایا ہے کیا کیا
میں یہ کہوں گا نام محمد، صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

ابتدائیہ

لفظ محمّد کی لفظی تحقیق

لفظ محمد تحمید سے مشتق ہے اور تحمید حمد سے زیادہ بلیغ ہے (مراج)

بمعنے

الذی کثرت خصاله المحموده (مراح)	یعنی محمّد وہ ہے جس کی اچھی خصلتیں بہت ہوں

اور قاموس میں ہے۔

التحمید "حمد اللہ تعالیٰ مرۃ بعد مرۃ ومن محمّد کانہ حمد مرۃ بعد مرۃ	یعنی تحمید بمعنے اللہ تعالیٰ کی حمد بار بار کرنا اور محمد کو اسی سے مشتق کیا گیا ہے۔ گویا کہ وہ بار بار حمد کئے گئے ہیں۔

چوں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بار بار اور ہر بار نئے مدائح و مناقب سے ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی اِسی لئے آپ کا اسم گرامی محمّد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا گیا۔

marfat.com

نکتہ : اللہ تعالیٰ کا نام محمودؒ ہے۔ وہ مجرد کے باب سے ہے۔ جس میں مبالغہ نہیں اور حضور علیہ السلام کا اسم گرامی محمد ہے، وہ مزید سے ہے جس سے مبالغہ مطلوب ہے۔ عقل کا تقاضا ہے کہ یہ اسم اللہ تعالیٰ کا ہوتا اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والی مخلوق ہے ان کی فنا کے بعد ان کی حمد منقطع ہو جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کرتا ہے جسے انقطاع نہیں اور حمد بھی ایسی جیسے حمد کرنے والا۔ اس کی تائید بخاری شریف کی مندرجہ ذیل حدیث سے ہوتی ہے:

قال ابوالعالیہ	ابوالعالیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
صلوٰۃ اللہ ثناؤ ہٗ	کی صلوٰۃ النبی کا معنی یہ ہے
علیہ عند الملائکۃ	کہ ملائکہ کے ہاں اپنے نبی
(بخاری شریف ج ۲ ص ؟)	علیہ السلام کی تعریف کرتا ہے

حدیث شریف میں ہے:۔

ان حمدنی	اگر کوئی میری حمد کرتا ہے تو
احد فانت	آپ سب سے زیادہ حمد کرنے
احمد وان	والے ہیں۔ اگر میں کسی کی حمد
حمدت احدا	کرتا ہوں تو آپ ہی سب سے
فانت محمّد	زیادہ میری تعریف کئے ہوئے
(عینی شرح بخاری)	ہیں

فاضل بریلویؒ نے کیا خوب کہا ہے: ؎

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

marfat.com

اشتقاق کی بحث

اسم گرامی حمد سے مشتق ہے۔ اس معنی پر باری تعالیٰ کے اسماء کے اشتقاق میں اشتراک ہوگا۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وشق لہٗ اسمہ لیجلہ۔۔ فذوالعرش محمود وھذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

"اپنے اسم گرامی سے اپنے محبوب کا اسم گرامی مشتق فرمایا ہے

تاکہ شان کا اظہار ہو وہ عرش والا محمود اور یہ محمد ہیں" (صلی اللہ علیہ وسلم)

(ف) حمد سے چند اسماء ماخوذ ہیں:

۱۔ **محمود**: یہ اسم جناب باری تعالیٰ نے اپنے اور اپنے حبیب کے درمیان مشترک رکھا تاکہ آپ کے کمالاتِ محمودیہ پر دلالت کرے۔ اگرچہ دونوں کے محمودیہ میں فرق ہے۔

۲۔ **حمید**: جو کہ حامدیۃ کو جامع تھا اپنے واسطے مخصوص فرمایا اور اس کے بدلے تین نام اپنے پیارے محبوب کو عطا فرمائے۔ 'حامد'، 'احمد'، 'محمد' تاکہ اول و دوم معنی فاعلیت اور تیسرا معنی مفعولیت پر دلالت کرے۔ گویا اس مضمون کی طرف اشارہ فرمایا گیا کہ میرے حبیب اگر میں حمید یعنی باربار تعریف فرمایا گیا ہوں تو تم احمد یعنی بہت تعریف کرنے والے ہو کہ تمہارے برابر میری کوئی تعریف نہیں کرسکتا۔ اور میں حمید یعنی تعریف کرنے والا ہوں تو تم محمد یعنی بکثرت اور باربار تعریف کیے گئے ہو کہ تمہارے برابر میں کسی کی تعریف نہیں کرتا۔ ؎

محمد حامد و محمود ولے را خالقش بستود

کزو شد بود ہر موجود از و شد دیدہ ہا بینا

حمد سے اُس جناب کو ایسی نسبتِ تامہ حاصل ہے کہ محمودیۃ کوئی ان کے برابر ہے۔ نہ

marfat.com

حامدیت میں کوئی ان کا ہم سر۔ اسی لئے حمد سے چار نام ان کے مشتق فرمائے گئے: حامد، محمود، احمد، محمد، اور قیامت کے دن جو مقام آپ کو جناب احمدیت سے عطا فرمایا جائے گا اس کا نام بھی مقامِ محمود ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ

عسیٰ ان یبعثک ربک — قریب ہے تمہیں تمہارا رب

مقاماً محموداً — مقامِ محمود میں پہنچائے گا۔

اور قیامت کے روز جو نشان آپ کے دستِ اقدس میں ہوگا اُس کا نام بھی لوائے الحمد ہے کما قال علیہ السلام ولواء الحمد یومئذٍ بیدی اس روز آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم السلام اس کے نیچے ہوں گے۔ کما قال علیہ السلام آدم ومن دونہ تحت لوائی۔

مدح وثنا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ناممکن ہے:

آپ کی اس خصوصیت کی وجہ سے آپ کی مدح وثنا کا شمار کرنا ناممکن ہے۔ امام المحدثین سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آیت

قل لو کان البحر مداداً — فرمایئے اگر میرے پروردگار

لکلمات ربی لنفد — کے کلمات کے لئے سمندر

البحر قبل ان تنفد — سیاہی ہوں تو سمندر ختم ہو جائیں

کلمات ربی ولو جئنا — گے لیکن میرے پروردگار کے کلمات

بمثلہ مدداً — ختم نہ ہوں گے اگرچہ ہم ویسا ہی

(پ ۱۶، س کہف ع ۱۳) — اور مدد کے لئے لائیں۔

کلماتِ حضورِ سرورِ کونین محبوب رب المشرقین والمغربین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

marfat.com

وکمالات اور مناقب وکرامات اور علوم و برکات مراد لیئے ہیں لہٰ

اب مطلب یہ ہوا کہ کل کائنات دو بھری ہو کر کمالات مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم لکھے تو بھی ان سے نا ممکن ہے۔ آیۃ ہذا میں تو دو سمندروں کا ذکر ہے۔

کما قال اللہ تعالیٰ لو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ	یعنی بے شک وہ جو زمینوں میں درخت ہیں تمام قلمیں ہو جائیں۔ اور تمام دریا سیاہی پھر ان کے ساتھ سات دریا اور ملائے جائیں تب بھی یہ ختم ہو جائیں گے لیکن کلمات الٰہی ختم نہ ہوں گے

اسی لئے علماء کرام نے فرمایا:

فاوصافہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسنۃ لا تعد ولا تحصیٰ ؎	یعنی خلاصہ کلام یہ کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حسنہ احصاء سے باہر ہیں۔

اور امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

والفضائل التی لا تحصی والشمائل التی لا یمکن ان تستقصیٰ فبالغ واکثرلن تحیط بوصفہ واین الثریا	یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا احصاء نہیں ہو سکتا اور آپ کے شمائل کا اختتام ناممکن ہے۔ اے مداح مصطفٰے حضور علیہ السلام کی تعریف میں

لہٰ مدارج النبوۃ ج ۱ باب ۳   ؎ جواہر البحار ص۲۳ ج ۳

marfat.com

من یدالمتتاول (جواہر البحار ص۲۴، ج ۳) | میں مبالغہ کر اور زیادہ سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر۔ تُو ہرگز حضور کی تعریف کا احاطہ نہیں کر سکے گا۔ بھلا ثریا تک کسی کا ہاتھ پہنچ سکتا ہے۔

(ف) علمائے کرام کے ارشادات اور شیخ کی اس تفسیر کی دوسری آیات بھی تائید فرماتی ہیں، مثلاً دنیا کی نعمتوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ تم ان کو شمار نہیں کر سکتے اور واقعہ بھی یہ ہی ہے۔ کیوں کہ ہم کو اپنے جسم کے بال، رگیں اور تمام اعضاء کا شمار معلوم نہیں ہے۔ اور ایک ایک بال میں لاکھوں نعمتیں اس کے علاوہ ہیں۔ چاند، سورج، زمین، آسمان وغیرہ وغیرہ۔ مگر ان نعمتوں کو قرآن نے فرمایا: قل متاع الدنیا قلیل فرمادو کہ دنیاوی متاع تھوڑی ہے۔
لیکن حضور علیہ السلام کے ہر وصف وکمال کو قرآن نے عظیم فرمایا ہے۔ رب نے اپنی صفات کو عظیم فرمایا اپنے لئے فرمایا: وھو العلی العظیم اور محبوب علیہ السلام کے لئے فرمایا۔ انک لعلیٰ خلق عظیم۔ حضور علیہ السلام کے اخلاق کو عظیم فرمایا۔ دوسری جگہ ارشاد ہوا:

وکان فضل اللہ علیک عظیماً۔ | اے محبوب! آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے۔

اس فضلِ عظیم میں تو تمامی صفاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کی ہر صفت عظیم ہے۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

marfat.com

خدا و مصطفےٰ کی رمز سے ادراک عاجز ہے
خُدا کو مصطفےٰ جانے محمّد کو خدا جانے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

اسی لئے قصیدہ بردہ میں فرمایا گیا :

دع ما ادّعته النصاری فی نبیهم
واحکم بما شئت من شرف ومن عظم
فان فضل رسول الله لیس له
حد فیعرب عنه ناطق بفم

" یعنی حضور کو وہ نہ کہو جو عیسائیوں نے اپنے نبی کے لئے کہا (خدا کا بیٹا)، اس کے سوا مدنہیں رکھتی فضیلت کچھ رسول اللہ کی۔ لب کشائی کیا کریں اہلِ عرب، اہلِ عجم "

وانسب الی ذاته ماشئت من شرف
وانسب الی قدره ماشئت من عظم

"جو شرف چاہو ان کی طرف منسوب کرو اور ان کی عظمت کے لیے جتنا چاہو"

ان اشعار پاک کی تفسیر و تشریح کرتے ہوئے علامہ خالد بن عبد اللہ الازہری فرماتے ہیں :

اترك ما قالت النصاری	وہ چھوڑ جو نصاریٰ نے نبی
فی نبیهم عیسی ابن	عیسیٰ بن مریم علیہ وعلی امہا
مریم علیهما السلام	الصلوٰۃ والسلام کے حق میں
انه ابن الله لما اخبرالله	ابن اللہ کہا ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ
سبحانه و تعالی عنهم	نے ان سے خبر دی ہے ۔ بے شک

marfat.com

وان نبینا صلی اللہ علیہ
وسلم نہیٰ عن مثل
ذالک حیث قال لا
تطرونی کما اطرت
النصاریٰ اے بذالک
واحکم بعد ذالک لہ
صلی اللہ علیہ وسلم
بما شئت من اوصاف
الکمال اللائقۃ بجلال
قدرہ وخاصم فی
اثبات فضائلہ من
شئت من الخصماء
واعزالی ذاتہ من
شرف والی علو قدرہ
العظیم ما اروت من
التعظیم۔ والرفعۃ فقد
وجدت للقول بابا
واسعا فان فضل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیس لہ غایۃ الوقف
عندھا فینھا ناطق

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایسی چیزوں سے
روکا۔ اسی طرح نبی علیہ السلام
کو نہ بڑھاؤ جیسا کہ نصاریٰ نے
عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
بڑھایا مجھے ان چیزوں سے
موصوف نہ کرو۔ اور اس کے
بعد جو چاہے اوصافِ کمال
جو حضور کے جلالت مرتبہ کے
لائق ہوں حضور کی طرف نسبت
کرو اور حضور کے فضائل ثابت
کرنے میں خصم سے چاہے
جھگڑا کرو۔ اور حضور کی ذاتِ
شریفہ کی نسبت کر جس شرف
کو چاہے اور حضور کے علو قدر
کی طرف جس تعظیم و رفعت کا
ارادہ کرے منسوب کر کیوں کہ
ہر بلند سے بلند قول کے لئے
واسع پائے گا۔ کیوں کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کی
کوئی انتہا نہیں کہ جہاں کہیں

marfat.com

بلسان فمہ فاوصافہ	اور بولنے والا اسے اپنی زبان سے
لا تحصیٰ وفضائلہ	بیان کرے تو حضور کے اوصاف
لا تستقصیٰ [1]	کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔

شیخ الاسلام ابراہیم باجوری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

احکم بما شئت ممادحہ	اے بھائی حضور علیہ السلام
علی شرفہ وعلوشانہ	کے حق میں جو چاہتا ہے کہہ
وعظیم جاہہ من	ان کلمات اور اوصاف سے
جہتہ المدح فیہ صلی	جو حضور علیہ السلام شرف اور
اللہ علیہ وسلم لیس	علو شان اور عظیم المرتبہ ہونے
لہ غایۃ و منتہیٰ	پر بجہت مدح والی ہوں کیوں
لا انہ صلی اللہ علیہ	کہ حضور کی نہ غایت ہے نہ
وسلم لم یزل یترقی	منتہیٰ۔ اس لئے کہ حضور ہر
فی الکمال کل لحظۃ	لحظہ کمال میں ترقی کر رہے ہیں۔
قال سیدی علی وفی	سیدی علی وفی نے فرمایا اسی
ویشیر لھذا قولہ	بات کی طرف اللہ کا یہ قول اشارہ
تعالیٰ وللآخرۃ خیرلک	کرتا ہے وللآخرۃ خیرلک
من الاولیٰ لان معنی	من الاولیٰ کیوں کہ اس کا اشارہ
الاشاری واللحظۃ	یعنے معنی یہ ہے کہ تمہارا ہر بعد
المتاخرۃ خیرلک من	والا لحظہ پہلے لحظہ سے بہتر ہے

---

[1] شرح قصیدہ بردہ الشیخ المذکور صـ ۳۲

marfat.com

اللحظة المتقدمة لانہ	کیوں کہ حضور پچھلے لحظہ میں
صلی اللہ علیہ وسلم	کمالات زائدہ کی طرف ترقی
یترقی فی المتاخرة الی	کرتے ہیں بہ نسبت اس
کمالات زائدة عما	ترقی کے جو گذشتہ لحظہ
تدلی الیہ فی المتقدمة[1]	میں تھی۔

(ف) ان عبارات کے علاوہ ہمارے ہاں متعدد حوالہ جات ہیں جنہیں ہم طوالت موجب ملالت سمجھ کر ترک کر کے مخالفین کے ایک سوال کا جواب دے کر اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہیں۔

تفصیل: "فیوض رب العلا فی تفصیل فی مدائح المصطفیٰ" کتاب میں ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو لوگ حضور علیہ السلام کی نعت اور مدح و ثنا پر ہمیں غلو کا طعنہ دیتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ہم غلو کے معنی بھی بتائے دیتے ہیں تاکہ معترضین کو اعتراض نہ رہے۔

غلو کا ازالہ: لفظ غلو زیادتی اور کمی دونوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ چنانچہ قاضی ثناء اللہ اپنی تفسیر مظہری ص ۱۶ جلد ۲ میں لکھتے ہیں:

الغلو التجاوز عن الحد بالافراط او التفریط

غلو کا معنی سمجھنے کے بعد مخالفین کا اعتراض آیت ذیل سے اٹھ گیا۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا: یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم۔ حالانکہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ اے یہودیو! نبی اللہ کی توہین اور تنقیص کر کے غلو نہ کرو۔ اور اے نصرانیو! نبی اللہ کی تعریف میں حد سے بڑھ کر انہیں خدا یا خدا کا بیٹا یا خدا کا تیسرا حصہ کہہ کر غلو نہ کرو! بحمدہ تعالیٰ۔ یہی ہم اہل سنت کہتے ہیں کہ نبی کی توہین و کمی کر کے غلو کرنا بھی ممنوع ہے۔ جیسا کہ نبی اللہ کی تعریف میں غلو ممنوع

---

[1] شرح البردہ باجوری طبع مصر ص ۳۳

marfat.com

ہے مثلاً نبی اللہ کو اللہ کا جزء کہا جائے یا شریک کہا جائے یا اللہ کہا جائے (العوذ باللہ) ایسے ہی یہ بھی وہ غلو ممنوع ہے کہ ان کو خدا یا خدا کا شریک یا خدا کا جز یا بیٹا کہا جائے یا الحاد وحلول کا قول کیا جائے۔ اس کے علاوہ ان کی تعریف میں جتنا بظاہر غلو یا مبالغہ کیا جائے وہ درحقیقت نہ غلو ہے نہ مبالغہ بلکہ محمود اور جائز ہے اور ہم اس کے مامور بھی ہیں۔ کما قال اللہ تعالیٰ

وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ — تاکہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کرو۔

بلکہ علماء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غلو کا تصور ہی بے دینی ہے۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا و تعریف و تعظیم میں مبالغہ ناجائز ہے کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبد اللہ و رسولہ — مجھے ایسا نہ بڑھاؤ جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو بڑھایا۔ ہاں میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

جواب: جب اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف میں یہ حکم خداوندی ہے تعزروہ وتوقروہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں مبالغہ کرو) علاوہ ازیں اور بہت سی آیات اس موضوع پر پیش ہو سکتی ہیں۔ ہمارا اصل مدعا آیاتِ قرآنیہ سے ثابت ہے۔ احادیث و اقوالِ ائمہ بہ طور شواہد پیش ہوئے تو قرآن شریف کے مقابلہ میں حدیث کو پیش کرنا کہاں کا انصاف ہے۔ خبرِ واحد کتنی اعلیٰ درجہ کی ثابت ہو جائے تو نہایت کار یہ ہے کہ وہ ظنی دلیل ہے۔ مفید گمان ہے۔ مفید علم نہیں۔ اس سے عقائد ضروریہ کا ثابت کرنا

marfat.com

انتہا درجہ کی جہالت ہے ہمارا مسئلہ کہ مبالغہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر و تعظیم ہو۔ صاف قرآن شریف سے ثابت ہے جیسا کہ ہم نے اوپر آیت کا جملہ پیش کیا ہے۔ اسی لئے علماء کرام نے فرمایا ہے کہ اس میں غلو تجاوز نہیں۔
چناں چہ شیخ الاسلام باجوری نے شرح قصیدہ بردہ میں لکھا ہے کہ

اعلم ان مدحه صلى الله	یقین کر تو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
عليه وسلم لم يتعاطه	کی مدح کو بڑے بڑے متقدمین
فحول الشعراء المتقدمين	شعرا نہ پا سکے۔ اس لئے حضور کے
لان كمالاته صلى الله	کمالات احصا اور شمار سے فزوں
عليه وسلم لا تحصى	ہیں اور آپ کے شمائل کی تہہ کو
وشمائله لا تستقصى	نہیں پہنچ سکتا تو حضور کی جناب
فالمادحون لجنابه	عالی مدح کرنے والے اور کمال
العلى والواصفون	جلی کی وصف کرنے والے اُن
لكماله الجلى مقصرون	کی مدت کے شمار سے عاجز
عما هنالك قاصرون	ہیں اور ان کے ادا سے قاصر
عن اداء ذالك كيف	ہیں۔ یہ کیسے قاصر نہ ہوں حالاں کہ
وقد وصفه الله فى	اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابوں میں
كتبه بما يبهر العقول	حضور کی ایسی تعریف کی ہے
ولا يستطاع اليه الوصول	کہ عقول پہ غالب ہے۔ اور
فلو بالغ الاولون	اس تک پہنچنے کی طاقت نہیں۔
الآخرون فى احصاء	پس اگر سب اگلے اور پچھلے مل
مناقبه لعجزوا عن	جل کر مبالغہ کریں تو ان فضائل

marfat.com

ضبط ملجاه مولاه	وکمالات کے ضبط کرنے سے
من مواهبه ولقد	عاجز ہوں گے۔ جو مولا کریم نے
احسن من قال	حضور کو عطا فرمائے۔ کسی نے
ارى كل مدح فى	کیا خوب کہا ہے۔
النبى مقصداً و	میں ہر مدح کو نبی کی شان میں
ان بالغ المثنى	کم دیکھتا ہوں۔ اگرچہ تعریف
عليه و اكثراً	کرنے والا مبالغہ کرے اور
اذا الله اثنى	اکثر بیان کرے۔
بالذى هو له	اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور
عليه فما مقدار	کی ایسے کلمات سے ثنا کی ہے
ما قدح الورى	جس کے حضور اہل تھے تو مخلوق
فكل غلو فى	کی تعریف کس شمار میں لہذا
حقه تقصير و	یہ غلو حضور کے حق میں تقصیر
لا يبلغ البليغ الا	ہے اور بلیغ تو کثیر سے صرف
قليلاً من كثيره [1]	قلیل تک پہنچتا ہے۔

اس سے مزید جوابات اور علماء و مشائخ کی تصریحات فقیر کے رسالہ "لا یمکن الثناء" میں دیکھئے۔ یہ طوالت بھی ہم نے اس لئے کی ہے کہ بعض کوڑھ مغز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا سننا گوارا نہیں کرتے۔ اگر کچھ سُن لیتے ہیں تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ غلو ہے۔

روایتِ ضعیف فضائل و مناقب میں قابلِ قبول ہے :

کتاب ہذا میں
ذات والا صفات

---

[1] الباجوری علی البردۃ مطبع مصر

marfat.com

کے فضائل وکمالات نہیں بلکہ اُن کے اِس اسم کے کمالات لکھے ہیں جو اس ذاتِ کریم کو منسوب ہے اور بیانات میں اکثر روایات ضعیف ممکن ہیں بلکہ بعض موضوع بھی مذکور ہوں گے تو اِس سے بعض بدقسمت ناظرین کو غلط فہمی میں ڈالیں گے کہ یہ روایات ناقابلِ قبول ہیں۔ ناظرین پہلے سے آگاہ رہیں کہ فضائل ومناقب میں روایاتِ ضعیفہ قطعاً قابلِ قبول ہیں۔ اِس میں کسی اہلِ علم کو بھی انکار نہیں۔ یہاں تک کہ ان کے بڑے بھائی غیر مقلدین وہابی بھی اقراری ہیں جسے ہم نے رسالۂ مذکورہ میں اِس بحث کو تفصیل سے لکھا ہے۔

قواعد وضوابط

چوں کہ کتابِ ہٰذا کے مضامین رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ومناقب سے لبریز ہے اسی لئے بعض کوڑھ مغز حضرات ناظرینِ کتاب کو مختلف طور طریق سے پریشان کریں گے۔ اس لئے ان کے لئے نہیں بلکہ قارئین کے لئے مندرجہ ذیل قواعد وضوابط حاضر ہیں۔

۱ : یہ تو ظاہر ہے کہ باپ، اُستاد کے جواہرِ علمی کی داستانوں سے شاگرد کو مسرت ہوتی ہے[۱] پیر ومرشد کی کرامات سے مرید کے ایمان کو تازگی نصیب ہوتی ہے۔ وہ امتی کتنا بدبخت ہے کہ اپنے نبی علیہ السلام کے کمالات سُن کر ناخوش ہوتا ہے بلکہ اُسے کمالاتِ نبی علیہ السلام میں شرک وبدعت نظر آتی ہے۔ ایسے کو امتی کہلوانا حیف ہے۔ فلہٰذا اویسی غفرلہٗ عرض کرتا ہے کہ جس صاحب کو یہ مضامین

---

[۱] آج کل کے بعض شاگرد اس سے مستثنیٰ ہیں کیوں کہ بعض بدقسمت استاد کے فضائل سننا گوارا نہیں کرتے۔

marfat.com

پسند آئیں تو اس کو مبارک ہو کیوں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک سے دل بستگی کامل ایمان ہونے کی علامت ہے۔ ہاں جو صاحب تحقیق سے ایسے مضامین دیکھنا چاہے تو عرض ہے کہ

۱۔ علم مناظرہ میں ہے۔ کتابوں سے پیش کردہ حوالہ جات کے ناقل پر اعتراض کی گنجائش نہیں حتیٰ کہ بعض ماہرین علم مناظرہ نے یہاں تک کہہ دیا کہ "اگرچہ وہ ناقل ان عبارات کی صحت کا مدعی کیوں نہ ہو۔

۲۔ امام ابن حجر عسقلانی و دیگر ائمہ اصول نے ضابطہ مقرر فرمایا کہ حدیث کو ضعیف یا موضوع کہنے کا حق صرف اس شخص کو حاصل ہے جو کم از کم ایک لاکھ احادیث یاد رکھتا ہو اور ان کی سندات پر حاوی ہو۔ ہر شخص کو حدیث کے ضعیف کہنے کا حق حاصل نہیں۔

۳۔ ضعیف حدیث سے فضائل کا ثبوت جائز ہے۔ جیسا کہ مولانا عبد الحی کی کتاب "الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر" ص ۱۲ میں ہے:

والحکم فی الکتب	اور جو کتابیں غیر معتبر ہیں ان
الغیر المعتبرۃ ان لا	سے فقط وہ عبارات نہ لی
یؤخذ منها ما کان مخالفاً	جائیں جو عمدہ طبقہ کی کتابوں
لکتب الطبقة الاعلیٰ	کے خلاف ہوں۔

۴۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح بیان کرنا اور سننا ہم اپنی ایمانی و روحانی غذا سمجھتے ہیں اور اسی تصور میں زندگی بسر کرنا اپنی خوش قسمتی تصور کرتے ہیں بقول حضرت عارف جامی قدس سرہ:

بود در جہاں ہر کسے را خیالی
مرا از ہمہ خوش خیالِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

marfat.com

یوں سمجھیئے اس موضوع میں ہمارا مسلک یہ ہے؛ کہ:

ہر کجا بینی جہان رنگ و بو
آنکہ از خاکش بروید آرزو
یا ز نورِ مصطفےٰ اورا بہاست
یا ہنوز اندر تلاش مصطفےٰ است

۵۔ فضائل اور مناقب کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے والے دیارِ ہند و پاک میں اکثر اسمٰعیل دہلوی کے متعلد ہیں۔ وہ تو حدیثِ ضعیف سے بڑھ کر آگے دو قدم اصولِ فقہ ص۱۸ میں لکھتا ہے:

والموضوع لایثبت شیئاً من الاحکام نعم قد یوخذ فی فضائل ما ثبت فضلہ.... بغیرہ تائیداً وتفصیلاً ہ

یعنے حدیث موضوع سے احکام شرعیہ ثابت نہیں ہو سکتے ہاں فضائل کے باب میں اس کو وہاں لیا جا سکتا ہے جہاں اس کے علاوہ فضیلت ثابت ہو اس کو اُس کی تائید بالتفصیل میں پیش کر سکتے ہیں:۔

بھلا جو لوگ موضوع احادیث کی روایت کے قائل ہوں وہ اس کتاب میں پیش کردہ صحیح واقعات پر کس طرح اعتراض کر سکتے ہیں۔

۶۔ بلکہ حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا کے امور میں بحث کرنا بے ادبی اور محرومی اور شومِ بختی ہے۔ چناں چہ امام شعرانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

ثم اعلم ان کل ما مال	پھر اس بات پر یقین رکھے
الی تعظیم رسول اللہ	ہر قول ہر فعل تقریر و تحریر وہ
صلی اللہ علیہ وسلم	جو حضور کی تعظیم کی طرف مائل ہو

marfat.com

لاینبغی لاحد البحث فیہ ولا المطالبۃ بدلیل خاص فیہ فان ذالک سوء ادب نقل ما ثبت فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سبیل المدح لاحرج[1]

کسی کو لائق نہیں کہ اُس میں بحث کرے اور نہ یہ لائق ہے کہ اس جزئیہ پر دلیل خاص کا مطالبہ کرے کیوں کہ یہ بلا شک وشبہہ بے ادبی ہے۔ جی چاہے حضورؐ کے حق میں بطریق مدح بیان کرو اس میں کسی قسم کا حرج نہیں۔

۷۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا فرض ہے ابن تیمیہ نے الصارم المسلول میں لکھا ہے:-

ان اللہ فرض علینا تعزیر رسولہ وتوقیرہ وتعزیرہ ونصرہ ومنعہ وتوقیرہ و اجلالہ وتعظیمہ فذلک یوجب صون عرضہ بکل طریق بل ذالک اول درجات

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم پر حضور علیہ السلام کی تعظیم و توقیر، تکریم، نصرت اور اجلال و اکرام فرض کیا ہے اور یہ چیز اس بات کو واجب کرتی ہے کہ بہر صورت و بہر طریق حضور علیہ السلام کی ناموس و عزت کی حفاظت کی جائے بلکہ یہ تعظیم کے درجات سے اول درجہ ہے۔

اور لکھا ہے کہ:

---

[1]: جواہر البحار ص۵۵ ج ۲

فقيام المدحة والثنا	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و
والتعظيم والتوقير	ثنا اور آپ کی تعظیم و توقیر کے
قيام الدين كله وسقوط	قیام سے تو کل دین کا قیام ہے اور
ذالك وسقوط الدين	اس مدح و تعظیم نبوی کا سقوط
كله [1]	سے کل دین

اسمائے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی گنتی؛ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ بکثرت ہیں جو قرآن عظیم و دیگر کتب سماویہ و احادیث نبویہ میں وارد ہوئے ہیں اور انبیاء سابقین کی زبان سے سُنے گئے ہیں اور علمائے کرام نے انہیں حسب تتبع و تلاش اپنی کتب میں ضبط فرمایا ہے اور ان کا عدد ۹۹ سے لے کر ایک ہزار تک پہنچایا ہے۔ حضور کا کثیر الاسماء ہونا بھی آپ کے فضل و شرف اور متصف بصفات کثیرہ ہونے پر دلالت کرتا ہے کیوں کہ اشتقاق اسماء صفات سے یا افعال سے ہوتا ہے اور ہر اسم کسی نہ کسی صفت یا فعل سے نکلتا ہے۔ تو مزید ہوا کہ جس شخص کے اسماء کثیر ہوں وہ متصف بصفات کثیرہ ہو مگر محمد نام حضور علیہ السلام کے تمام اسماء سے اشہر و اعظم ہے اور باقی اسماء صفاتی ہیں۔ ان کی تشریح و تفصیل فقیر کے رسالہ "لمعات الضحیٰ فی اسماء المصطفیٰ" میں دیکھیے۔

حضور علیہ السلام اسم محمد سے کب مسمّیٰ ہوئے: حضرت ابن الجوزی رحمۃ اللہ نے اپنے رسالہ میں لکھا کہ جب حق تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اپنے نور خاص کو اپنے قبضہ

---

[1] جواہر البحار صفحہ ۲۲۵ ج ۳

marfat.com

قدرت میں لے کر فرمایا:

"اے نور محمد ہوجا وہ نور ایک ستون بن گیا پھر وہ نور اوپر کو چلا یہاں تک کہ حجابِ عظمت تک پہونچ کر سجدہ ریز ہوا بعد از سجدہ الحمدللہ کہا اللہ تعالیٰ نے سن کر فرمایا،

لذالك خلقتك وسميتك محمدا	اسی لئے تمہیں پیدا کیا اور اسی لئے ہم نے تمہارا نام محمد رکھا۔

تجھی سے تخلیق کی ابتدا ہوگی اور تجھی پر نبوت و رسالت ختم ہوگی" لہ

زمین وآسمان سے پہلے اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مدارج میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک کو اس نام مقدس کے ساتھ ایک ہزار برس پہلے آفرینش سے مخصوص فرمایا۔

ابنِ عساکر کی روایت میں ہے:

فقد خلقت من قبل ان اخلق بالفي سنة	یعنی اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے میں نے تمہارا نام آفرینشِ خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا فرمایا۔

ابو نعیم کی حدیث میں ہے:

اسمه مع اسمى فى العرش قبل ان اخلق السموٰت والارض	میں نے محمد کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر قبل آسمان وزمین پیدا کرنے کے لکھا۔

لہ: نامر اللبیب فی اسماء الحبیب در حاشیہ دلائل الخیرات

imarfat.com

تجربہ: ایک نام متعدد اشخاص پر مستعمل ہوتا رہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کی ایسی حفاظت فرمائی کہ زمانہ انبیاء سابقین سے لے کر قربِ زمانہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اہلِ عرب وغیرہ میں کوئی اس نام کا نہ ہونے پایا لیکن جب زمانہ ظہورِ ذات بابرکات نزدیک ہوا علماء اہلِ کتاب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کی خوش خبریاں سنائیں۔ بشارت غلبہ ہونے لگیں نامِ اقدس سب پر ظاہر ہوا تب بعض اشخاص نے اس امید پر کہ شاید وہ درِ یتیم ہمارا ہی مولا ہو اور ہمیں عظمتِ عظمیٰ و دولتِ کبریٰ نصیب ہو اپنی اولاد کو اس نام کے ساتھ مسمیٰ کیا لیکن حق تعالیٰ نے ان سب کو دعاءِ نبوت سے محفوظ رکھا اور یہی نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِ امجد حضرت عبدالمطلب کے قلب میں القاء فرمایا اور بی بی آمنہ کے ذریعہ ہاتفِ غیبی نے اس پر مطلع فرمایا۔ چناں چہ بی بی آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے خواب میں بتایا گیا کہ "آمنہ تم ایسے بچے سے حاملہ ہو جو اسی امت کے سردار ہیں جب وہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھنا۔"[۱]

حضرت عبدالمطلب کا خواب: حضرت علامہ نورالدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ:

"مروی ہے کہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ آپ کی پیٹھ سے ایک زنجیر نکلی جس کا ایک کنارا آسمان میں، دوسرا زمین پر، تیسرا مشرق میں چوتھا مغرب میں، پھر لوٹ کر درخت بن گیا جس کے ہر پتے سے نور نکل رہا تھا اور مشرق

---

[۱] مدارج النبوۃ ج دوم باب

marfat.com

ومغرب کے لوگ اس درخت سے چمٹ رہے ہیں۔ آپ نے معبّرین کو یہ خواب سنایا تو انہوں نے کہا آپ کی پشت سے ایک بچہ پیدا ہوگا اور مشرق و مغرب کے لوگ ان کی اتباع کریں گے آسمان وزمین کے لوگ ان کی مدح وثنا کریں گے۔ اسی معنے پر حضرت عبدالمطلب نے آپ کا نام (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا۔[۱]

ف : آپ کا نام ولادت کے ساتویں روز حضرت عبدالمطلب نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا۔ حالانکہ اس نام کا آپ کے آباء واجداد میں کوئی بھی نہیں تھا بلکہ ساری قوم میں ایسا نام نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ یہ بچہ اسم بامسمّٰی ہو کہ آسمان پر اللہ اور زمین پر لوگ اس کی تعریف کریں۔

اسم گرامی قثم یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ مروی ہے کہ حضرت عبدالمطلب کا ایک صاحبزادہ قثم نامی حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے چند روز پہلے فوت ہوا تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام قثم رکھنا چاہا۔ انہیں بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنا خواب سنایا تو پھر اس ارادہ سے ہٹ کر آپ کا نام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی حفاظت : جیسا کہ پہلے گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی اتنی حفاظت فرمائی کہ کسی کو اس نام سے موسوم نہ ہونے دیا باوجودیکہ آپ کا اسم گرامی کتبِ سماویہ میں مذکور تھا۔

(فائدہ) جلال الملۃ والدین حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے

---

[۱] سیرت حلبی ص ۱۳۰ ج ۱ ، مدارج النبوۃ ج ۲ ، سیرت حلبی ص ۱۲۸ ج ۱

marfat.com

خصائص صغریٰ میں صرف انبیاء علیہم السلام سے مخصوص فرمایا توان پر علماء نے جرح و قدح کی۔ بلکہ یہ اسم مبارک آپ کے اپنے زمانہ اقدس میں بھی کسی کو اپنے بچوں کے نام موسوم کرنے کی اجازت نہ تھی یا توفیق ہی نہ ملی تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی نہ ہو۔ ہاں بعض لوگوں نے آپ کی ولادت کے زمانہ مبارک سے کچھ عرصہ پہلے یا اسی ایام میں اس امید پر اپنے بچوں کا محمد نام رکھا کہ شاید آخرالزماں نبی اسی کا بچہ ہو جب کہ انہوں نے کتابوں میں پڑھا تھا کہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے چناں چہ مروی ہے کہ محمد بن عدی سے پوچھا گیا کہ تیرا نام محمد کیسے رکھا گیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اپنے والد سے یہی سبب پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اور میرے تین اور ساتھی از قبیلہ بنی تمیم شام کے علاقہ میں تجارت کی غرض سے گئے تو ہم ایک بت خانہ کی آبادی میں اترے ہمیں اجنبی سمجھ کر ایک دیر نشین نے ہم سے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو۔ ہم نے کہا ہم عربی ہیں اور مضر قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس نے کہا تمہاری قوم میں عنقریب نبی آخرالزماں کا ظہور ہونے والا ہے تم جلد جاؤ اور ان سے فیوض و برکات حاصل کرو۔ کیوں کہ وہی خاتم النبیین ہیں۔ میں نے پوچھا ان کا نام کیا ہو گا۔ اس نے کہا ان کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا۔ ہم سب نے دل میں منت مانی کہ اگر ہمارے ہاں نرینہ اولاد ہوئی تو ہم اپنے بچوں کا نام محمد رکھیں گے چناں چہ ہم لوٹے تو ہم سب کے لڑکے پیدا ہوئے ہم نے اسی لالچ میں ان کے محمد نام رکھے کہ شاید ہمارا بچہ وہی آخرالزماں ہو۔[1]

(فائدہ) اسی روایت کے مطابق فقہاء نے کہا ہے کہ جو حمل کے دوران منت مانے کہ بچہ کا نام محمد رکھوں گا تو وہ لڑکا پیدا ہو گا۔[2]

---

[1] سیرۃ حلبی ص ۱۴۳ ج ۱ [2] سیرت حلبی

marfat.com

ف : ایسے ہی آپ کے اسم احمد کی بھی حفاظت ہوئی۔ حضور علیہ السلام کی ولادت کے بعد سب سے پہلے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا نام احمد رکھا گیا۔

محمد اسماء والوں کی فہرست : جن لوگوں نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خوش خبری پر اپنے بچوں کا نام محمد رکھا وہ اٹھارہ افراد تھے۔ سولہ ذیل کے اشعار میں ہیں:

ان الذین سموا باسم محمد — من قبل خیر الخلق ضعف ثمان

ابن البراء مجاشع بن ربیعہ — ثم ابن مسلم یحمدی حرمان

لیثی السلیمی وابن اسامہ — سعدی وابن سوق ہمدانی

وابن الجلاح مع الاسیدی — یا فتی ثم الفقیمی ھکذا الہرمانی

ترجمہ " حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے سولہ افراد کے نام محمد رکھے گئے: (۱) ابن البراء (۲) مجاشع (۳) ابن ربیعہ (۴) ابن مسلم (۵) یحمدی (۶) حرمانی (۷) لیثی (۸) سلیمی (۹) ابن اسامہ (۱۰) سعدی (۱۱) ابن سودۃ (۱۲) ہمدانی (۱۷) ابن الجلاح (۱۸) اسیدی (۱۹) فقیمی (۲۰) ہمرانی

ف : بعض نے کہا دو اور بھی تھے (۱) محمد بن حارث (۲) محمد بن عمر بن مغفل ممکن ہے ان کے علاوہ اور بھی ہوں لیکن ان میں کسی کو نبوت کے ادعا کی توفیق نہیں ہوئی [1]

ف : ان میں سے وہ محمد نام والے جنہیں اسلام کی دولت نصیب ہوئی وہ تین ہیں : (۱) محمد بن ربیعہ (۲) محمد بن حارث (۳) محمد بن مسلم

---

[1] سیرت حلبی

marfat.com

بعض کا دعویٰ ہے کہ محمد بن مسلمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پندرہ سال سے کچھ اوپر بعد کو پیدا ہوا۔

ف: ابن الجوزی نے لکھا کہ اسلام میں سب سے پہلے ابن حاطب کا نام محمد رکھا گیا[1]

حکایت: سفیان بن مجاشع نے کہا کہ میں تمیم کے قبیلے میں مہمان ہوا۔ لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک کاہنہ کے پاس جمع تھے اور وہ کہہ رہی تھی کہ جو اُن سے دوستی کرے گا وہ کامیاب رہے گا جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ذلیل ہوگا۔ میں نے اُس سے پوچھا کون ہے وہ جس کے آپ اتنے اوصاف بیان کر رہی ہیں؟ کہا نبی آخرالزماں کے اوصاف بیان کر رہی ہوں اس لئے کہ ان کی ولادت کا وقت قریب ہے اور وہ کل عرب و عجم کے رسول ہوں گے۔ میں نے پوچھا وہ عربی ہوں گے یا عجمی۔ اس نے کہا عرب میں ہوں گے اور معد بن عدنان کے قبیلہ سے پیدا ہوں گے ان کا اسم گرامی 'محمد' ہوگا۔ سفیان یہ سن کر واپس لوٹا اس وقت اس کی عورت حاملہ تھی۔ عرصہ کے بعد بچہ پیدا ہوا تو سفیان نے اپنے اس بچے کا نام محمد رکھا اس امید پر کہ ممکن ہے یہی وہی نبی آخرالزماں ہو۔

اعجوبہ: بہشت میں کسی کو کنیت کے ساتھ نہیں بلایا جائے گا سوائے آدم علیہ السلام کے کہ ان کو 'ابو محمد' کہہ کر پکارا جائے گا۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت اور بزرگی کا اظہار مطلوب ہوگا۔

حدیث شریف: حضور نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان لی خمسة اسماء — بے شک میرے پانچ اسماء ہیں

---

[1] سیرۃ حلبی ص ۱۰۴ ج

marfat.com

انا محمد و انا احمد الخ رواہ الشیخان عن جبیر بن مطعم — میں محمد اور احمد ہوں الخ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آخری بات : صرف اسی حدیث پر اکتفا کر کے اہل اسلام سے گذارش گذار ہوں کہ جن کا اسم ایسا ہے جو واضح کرتا ہے کہ وہ ذات از ہمہ عیوب ونقائص سے پاک اور منزہ ہیں اسی وجہ سے کافر حضور علیہ السلام کو محمد کہنے اور ماننے پر مجبور ہیں۔ تو خود عین ذات کیسے ہوگی۔

اسم گرامی محمد کی دو حیثیتیں : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی محمد کی دو حیثیتیں ہیں : (۱) علمی (۲) وصفی

ظاہر ہے کہ نام سے صرف ذات مطلوب ہوتی ہے اس سے اس کی وصف کو کوئی تعلق نہیں ہوتا مثلاً کسی نے اپنے بیٹے کا نام رکھا "بدر منیر" وہ خواہ کالا سیاہ ہو یا حسن وجمال کا پیکر اس نام کو اس کی وصف سے تعلق نہ ہوگا صرف ایک ذات کو متعین کرنا مقصود ہوتا ہے اور بس لیکن ہمارے حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء میں ذات پاک کے علاوہ آپ کی صفت بھی مطلوب ہے چناں چہ سیرت حلبی ج ۱ ص ۱۲۸ میں رقم ہے :

لا یخفی ان جمیع	مخفی نہ رہے کہ حضور علیہ السلام
اسمائہ صلی اللہ	کے تمام اسمائے گرامی ایسے
علیہ وآلہ وسلم مشتقۃ	صفات سے ماخوذ ہیں جو
من صفات قامت	آپ میں واقعۃً ہیں کہ جن سے
بہ توجب لہ المدح	آپ کی مدح وکمال ثابت ہوتا
والکمال فلہ من کل	ہے اس معنے پر آپ کا اسم
وصف اسم	گرامی ہر وصف سے ...

marfat.com

جیسا کہ ہم نے پہلے لکھا ہے کہ سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے آپ کا نام محمد رکھا تو ان کا مقصد بھی یہی تھا کہ محمد آپ کی علمیت کے علاوہ اس سے آپ کی وصفیت کا اظہار بھی ہو۔

سوال : نحویوں کا قاعدہ ہے

العلمیۃ تنافی الوصفیۃ علمیت وصفیت کے منافی ہے

اس قاعدہ کی رو سے حضور علیہ السلام کے اسم محمد میں وصفیت کا معنی ملحوظ کیسے ہو سکتا ہے ؟

جواب : نحویوں کا یہ قاعدہ کلیہ نہیں بلکہ اکثریہ ہے چناں چہ رضی شرح کافیہ میں ہے :

والاکثر فی العلمیۃ اکثر اعلام کی علمیت میں وصفیت

عدم مراعاۃ ملحوظ نہیں ہوتی

چناں چہ علامہ رضی نے ایک مثال یہی پیش کی ہے ؏

وشق لہ من اسمہ لیجلہ فذو العرش محمود وھذا محمد

مذمم یا محمد : کفار قریش نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بجائے محمد کے مذمم رکھ لیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ جب محمد کو مان لیا تو پھر جھگڑا کیا باقی رہ گیا پھر تو گویا ہم نے اُسے سب کچھ مان لیا حمد و ثنا کے لائق اور عیوب و نقائص سے پاک تسلیم کر لیا۔ بنا بریں وہ لوگ حضور علیہ السلام کی جناب میں گستاخیاں کرتے وقت سرکار کا نام بجائے محمد کے مذمم لیتے اور گالیاں دیتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب یہ بات معلوم ہوئی اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات عرض کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا :

یشتمون مذمما و یعیبون مذمما یعنے وہ مذمم کو گالی دیتے ہیں اور

وانا محمد (مشکوٰۃ ص۵۱۰) ہم تو محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)

marfat.com

آیاتِ قرآنی

۱ : فتلقیٰ آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ

مفسرین نے آیتِ ہذا کی تفسیر میں فرمایا کہ ان کلمات سے مراد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کا وسیلہ مراد ہے۔ تفصیل ہم نے اپنی کتاب احسن التحریر فی تقاریر دورۃ التفسیر میں لکھی ہے، یہاں بقدرِ ضرورت لکھا جاتا ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو اپنے کئے پر بہت پشیمان ہوئے اور طرح طرح کی دنیوی مشقتیں جھیلیں۔ چناں چہ مروی ہے کہ تین سو سال تک سر جھکائے اشکِ ندامت بہاتے رہے اور آسمان کی جانب سر نہ اٹھایا۔ مسعودی فرماتے ہیں کہ اگر تمام روئے زمین کے رہنے والوں کے آنسو جمع کئے جائیں تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے آنسوؤں کے مقابلے میں کم ہی نکلیں گے۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے آنسو سے عود، رطب، زنجبیل، صندل اور طرح طرح کی خوشبوئیں پیدا فرمائیں اور حضرت حوّا کے آنسو سے لونگ وجائفل وغیرہ پیدا فرمائے بعدازاں حق تعالیٰ نے انہیں وہ کلمات الہام فرمائے جن کے سبب سے ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اکثر مفسرین کے قول کے مطابق وہ کلمات یہ ہیں :

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ　　اے رب مجھے محمد صلی اللہ

marfat.com

بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم کے صدقے بخش

کتب تفاسیر و سیر میں اور بعض مفسرین نے کلماتِ الہام کی تفسیر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل اور آپ کے ذریعۂ شفاعت سے شفاعت طلب کی مراد لی ہے۔ یہ قول دیگر اقوال کے منافی نہیں ہے کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے ہی توبہ و استغفار کی گئی تھی۔[1]

شیث کو آدم کی وصیت: بعض روایات میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا وقتِ وصال قریب ہوا تو آپ نے اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت کی کہ جب کبھی تم کو کوئی مصیبت درپیش ہو تو جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے دعا کرنا انشاء اللہ تکلیف بہت جلد دور ہوگی۔ آپ نے پوچھا ابا جان! محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ فرمایا میری اولاد میں سے ہوں گے اور ہزارہا برس کے بعد پیدا ہوں گے اور فلاں جگہ آپ کی اس طرح پیدائش ہوگی۔ تب شیث علیہ السلام نے پوچھا آپ نے کیسے پہچانا کہ ان کا نام حلِ مشکلات کے لیے اکسیر ہے؟ آپ نے فرمایا اپنے تجربے سے۔ میں نے خطائے دانۂ گندم کھا لیا تھا جس پر میں نادم ہو کر تین سو سال روتا اور توبہ کرتا رہا مگر رب کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا آخر کار رب کی توفیق اور اسی کی

---

[1] مدارج النبوۃ ج ۲

marfat.com

کی مہربانی سے مجھے خیال آیا کہ میں نے آنکھ کھلتے ہی عرشِ اعظم پر رب کے نام کے ساتھ ایک اور نام بھی لکھا ہوا دیکھا تھا یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں نے رب سے پوچھا تھا یہ کس کا نام ہے جسے تیرے نام کے ساتھ عرشِ اعظم پر جگہ ملی۔ جواب ملا اے آدم یہ ان کا نام ہے کہ اگر وہ نہ ہوتے تو تم بھی نہ ہوتے۔ بظاہر یہ تمہارے نخل ہیں مگر حقیقت میں تمہاری اصل ہیں میں نے سوچا کہ اسی نامِ پاک کی برکت سے توبہ اور معافی کی دعا کروں۔ چنانچہ اس نامِ پاک کے لینے سے دعا قبول ہوئی اور مجھے معاف فرما کر اپنی حفاظت سے عزت بخشی۔ بیٹا میرا یہ دستور ہو گیا جب حاجت درپیش ہوتی ہے میں اسی نام کی برکت سے مانگتا ہوں تو پوری ہو جاتی ہے تم بھی ہر حاجت پر اسی ذات کو وسیلہ بنانا۔

ف: اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف ہمارے وسیلہ بلکہ ہمارے ابا آدم اور ان کی جملہ اولاد کے وسیلہ ہیں

جو آدم علیہ السلام کی اولاد ہونے کا دم بھرتا ہے اسے مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ ماننا چاہیئے ورنہ اپنے آپ کو آدم زادہ کہلوانا چھوڑ دے

آدم علیہ السلام کی وصیت اے فرزند! محمد کو نہ بھولنا!

ابن عساکر کعب الاحبار سے روایت کرتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے شیث علیہ السلام کو فرمایا کہ اے فرزند! میرے بعد تم میرے خلیفہ اور جانشین ہو تم عماد تقویٰ و عروۃ وثقیٰ کو تھامے رکھنا جب بھی تم خدا کا ذکر کرو تو ساتھ ہی اسم محمد کو یاد کرنا اس لئے کہ میں نے یہ نام مبارک ساق عرش پر لکھا دیکھا ہے۔ حالانکہ میں روح اور مٹی میں تھا اس کے بعد میں نے تمام آسمانوں کی سیر کی وہاں

marfat.com

میں نے کوئی ایسی جگہ نہ دیکھی جہاں اسم محمد نہ لکھا ہو۔ بے شک میرے رب تعالیٰ نے مجھے جنت میں ٹھہرایا اور میں نے جنت کا کوئی محل اور کوئی دریچہ ایسا نہ دیکھا جس پر اسم محمد علیہ وسلم نہ لکھا ہو اور میں نے حورالعین کی پیشانیوں پر اور طوبیٰ درخت کے پتوں پر اور سدرۃ المنتہیٰ کے ہر پتہ پر اور اطراف حجابات پر اور فرشتوں کی آنکھوں پر یہی نام لکھا ہوا دیکھا لہٰذا اے فرزند! ذکر محمد بہت زیادہ کرنا۔ ابن عساکر کے اصل الفاظ یہ ہیں :۔

"وان ربی لما اسکننی الجنۃ فلم ار فی الجنۃ قصرا ولا غرفا الا اسم مکتوب علیہ و لقد رأیت اسم محمد مکتوبا علی نحور حور العین وعلی ورق آجام الجنۃ وعلی ورق شجرۃ طوبیٰ وعلی ورق سدرۃ المنتہیٰ وعلی اطراف الحجب وبین اعین الملئکۃ فاکثر ذکرہ فان الملئکۃ تذکرہ فی کل ساعاتھا۔"[1]

حضرت آدم علیہ السلام اپنی مصیبت کے وقت پڑھتے

دعائے آدم : اللّٰھم بحق محمد اغفرلی خطیئتی

ف : ایک اور روایت میں آیا ہے کہ خداوندا! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے میری حفاظت فرمادے اور میری توبہ قبول فرمالے حق تعالیٰ نے ان سے فرمایا تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا۔ عرض کی میں نے جنت میں ہر جگہ لکھا دیکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

---

[1] الخصائص ص ۸ ج ۱

marfat.com

ایک روایت میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ میرا بندہ اور میرا رسول ہے
آدم علیہ السلام نے کہا کہ اس سے مَیں نے جان لیا کہ وہ تیرے نزدیک ساری مخلوق سے افضل ہے۔ اس
کے بعد حق تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول فرمائی اور بعض کے نزدیک حق تعالیٰ
کا ارشاد فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ کی تفسیر و
تاویل ہے جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا۔

۲۔ وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا (پ۱)

اس آیت پر تفصیلی گفتگو ہم نے احسن التحریر میں لکھی ہے۔ آیت میں ہمارا
موضوع اس کا شانِ نزول ہے۔ مفسرین نے فرمایا کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ
وسلم کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنے حاجات کے لیئے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ پاک کے وسیلے سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے
تھے اور اس طرح سے دعا کیا کرتے تھے۔

اللّٰھم افتح علینا وانصرنا بالنبی الامی — یا رب ہمیں نبی امی کے صدقہ میں فتح و نصرت عطا فرما

ف : اس سے معلوم ہوا کہ مقبولانِ خدا کے حق میں وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے
یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل جہان میں آپ کی تشریف
آوری کا شہرہ تھا۔ اس وقت بھی سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ
سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔

ف : آیت کریمہ کا موضوع یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی
سابقہ امم کے ہر صاحب ایمان کا وسیلہ تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا روم قدس سرہ
اسی واقعہ کو بیان فرماتے ہیں۔

marfat.com

خوش بخت و بدبخت قوم :

۱- بود در انجیل نام مصطفےٰ — آں سرِ پیغمبراں بحرِ صفا

۲- بود ذکرِ حلیہ ہا و شکلِ او — بود ذکر غز و صوم و اکلِ او

۳- طائفہ نصرانیاں بہرِ ثواب — چوں رسیدندے بداں نام و خطاب

۴- بوسہ دادندے بداں نامِ شریف — رو نہادندے بداں وصفِ لطیف

۵- نسلِ ایشاں نیز ہم بسیار شد — نورِ احمد ناصر آمد یار شد

۶- واں گروہ دیگر از نصرانیاں — نورِ احمد داشتندے مستہاں

۷- مستہاں خوار گشتند آں فریق — گشتہ محروم از خود و شرطِ طریق

۸- ہم مخبط دین شاں و حکم شاں — از پئے طورِ ماماۓ کثر بیان

۹- نام احمد چوں چنیں یاری کند — تا چہ نورش چوں مددگاری کند

۱۰- نامِ احمد حصارے شد حصیں — تا چہ باشد ذاتِ آں روح الامیں

ترجمہ: ۱- انجیل میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک درج تھا۔ وہ مصطفےٰ جو پیغمبروں کے سردار اور بحر صفا

۲- نیز آپ کے اوصافِ جسمانیہ شکل و شمائل جہاد کرنے، روزہ رکھنے اور کھانے پینے کا حال بھی درج تھا۔

۳-۴ عیسائیوں کی ایک جماعت جب اس نام پاک اور خطابِ مبارک پر پہنچی تو وہ لوگ بہ غرضِ ثواب اس نام شریف کو بوسہ دے کر بہ طور تبرک منہ پر رکھ دیتے ہیں۔

(۵) اس تعظیم کی بدولت: ان کی نسل بہت بڑھ گئی اور حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر معاملے میں ان کا مددگار اور ساتھی بن گیا۔

marfat.com

۶۔ اور نصرانیوں کا وہ گروہ (دوسرا) احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی بے قدری کیا کرتا تھا۔

۷۔ وہ لوگ ذلیل ہو گئے اپنی ہستی سے بھی محروم ہو گئے (کہ قتل کیے گئے) اور مذہب سے بھی محروم ہو گئے یعنی اُن کے عقائد خراب ہو گئے۔

۸۔ ان کا دین بھی برباد ہوا اور حکم بھی ٹیڑھے صحیفوں کی غلط بیانی ہے۔

۹۔ (اللہ اللہ جب) حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام پاک ایسا مددگار ہے تو ان کے نور کی مددگاری کا کیا عالم ہوگا۔

۱۰۔ نام احمد اتنا پختہ حصار ہے تو اس ذات روح الامین کا کیا وقار ہوگا۔

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی بھی ضرور مددگار ہے اور مرض یا دشمنوں کی یلغار کے وقت کے لیے قلعہ و حصار ہے۔

فوائد: یہی وجہ ہے کہ مشکل کے وقت مسلمانوں کی عادت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بناتے ہیں اور یہی خیر القرون میں تھا۔ چناں چہ صحابہ کی عادت تھی کہ مشکل کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے تھے۔

نعرۂ رسالت "چناں چہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا پیر سو گیا اور بالکل بے حس ہو گیا تو آپ نے نعرہ بلند کیا 'یا محمد' شاہ روم نے صحابہ کرام پر یلغار کی تو انہوں نے نعرہ لگایا 'یا محمد' صلی اللہ علیہ وسلم"[1]

---

[1] ہدیۃ المہدی، (یہ حوالہ اگرچہ 'الادب المفرد للبخاری وغیرہ (بقیہ سے پر) از صدیق حسن بھوپالی۔

marfat.com

اس سے ثابت ہوا کہ سابق امم اہلِ ایمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی سُن کر چومنے کو سعادت سمجھتے تھے۔

خوش قسمت یہودی: بنی اسرائیل میں ایک بدکار شخص تھا جس نے عرصہ دراز تک خدا کی نافرمانی کی۔ جب وہ مرگیا تو بنی اسرائیل نے اسے اٹھا کر ایک گندی جگہ ڈال دیا

فاوحی اللہ	اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ
علیٰ موسیٰ	علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی
ان اخرج و	کہ اسے وہاں سے اٹھا کر اس کا
صل علیہ	جنازہ پڑھئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: الٰہی! بدکار تھا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا:

ھکذا کان الا انہ	ہاں ایسا ہی تھا مگر جب یہ
کلما نشر التورۃ و	تورات کھولتا تھا تو نام محمد
نظر علی اسم محمد	صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اسے
صلی اللہ علیہ وسلم	چوم لیا کرتا تھا اور اپنی آنکھوں
قبلہ و وضعہ علیٰ	پر رکھ لیتا تھا اور درود شریف
عینیہ وصلی علیہ[1]	پڑھا کرتا تھا۔

(حاشیہ بقیہ از صـ ۱) و دیگر کتب سیر واحادیث مبارکہ میں بھی ہے لیکن ہم نے معترضین کے ایک بڑے مولوی صاحب کی تصنیف کردہ کتاب کا حوالہ دے کر ان کے اعتراض کا جواب دیا ہے۔

[1] خصائص کبریٰ ص ۱۶ ج ۱

marfat.com

ف: معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ خوش ہوجاتا ہے۔ بنی اسرائیل کے گنہ گار نے نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذان میں سن کر اگر چوما، آنکھوں سے لگایا اور درود شریف پڑھا تو بخشا گیا۔ پھر جو لوگ اس نیک عمل کو بدعت سمجھ کر روکتے ہیں وہ اپنا انجام خود سوچ لیں[1]۔

تنبیہ: مسلمانو! غور کرو کہ سابق دور میں تو غیر امتی انگوٹھے چومنے پر محبوبِ خدا کا مرتبہ حاصل کرلے لیکن آج کا بد قسمت انسان امتی کہلوا کر اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت و محبت سے دور رکھنے کی جدوجہد کرے بلکہ عمل کرنے والے کو بدعت کی دھمکی دے۔

انگوٹھے چومنے کا ثبوت: ہمارا مسلک ہے کہ حضور پرنور شفیع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ پاک اذان میں سننے کے وقت انگوٹھے یا انگشتانِ شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا جائز اور مستحب اور باعثِ رحمت و برکت ہے۔ اس جواز پر دلائلِ کثیر موجود ہیں اور ممانعت پر کوئی دلیل موجود نہیں۔ چند حوالہ جات ہدیۂ ناظرین ہیں:

۱۔ علامہ الفاضل الکامل الشیخ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں:

وفی قصص الانبیاء	قصص الانبیاء وغیرہ کتب
وغیرھا ان آدم علیہ	میں ہے کہ جب حضرت آدم
السلام مشتاق	کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ

---

[1] انگوٹھے چومنے اور اس حکایت کے لئے مزید تفصیل فقیر کے رسالہ رفع الوسواس کا مطالعہ کریں

marfat.com

الیٰ لقاء محمد صلی اللہ
علیہ وسلم حین کان
فی الجنۃ فاوحی اللہ
تعالیٰ الیہ ھو من
صلبك ویظھر فی
آخر الزمان قال لقاء
محمد صلی اللہ علیہ
وسلم حین کان فی
الجنۃ فاوحی اللہ تعالیٰ
الیہ فجعل اللہ النور
المحمدی فی أصبعہ
المسبحۃ فلذالك
سمیت تلك الاصبع
مسبحۃ کما فی الروض
الفائق واظھر اللہ
تعالیٰ جمال حبیبہ فی
صفاء ظفری ابھا
میہ مثل المراۃ
فقبل آدم ظفری
ابھامیہ ومسح علی
عینیہ فصارا صلا

علیہ وسلم کی ملاقات کا اشتیاق
ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ
السلام کے دائیں ہاتھ کی کلمے
کی انگلی میں نورِ محمدی صلی اللہ
علیہ وسلم چمکایا تو اس نور نے
اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھی اسی
واسطے اس انگلی کا نام کلمے کی
انگلی ہوا جیسا کہ روض الفائق
میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے
اپنے حبیب کے جمال محمد
کو حضرت آدم کے دونوں
انگوٹھوں کے ناخنوں میں
مثلِ آئینہ ظاہر فرمایا
تو حضرت آدم علیہ السلام
نے اپنے دونوں انگوٹھوں
کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں
پر پھیرا اسی وجہ سے یہ سنت
ان کی اولاد میں جاری ہوئی
پھر جب جبریل امین نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس کی خبر دی تو آپ

marfat.com

لِذُرِّيتهٖ فلما اخبر	صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جبریل النبی صلی اللہ علیہ	جو شخص اذان میں میرا نام
وسلم بهذه القصة	سنے اور اپنے انگوٹھوں
قال علیہ السلام من سمع	کو چوم کر آنکھوں سے
اسمی فی الاذان فقبل	لگائے وہ کبھی اندھا
ظفری ابهامیه ومسح علی	نہ ہوگا۔
عینیه لم یعم ابدا ۱؎	

۲۔ اسی تفسیر روح البیان میں ہے کہ:

"در محیط آوردہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم درآمد و نزدیک ستون بنشست و صدیق رضی اللہ عنہ در برابر آنحضرت نشستہ بود بلال رضی اللہ عنہ برخاست وباذان اشتغال فرمود چوں گفت اشہد ان محمد رسول اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر دو ناخن ابہامین خود را برہر دو چشم نہادہ گفت قرۃ عینی بک یا رسول اللہ چوں بلال رضی اللہ عنہ فارغ شد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ یا ابابکر ہر کہ بکند چنیں کہ تو کردی خدائے بیامرزد گناہاں جدید و قدیم اوراگو بعمر بودہ باشد اگر بخطاء"

ترجمہ: محیط میں لایا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مسجد شریف میں تشریف لائے اور ایک ستون کے ساتھ بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ کے برابر بیٹھے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ

۱؎ روح البیان جلد ۶ ص ۶۴۹

عنہ نے اٹھ کر اذان دینا شروع کی جب انہوں نے اشھد ان محمد رسول اللہ کہا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا اور کہا قرة عینی یا رسول اللہ جب حضرت بلال اذان دے چکے تو آپ نے فرمایا اے ابوبکر! جو شخص ایسا کرے جیسا کہ تم نے کیا ہے خدا اس کے سب گناہوں کو بخش دے گا۔"

۳۔ امام سخاوی فقیہ محمد بن سعید خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص موذن سے اشھد ان محمد رسول اللہ سن کر کہے مرحبا بحبیبی وقرة عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر دونوں انگوٹھے چومے اور آنکھوں پر رکھے وہ کبھی اندھا نہ ہوگا اور اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔"[1]

۴۔ اسی تفسیر روح البیان میں ہے کہ:

"حضرت شیخ امام ابوطالب محمد بن علی المکی اللہ ان کے درجات بلند کرے اپنی کتاب قوت القلوب میں ابن عینیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے محرم کی دسویں تاریخ کو مسجد میں تشریف لائے اور ایک ستون کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر نے اذان میں حضور کا نام سن

---

[1] المقاصد الحسنہ ص ۳۸۴

marfat.com

کر، اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا قرۃ عینی بك یا رسول اللہ جب حضرت بلال اذان سے فارغ ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر جو شخص تمہاری طرح میرا نام سن کر انگوٹھے آنکھوں پر پھیرے اور جو تم نے کہا اے ابو بکر جو شخص تمہاری طرح وہ کہے خدا تبارک و تعالیٰ اس کے نئے پرانے ظاہر و باطن گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔"

۵۔ علامہ امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ دیلمی کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ:

"فرمایا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب مؤذن کو اشہد ان محمد رسول اللہ کہتے سنا تو یہی کیا اور اپنے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں سے لگائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرے اس پیارے دوست کی طرح کرے گا میری شفاعت اس کے لئے حلال ہوگی۔"

۶۔ یہی امام سخاوی حضرت ابو العباس احمد بن ابی بکر الرداد الیمانی کی کتاب موجبات الرحمۃ وعزائم المغفرۃ سے نقل فرماتے ہیں کہ:

"حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص مؤذن سے اشہد ان محمد رسول اللہ سن کر کہے مرحبا بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔"

۷۔ علامہ امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

marfat.com

"میں کہتا ہوں کہ جب اس حدیث کا رفع حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک ثابت ہے تو عمل کے لئے کافی ہے کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفاء راشدین کی سنت۔"

معلوم ہوا کہ حدیث موقوف صحیح ہے کیوں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک رفع ثابت ہے اور سیدنا صدیق اکبر کی سنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

مخالفین کے گھر کی گواہی: چناں چہ مخالفین (کے سردار) مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں:

"جس کے جواز کی دلیل قرون ثلاثہ میں ہو خواہ وہ جزئیہ بوجود خارجی ان قرون میں ہوا یا نہ ہوا ہو اور خواہ اس کی جنس کا وجود خارج میں ہوا ہو یا نہ ہوا ہو وہ سب سنت ہے۔" [۱]

ان دلائل سے واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی سن کر انگوٹھے چومنا مستحب ہے۔ [۲]

نکتہ: اس نام پاک کی دونوں میمیں نام لینے والے کو مجبور کرتی ہیں کہ اس نام کو دو مرتبہ چومے۔ اس لئے کہ یہ نام پاک ہے ہی اس شان کا کہ اسے بار بار چوما جائے۔

تفصیل اس نکتے کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ کریمہ ہے کہ جو کوئی اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس کا انکار کرتا ہے تو پھر اسی

---

[۱] براہین قاطعہ ص ۲۸ [۲] تفصیل کے لئے دیکھئے امام اہل سنت فاضل بریلوی کی کتاب "تنویر العینین" اور فقیر کا رسالہ "انگوٹھے چومنا"۔

marfat.com

سے ہی اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ظاہر کراتا ہے جس کا اسے شعور ہی نہیں ہوتا جیسا کہ ابھی یہودی کے واقعہ سے معلوم ہوا ایسے ہی اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ ایسے بدبخت پیدا ہوں گے جو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اقدس کو چومنے کو برا کہیں گے اسی لئے نام اقدس میں دو میم رکھ دیئے تاکہ نام لیتے وقت منکر بھی ایک بار نہیں دو بار چومنے پر مجبور ہو جائے۔

لطیفہ: کسی نے مجھے کہا کہ حضور علیہ السلام کا اسم گرامی چومتے ہو تو اللہ کے نام کو بھی چومیں میں نے اسے سمجھایا کہ احادیث میں حضور علیہ السلام کا نام مبارک سن کر چومنے کا حکم تو ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نام کے متعلق کوئی روایت نہیں دوسرا یہ کہ عقل کا تقاضا بھی یوں ہی ہے کہ چوما اسے جاتا ہے جس کی مثل ہو اللہ تعالیٰ امثل سے پاک ہے۔ وہ نہ مانا میں نے اسے سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ کو یوں ہی منظور ہے دیکھئے اپنے محبوب علیہ السلام کے اسم گرامی لینے پر دو بار چومنا فطرت بنائی لیکن اپنے نام کے لئے ایسا نہیں فرمایا بلکہ اس کے لئے اس فطرت کا مظاہرہ کرنا اپنے آپ کو مجرم بنانا ہے کیوں کہ لب ملا کر اللہ کہو تو اما بنتا ہے اور اللہ کو اما کہنا جرم عظیم ہے۔

گندے مزاج گندے تصور: ہمارے دور میں بعض گندے مزاج والے کہتے ہیں کہ ادھر تو انگوٹھے استنجا کی جگہ پر ادھر چوم کر آنکھوں پر یہ طعن دینے والے دیوبند کے بعض جہّال مبلغین ہیں لیکن ان بے وقوفوں کو معلوم نہیں کہ استنجا انگوٹھوں سے نہیں بلکہ انگلیوں سے کیا جاتا ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ اپنی گندی عادت سے مجبور ہو کر انگوٹھے دباتے ہوں کیوں کہ بحکم حدیث شریف قرب قیامت بواسیر کا مرض عام ہوگا اور بواسیر کا آغاز مقعد پر خارش سے ہوتا ہے ممکن ہے ان غریبوں

marfat.com

کو وہی مرض شروع ہوا ہو اور وہ استنجا کرتے وقت انگوٹھوں سے کام لیتے ہوں

عکرمہ بن ابی جہل کی قسمت جاگ اٹھی : اس قسم کا واقعہ عکرمہ رضی اللہ عنہ کو بھی پیش آیا۔

اس کی تفصیل یوں ہے کہ : یہ شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اذیت رسانی و تکالیف دہی میں اپنے ملعون باپ کا جانشین تھا۔ باپ کے مرنے کے بعد تمام غزوات میں کفار قریش کا سردار اور سرگروہ رہا لیکن چوں کہ سعادت کا حصہ آخر میں اس کے نام لکھا ہوا تھا اسی لئے قسمت جاگ اٹھی۔ ہوا یوں کہ فتحِ مکہ کے بعد وہ بھاگ کر ساحلِ سمندر چلا گیا :

حضور علیہ السلام کا علمِ غیب : جاتے جاتے اس نے ایک صحابی کو بھی شہید کر دیا جب یہ خبر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ ہنس پڑے۔ صحابہ نے عرض کی حضور یہ موقع تو ہنسنے کا نہیں لیکن آپ کیوں ہنسے ؟ آپ نے فرمایا میں ہنسا اس لئے ہوں کہ جب میں نے اپنے صحابی کے شہید ہونے کی خبر سنی تو اسی وقت عالم غیب سے مجھے معلوم ہو گیا کہ مقتول (شہید) مذکور اور اس کا قاتل (عکرمہ) ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے بہشت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ کو اس خبر سے وحشت ہوئی کہ مقتول تو واقعی بہشت کا مستحق ہے کیوں کہ وہ بہت بڑا کامل دین دار اور خدا پرست تھا پھر شہید بھی ہوا لیکن یہ کافر کیسے اس کا شریکِ جنت ..... ؟ کیسے ہاتھ پکڑ کے جنتی ہو جائے گا ؟ مگر سب یہ سوچ کر خاموش ہو رہے کہ خدا کی باتیں خدا ہی جانے اس لئے کسی نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال نہ کیا۔

marfat.com

مٹایا لاکھ مگر مٹ نہ سکا:

عکرمہ مکہ سے نکل کے بھاگا اور ساحل سمندر پر پہنچ کر کشتی پر سوار ہوا یمن جانے کا ارادہ کیا مگر خوبیٔ قسمت سے ایسا سخت طوفان آیا کہ کشتی خطرہ میں پڑ گئی۔ اس وقت کشتی کے سب آدمی بتضرع وزاری اور بخضوع و خشوع درگاہ باری میں التجا کرنے لگے مگر عکرمہ جیسے کا تیسا چپ چاپ بت بنا بیٹھا رہا۔ ناخدا نے اس کے پاس آ کے کہا "اے شخص! تو بھی خدائے وحدہ لاشریک سے دعا مانگ کہ یہ مصیبت ٹلے" عکرمہ نے کہا۔ "کیسے یاد کروں اور کیا کہوں مجھے تو نہیں آتا تم ہی بتلا دو" ناخدا بولا: "لا الٰہ الا اللہ" کہہ کے اسے یاد کر اور دعا مانگ کہ اے زمین و آسمان کے مالک ہم پر رحم کر۔ یاد رکھ یہ ایسا وقت ہے کہ سوائے اس کے اور کوئی حامی و مددگار نہیں ہے۔ اب عکرمہ چونک کر بولا کہ اس خدا سے تو میں کبھی دعا نہ مانگوں گا جس کی طرف محمد ہمیں بلاتا ہے اگر مجھے یہی کرنا ہوتا تو مکہ سے کیوں بھاگتا اور اپنے خویش و اقربا اور وطن کو کیوں چھوڑتا؟" ناخدا عکرمہ کی یہ باتیں سن کر بہت ناخوش ہوا اور خاموش ہو کر اپنی جگہ جا بیٹھا۔ تھوڑی دیر کے بعد عکرمہ کی نظر کشتی کے ایک تختہ پر پڑی اس پر لکھا دیکھا:

كذب به قومك   یعنی   قوم نے اس کی تکذیب

وهو الحق   کی حالانکہ وہ سچا ہے۔

عکرمہ نے چاقو نکال کے ان کلمات کو چھیل ڈالنا چاہا۔ ہرچند لکڑی کو چاقو سے چھیلتا تھا مگر وہ الفاظ نہ مٹتے تھے عکرمہ کو نہایت تعجب ہوا اور سوچنے لگا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اسی پس و پیش میں اس کے اندر ایک تبدیلی پیدا ہوئی اور اپنے کفر کا حال اس پر منکشف ہونے لگا لیکن شیطان ایسا مسلط ہو رہا تھا

marfat.com

کہ کیفیتِ اسلام اس پر اچھی طرح واضح نہ ہوئی اور خدا اور رسول کا دشمن بنا رہا۔

عکرمہ کی اہلیہ کی جدوجہد، عکرمہ کی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام برادر ابوجہل بڑی مومنہ تھی۔ ہاتھ جوڑے ہوئے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور رو رو کے اپنے شوہر کے لیے امان چاہی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحم آگیا اور عورت کے کہنے سے اپنے دشمن جانی اور عدو خدا وکافر کو امان دے دی۔ عورت خوش وخرم ہوکے اپنے خاوند کی تلاش میں دوڑی کہ کہیں مل جائے تو پھیر لاؤں ایسا نہ ہو کہ وہ خودکشی کرلے۔ ادھر ادھر دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ ساحل کی طرف گیا ہے۔ اس نے وہاں پہنچ کر تفتیش کی۔ لوگوں نے کہا وہ تو کشتی پر سوار ہوگیا۔ عورت مایوس ہوکر کنارہ کنارہ چلی جاتی تھی کہ کشتی بھی طوفان میں پھنس کر کنارے کی طرف مائل ہوگئی۔ عورت نے دور سے کشتی کو جو دیکھا تو ایک لکڑی میں اپنا دوپٹہ باندھ کے خوب ہلانا شروع کیا۔ ناخدا بے چارہ اپنی مصیبت میں رقیق القلب تو ہو ہی گیا تھا اسے رحم آگیا اور سمجھا کہ یہ کوئی عورت اس جنگل بیابان میں بے والی و وارث ہے جو ہم سے مدد مانگتی ہے ایک چھوٹی کشتی اس کے لینے کو بھیج دی۔ عورت نے کشتی والوں سے عکرمہ کا حال دریافت کیا ان میں سے ایک آدمی اسے جانتا تھا اس نے کہا عکرمہ بن ابوجہل اسی جہاز میں ہے۔ عورت فوراً اس کشتی میں سوار ہو کر اپنے خاوند کے پاس پہونچی اور جاتے ہی کہا کہ افسوس تو کس مصیبت میں پڑ گیا ہے دیکھ میں نے تیرے لئے کیا کیا دکھ جھیلے۔ ٹھوکریں کھاتی ہوئی یہاں تک پہنچی ہوں اور نیکوکار ترین انسان یعنی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے امان لے آئی ہوں۔ عکرمہ امان کا نام سنتے ہی تعجب میں آگیا اور بولا جھوٹ کہتی ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے کبھی امان

marfat.com

نہ دے گا میں نے اس کے ساتھ ایسے سلوک نہیں کیے ہیں جو معاف ہو سکیں۔ آج تک میں نے اس کی بے عزتی اور عداوت قلبی میں کوئی کمی نہیں کی مسلمانوں کو ہمیشہ ستاتا رہا ہوں بھلا مجھے امان کیسے ملے گی؟ عورت بولی کم بخت! تو محض بے وقوف ہے جو رسول خدا کی نسبت ایسا بدگمان رکھتا ہے ان کی ذات والاصفات حد سے زیادہ کریم و رحیم ہے، میرا منہ نہیں جو ان کی تعریف کر سکوں اب تو ہلاکت میں نہ پڑ اور میرے ساتھ چل کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ عکرمہ اپنی بیوی کے ساتھ کشتی میں بیٹھ کے دریا کے کنارہ پر آگیا اور دونوں میاں بیوی مکہ کو چلے۔

علم غیب رسول: عکرمہ کے آنے سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عکرمہ آتا ہے۔ آپ نے اصحاب سے کہا کہ:

”مومن و مہاجر عکرمہ آتا ہے خبردار کوئی اس کے ساتھ کسی قسم کی برائی نہ کرے کیوں کہ بُرے کو برا کہنے سے بُرے کو کچھ نقصان نہیں ہوتا البتہ کہنے والا اپنی عاقبت خراب کرتا ہے۔“

عکرمہ اپنی بیوی کے ساتھ در خیمۂ نبوی پر آن کھڑا ہوا۔ اس کی بیوی منہ پر نقاب ڈال کر حضور کے دربار میں حاضر ہوئی اور التماس کی کہ آپ کا گنہ گار عکرمہ حاضر ہے آپ نے تبسم فرمایا اور کہا کہ یہاں بلاؤ اس کی عورت اسے اندر لے گئی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتے ہی فرمایا: ”مرحبا راکب المہاجر“ عکرمہ نے سامنے آکے دریافت کیا کہ یہ عورت کہتی ہے کہ آپ نے مجھے امان دی ہے کیا اس کا قول سچا ہے؟ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا بالکل صحیح ہے۔ اس وقت تک اپنی بیوی کا کہنا اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا اور یہ خیال دل ہی دل میں کرتا تھا کہ اگر آں حضرت نے ایسا کہہ بھی دیا ہے تو وہ دھوکے سے مجھے بلا کے قتل کرنا چاہتے

marfat.com

ہیں مگر اپنی ریاست اور سرداری کا غرور عکرمہ کے دماغ میں ایسا سمایا ہوا تھا کہ اس کے زعم میں یہاں تک چلا آیا اور ارادہ تھا کہ آں حضرت کے تیور سے کچھ بھی شبہہ پایا گیا تو ایسا بہادر بھی ہوں کہ پھر بھاگ آؤں گا جس وقت حضور کی زبان سے امان کا لفظ سنا تو دل کی کیفیت ہی عجیب و غریب ہو گئی۔ رونگٹا رونگٹا خود یہ کہنے لگا کہ محمد کی رسالت میں کچھ شک و شبہہ نہیں اگر یہ شخص سچا نبی نہ ہوتا تو مجھ سے دشمن کو ہرگز نہ معاف کرتا۔ غیر نبی میں یہ شان سما ہی نہیں سکتی۔

قبولِ اسلام؛ عکرمہ نے اپنے کفر و شرک سے اسی وقت توبہ کر کے صدقِ دل سے کہا:

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد انک عبد اللہ ورسولہ

کلمہ پڑھتے ہی کچھ ایسی شرم و حیا عکرمہ کے دل میں سمائی کہ ابھی تک تو تنا ہوا کھڑا تھا کلمہ زبان سے جاری ہوتے ہی سر نیچا ہو گیا آنکھیں پشت پا سے جا لگیں اور کہنے لگا یا رسول اللہ! تحقیق آپ بڑے نیک اور سب سے زیادہ سچے ہیں ایسی وفا کی قابلیت دوسرے میں نہیں سما سکتی۔ اب میں حضور کی ذات خجستہ صفات سے امید رکھتا ہوں کہ ایک چیز مجھے اور مرحمت ہو۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عکرمہ کیا مانگتا ہے جو مانگے گا وہی پائے گا۔ اس نے بعد تعظیم عرض کی کہ آپ میرے حق میں دعا کریں کہ جتنے قدم میں نے کفر و شرک کو قوت دینے کے لیے رکھے ہیں، جو بے ادبیاں آپ کی خدمت میں کی ہیں، جو مذمتیں آپ کی لوگوں سے میں نے آپ کی پیٹھ پیچھے بیان کی ہیں اور مسلمانوں کو ستایا ہے اللہ تعالیٰ سب بخش دے اور ان باتوں کا قیامت کے دن مجھ سے

marfat.com

کچھ مواخذہ نہ ہو۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت عکرمہ کے واسطے دعا کی جب آپ دعا کر چکے تو وہ بولا کہ یا رسول اللہ! اب میری یہ نیت ہے کہ آج تک اپنا جتنا مال میں نے کفر و شرک کی امداد میں صرف کیا ہے اس سے دو چند خدا کی راہ میں خرچ کروں اور جس قدر کفار کی طرف سے لڑا ہوں اتنا ہی میں اسلام کی جانب سے لڑوں۔ چناں چہ اس مردِ خدا اور مومن و با وفا عکرمہ نے جیسا کہا تھا ویسا ہی کر دکھایا۔ اپنی ساری دولت جہاد میں لگا دیتا تھا اس کے سوا جس جہاد پر جاتا سر ہتھیلی پر رکھ کے جاتا تھا اپنی جان کو اس نے کبھی جان نہیں سمجھا آخر کار صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں جنگ اجنادین میں شہادت پائی۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بڑے مقبولین میں سے ہیں آپ کو قرآن شریف دیکھنے سے وجد ہو جاتا تھا اور فرمایا کرتے تھے۔ ھذا کتاب ربی ھذا کتاب ربی

غرضیکہ، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ اقدس نہ مٹے گا نہ مٹ سکتا ہے مٹانے والے لاکھ مٹائیں مگر خود مٹ جائیں گے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا ؎

تو گھٹانے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

لطیفہ، ایک خشک دماغ ہر اس مسجد شریف میں نماز پڑھنا ناجائز کہتا جس مسجد میں "یا محمد" لکھا ہوتا ایک دن بس پہ بیٹھا تھا تو سامنے لکھا نظر آیا "یا اللہ"، "یا محمد" کسی واقف کار نے کہا کہ جناب جیسے اس مسجد میں نماز پڑھنا گوارا نہیں کرتے ہو جہاں "یا محمد" لکھا ہوتا ہے اب بس سے بھی اتر جانا چاہیے کیوں اس پر بھی لکھا ہے "یا محمد" لیکن مرتا کیا نہ کرتا۔ کیا

marfat.com

جواب دیتا کھسیانہ ہوکر خاموش ہورہا۔

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

ایک یہودی تورات پڑھ رہا تھا اس نے تورات میں ایک صفحہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اقدس لکھا دیکھا۔ یہودی نے بغض و کینہ سے اس نام پاک کو کھرچ ڈالا۔ دوسرے روز تورات کھولی تو اُس صفحہ پر پھر یہ نام اقدس چار جگہ لکھا دیکھا، غصہ میں آکر اس نے اس نام پاک کو پھر کھرچ ڈالا۔ تیسرے روز اس نے دیکھا کہ اُسی صفحہ پر یہ نام اقدس آٹھ جگہ لکھا ہوا ہے۔ اس نے پھر یہ نام پاک سب جگہ سے کھرچ دیا چوتھے دن اس نے اس نام اقدس کو بارہ جگہ لکھا دیکھا۔ اب اس کی حالت بدلی اور اس نام پاک کی دل میں محبت پیدا ہوگئی اور اس نام والے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے شام سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ اتفاق دیکھئے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کے لئے روانہ ہوا مگر ادھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما چکے تھے۔ جب یہ مدینہ منورہ پہنچا تو اس کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا علم ہوا تو سخت بے چین ہوا اور حضرت علی سے کہا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن انور کا کوئی کپڑا نکال کر دکھائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور کا ایک کپڑا مبارک اسے دیا۔ اس یہودی نے پہلے تو اسے سونگھا پھر حضور کے روضۂ انور کے سامنے آکر کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوکر دعا کی کہ الٰہی اگر تو نے میرا اسلام قبول کر لیا ہے تو مجھے اپنے محبوب کے پاس بلالے، اتنا کہا اور حضور کے سامنے ہی انتقال کر گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے غسل دیا اور جنت البقیع میں اسے دفن کیا۔ [1]

---

[1] نزہۃ المجالس ص ۱۴۴ ج ۲

marfat.com

ف : حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک کوئی لاکھ مٹانا چاہے اور کھرچنا چاہے مگر ؎

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام انور نہ مٹا ہے نہ مٹ سکے گا۔ مٹانے والے مٹ گئے مگر اس نام کے چرچے تا قیامت بلکہ قیامت کے بعد بھی یوں ہی رہیں گے ؎

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

چناں چہ زمانہ شاہد ہے کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اقدس اور آپ کے کمالات و معجزات کو ذہنوں سے ہٹانے کے لیے ہر طرح کے ہزاروں حربے استعمال کیے جا رہے ہیں لیکن بفضلہ تعالیٰ آپ کا چرچا دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔

اس خوش بخت یہودی کا واقعہ نظم میں

حضرت امام شہید جنگ نے اس واقعہ کو نظم میں ڈھالا ہے چوں کہ دل چسپ ہے اس لئے ہدیۂ ناظرین ہے:

راویٔ زیبا رخ و شیریں زبان — کرتا ہے اس طرح روایت بیان
ایک یہودی تھا بڑا نیک نام — شام میں رہتا تھا بصد احتشام
دین پر اپنے تھا وہ ثابت قدم — دولتِ دنیا بھی نہ تھی اس کو کم
شام میں رہتا تھا بہت شادکام — پڑھتا تھا توریت بہر صبح و شام
ناگہاں اک سطر میں لکھا دیکھا — نام محمد ﷺ ہر دوسرا
نام محمد سے محبت نہ تھی — سید ابرار سے الفت نہ تھی

marfat.com

دل کی طرح کیا اس کو چاک چاک ‏ جل کے جلایا ورقِ نامِ پاک

پھر تو کئی صفحہ توریت پر ‏ نام محمد کا لکھا دیکھ کر

سخت یہودی کو ہوا اضطراب ‏ دل کی طرح بند وہ کر دی کتاب

سمجھا کہ یہ نام شفیع الامم ‏ میرے مٹانے سے نہ ہوئے گا کم

نام ہے یہ صاحبِ لولاک کا ‏ نور ہے جو دیدۂ نمناک کا

نام سے عشقِ رخِ احمد ہوا ‏ عاشقِ رخسارِ محمد ہوا

فرطِ محبت جو ہوئی نام سے ‏ سوئے مدینہ وہ چلا شام سے

دیدۂ دیدار طلب اشک ریز ‏ برق کے مانند چلا تیز تیز

کر گیا اک لخت جو آرام رم ‏ شوق زیادہ ہوا اور راہ کم

آیا مدینے میں بصد آرزو ‏ شوق میں ڈوبا ہوا تھا مو بمو

ہر بنِ مو دیدۂ بینا ہوا ‏ سرمۂ طور اس کو مدینہ ہوا

ذرہ وہاں کا تھا ہر اک آفتاب ‏ برکت و انوارِ خدا بے حساب

یہ تو مے عشق سے مدہوش تھا ‏ دیکھ کے ہر چیز کو خاموش تھا

دیدہ تھا جویائے رخِ گلعذار ‏ ہر بنِ مو محوِ تمنائے یار

یاں تو یہ مشتاق کا احوال تھا ‏ واں کا سنو حال کہ کیا حال تھا

آنے سے اس کے کئی دن پیشتر ‏ کر گئے تھے خواجۂ عالم سفر

زیرِ زمیں عرش نشین شاہ تھا ‏ ابر کے پردے میں چھپا ماہ تھا

جس سے ہوا دونوں جہاں کا ظہور ‏ ذرۂ خورشید میں ہے جس کا نور

وہ ہی جہاں میں نہ رہے کیا کہیں ‏ کس طرح اس رنج میں زندہ رہیں

دیدۂ ہر دم سے نہاں ہو گیا ‏ تیرہ و تاریک جہاں ہو گیا

شام سے آیا تھا یہودی غریب ‏ وائے زیارت بھی نہ ہوئی نصیب

marfat.com

جب کہ مدینے میں یہ داخل ہوا
شہر سے اس ماہ کی خوش دل ہوا

راہ میں سلمان سے ملاقات کی
ابن محمدؐ کہا اور بات کی

جب سنا سلمان نے محمدؐ کا نام
رو کے یہودی سے کیا یہ کلام

کون ہے تو آیا ہے کیوں نام کیا
تجھ کو محمدؐ سے بھلا کام کیا

بولا کہ قصہ ہے میرا بس دراز
کیا کہوں جو دل میں ہے سوز و گداز

عشق میرا ہادی و رہبر ہوا
دل میں میری شوق پیمبر ہوا

کاکل شبگوں کا بندھا جب خیال
شام کا رہنا ہوا مجھ پہ وبال

شام سے آیا ہوں جو میں ناصبور
تیرگی بخت ہوئی مجھ سے دور

دل سے محمدؐ کا طلب گار ہوں
کشتۂ عشق شہ ابرار ہوں

کون سا غم عشق میں دیکھا نہیں
شمع صفت جلتا ہوں پروا نہیں

جب کہ سلمان نے سنا ماجرا
اور بھی اک جان پہ صدمہ ہوا

دل سے کہا اس کو میں کیا دوں جواب
سخت ہے بے تاب یہ خانہ خراب

کہتا ہوں گر حال وفات نبی
تو تو یہ مر جائے گا بے کس ابھی

اس سے یہ بہتر ہے کہ اصحاب پاس
ساتھ چلے میرے یہ بے کس اداس

سوچ کر سلمان نے پکڑا اس کا ہاتھ
سایہ کی مانند لیا اپنے ساتھ

بیٹھے تھے مسجد میں جو اصحاب پاک
ہجر پیمبر سے بہت دردناک

آیا وہاں عاشقِ شوریدہ حال
دیکھ کے رخسارِ علی کا جمال

دل میں یہ سمجھا کہ پیمبر ہیں یہ
ماہ عرب مہر منور ہیں یہ

ان سے کہا اس نے سلام علیک
خذ بیدی جاء یہودی لدیک

یا شہ دین خاتم پیغمبراں
شوق تیرا کھینچ کے لایا یہاں

تو ہے محمدؐ شہ ہر دوسرا
میں بھی ہوں اک بندہ بے زر تیرا

marfat.com

سن کے یہ تقریر علی ولی — رونے لگے اور ہوئی بے کلی
بیٹھے تھے صدیق و عمر چشم تر — سن کے کلام اس کا ہوئے نوحہ گر
نام محمد سے گرے خاک پر — زلزلہ سا پڑ گیا افلاک پر
سارے مدینے میں قیامت ہوئی — درد نیا تازہ مصیبت ہوئی
اور یہودی کو نہ تھا صبر و ہوش — سکتے کے عالم میں کھڑا تھا خاموش
جب کہ مدینے میں ہوئی یہ خبر — آیا ہے اک عاشق خیر البشر
گھر سے نکل آئے صغیر و کبیر — دیکھ کے روتے تھے غریب و امیر
بولے یہودی سے علی ولی — کون ہے تو دل کو ہے کیوں بے کلی
نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو لیتا ہے تو — داغ نیا اور بھی دیتا ہے تو
تین دن ہوئے اس رحلتِ جان کاہ کو — گزرے ہیں جو سید ذی جاہ کو
زیرِ زمیں دفن کیا حیف ہے — ہم رہے اور وہ نہ رہا حیف ہے
گل تو گیا اور دلوں پر ہے داغ — دونوں جہاں کا ہے ہوا گل چراغ
شمع صفت روتے ہیں زار و نزار — صورتِ پروانہ ہیں سب بے قرار
خاک میں سویا جو وہ بخت جہاں — غم سے ہر اک روتا ہے پیر و جواں
جب کہ یہودی نے سنی یہ خبر — ذرے کی مانند گرا خاک پر
رو کے کہا اے مہ گردوں جناب — خاک میں کس طرح سے آیا ہے خواب
مہر جہاں زیرِ زمین از چہ — گنج نہ خاک نشین از چہ
تا تو بخاک اندری اے جان پاک — شرط بود گنج سپردن بخاک
اے تنِ تو پاک تر از جانِ پاک — روح تو پروردہ روحی فداک
عالم تر دامن خشک از تو یافت — نافہ میں نافۂ مشک از تو یافت
خاک پہ تھا عاشقِ مضطر پڑا — روتا تھا اور کہتا تھا وا حسرتا

marfat.com

جس کے لئے شام سے آیا یہاں — خاک میں سوتا ہے وہ ماہ جہاں
پھر یہ کہا اس نے کہ اے بوتراب — کوئی لباس ان کا منگا دو شتاب
تاکہ میں خوش بو یہ کروں جاں نثار — پیرہنِ صبر کروں تار تار
پیرہن اس گل کا جو پاؤں گا میں — جامے میں پھولا نہ سماؤں گا میں
بولے یہ سلمان سے علی جلد جا — خاص لباس نبوی لے کے آ
روتے ہوئے حضرت سلمان چلے — گل کی طرح چاک گریبان چلے
فاطمہ کے در پہ گئے تیز گام — بولے کہ اے دخترِ خیر الانام
دیجے لباس تنِ پاک رسول — آیا ہے اک عاشقِ شیدا ملول
روتا ہے اور سب کو رلاتا ہے وہ — پیرہنِ پاک منگاتا ہے وہ
گل کی طرح رکھتا ہے وہ دل پہ داغ — بوئے محمدؐ سے ہو تازہ دماغ
فاطمہ نے یہ جو سنا رو دیا — پیرہنِ پاک حوالے کیا
روتے ہوئے حضرت سلمان جو آئے — پیرہن اس شاہ کا مسجد میں لائے
پیشِ یہودی جو رکھا پیرہن — مست ہوا اور بھی وہ خستہ تن
بوئے نبی آتی تھی مشتاق کو — صبر کی طاقت نہ تھی عشاق کو
مست ہوئی جاتی تھی ہر شے وہاں — سر میں ہوا دل میں ہوس تن میں جاں
وجد میں تھے جس قدر اصحاب تھے — پیرہنِ پاک سے بے تاب تھے
اور یہودی کا عجب حال تھا — نقشِ قدم کی طرح پامال تھا
سونگھتا تھا گاہ لباسِ نبی — روتا تھا اور شوق میں کہتا کبھی
لوحِ جہاں بستہ گیسوئے تو — جامہ خبر مید ہد از بوئے تو
شوق میں پھر اس نے کہا یا علی — مجھ کو ہے اس وقت بہت بے کلی
قبرِ محمد پہ مجھے لے چلو — تاکہ زیارت مجھے روضے کی ہو

marfat.com

روضۂ پر نور تلک جاؤں میں
کاش وہاں جاتے ہی مر جاؤں میں

سن کے علی حالِ یہودی تمام
مسجدِ عالی سے اٹھے دل کو تھام

ہجرِ پیمبر سے جو تھے دردناک
ساتھ علی کے ہوئے اصحابِ پاک

بیچ میں تھا عاشقِ شوریدہ سر
اشک فشاں نالہ بلب چشم تر

سارے مدینہ کے پیر و جوان
ساتھ ہوئے اس کے باآہ و فغان

دھوم سے تھا عاشقِ شیدا رواں
خلق جو پیچھے تھی وہ گریہ کناں

جب کہ گیا روضۂ پُر نور پر
رنج گراں تھا دلِ رنجور پر

خاک پہ غش کھا کے گرا ناتواں
رو کے لگا کہنے باآہ و فغاں سے

اے مدنی برقع ودکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

خیز و شب منتظراں روز کن
طبع غریباں طرب افروز کن

خلوتے پردۂ اسرار شو
ہمہ خفتیم تو بیدار شو

از تو یکے پردہ برانداختن
در دو جہان خرقہ برانداختن

تازہ ترین صبح بجاتے مرا
خاک تو ام کاب حیاتے مرا

خاکِ تو خود روضۂ جان منت
روضۂ تو جانِ جہاں منست

روضے کے قربان ہوا بے قرار
شمع پہ پروانہ ہو جیسے نثار

پھر یہ کہا سب سے رہو تم گواہ
کہتا ہوں میں اشہد ان لا الہ

کلمہ پڑھا نامِ محمد ﷺ لیا
آئینۂ دل کو مصفا کیا

نام کے لیتے ہی وہاں مر گیا
عاشقِ بے تاب سفر کر گیا

روضۂ اقدس پہ جو کی جاں نثار
روتے تھے اصحابِ نبی بے شمار

تن تو رہا روضۂ جاناں کے پاس
جان گئی روضۂ رضوان کے پاس

جذبۂ معشوق نے کھینچا اسے
خوب ملا رُتبۂ اعلا اسے

marfat.com

عشق و محبت کا اثر دیکھئے ذرّے کا خورشید میں گھر دیکھئے
بلبل شیدا کو گلِ تر ملا تشنۂ زباں کو لبِ کوثر ملا
عشق و محبت میں فنا ہو گیا دردِ جدائی سے جدا ہو گیا
کاش ہمیں بھی یوں ہی کھینچے حبیب روضے کی ہو جائے زیارت نصیب
گر نہ پھریں روضۂ پر نور کے دور ہوں ارماں دلِ رنجور کے
یا شہِ دیں صوفیٔ بیکس حزیں سخت ہے اب ہند میں اندوہ گیں
اس کو مدینے میں بلا لیجیئے روضۂ پر نور دکھا دیجیے
خیل معاصی پہ نہ کیجیے خیال تنگ ہے اب بندۂ مسکیں کا حال
ایک نظر بہرِ خدا کیجیے فکرِ دو عالم سے جدا کیجیے
کوئی کسی کا نہیں ہوتا یہاں آپ کا ہے نام کس بے کساں
صوفیٔ بے کس کی خبر لیجیے بندہ نوازی سے نظر کیجیے
جس پہ نظر آپ کی پڑ جائے گی خلق اسے آنکھوں پہ بٹھلائے گی
گر نظر از راہِ عنایت کنی جملۂ مہمات کفایت کنی

قصہ یہودی کا ہوا اب تمام
صلِ علیٰ سیدنا والسلام

تو گھٹانے سے نہ گھٹے : حافظ سلفی رحمہ اللہ نے فرمایا :

"بلادِ ہند میں ایک درخت تھا جس کے پتے سبز تھے اس کے ہر پتے پر لکھا تھا" لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" وہاں کے لوگ بت پرست تھے انہیں یہ ناگوار ہوا انہوں نے اس درخت کو کاٹا اس خیال پر کہ یہ نام ختم ہو جائے گا لیکن

marfat.com

وہ جیسے تھا ویسے اگ آتا پھر انہوں نے سیسہ پگھلا کر اس کی جڑوں میں ڈال دیا۔ لیکن پگھلانے کے بعد سیسہ کے گرد چار ٹہنیاں پیدا ہوگئیں جس کی ہر ٹہنی پر لکھا تھا، "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" یہ معجزہ دیکھ کر سب مسلمان ہوگئے پھر اس درخت کو ہر مرض سے شفا کا وسیلہ بناتے اور اس کو متبرک سمجھتے۔ انہوں نے اس کی ٹہنیوں کو زعفران اور خوش بو سے معطر کر دیا: لے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام انور نہ مٹا ہے نہ مٹ سکے گا۔ مٹانے والے مٹ گئے مگر اس نام اقدس کو وہی قرار اور اس کی شان ہے جو پہلے تھی۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

دعوتِ غور و فکر

آج کل ہمارے دَور کے معتزلہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کو مساجد سے مٹانے کی مہم چلا رکھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ بے نیاز نے محبوب کے نام کو اتنا بڑھایا کہ جب سے یہ مہم چلی ہے تو مکانوں میں، دکانوں میں، بسوں، سڑکوں اور کیلنڈروں وغیرہ پر زیادہ سے زیادہ یہ اسم گرامی لکھا جانے لگا۔ یہاں تک کہ بعض علاقوں میں (اسی دور میں) ایسے بکرے پیدا ہوئے ہیں جن پر یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا پایا گیا اور ہم نے درختوں کے ایسے پتے دیکھے جن پر صاف لفظوں میں حضور سرور عالم صلی اللہ

لے سیرۃ حلبی ص ۳۸۵ ج ا

marfat.com

علیہ وسلم کا اسم گرامی منقش ملا۔ اس کی تفصیل آتی ہے۔

ازلی بدبخت باوجود ایں ہمہ جیسے زمانۂ اقدس کے لوگوں نے کھلم کھلا اور واضح معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھے لیکن نہ مانے بلکہ الٹا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جادوگر کہہ دیا۔ آج بھی وہی کیفیت ہے باوجودیکہ اپنی آنکھوں سے ایسے عجیب وغریب کرشمے دیکھ رہے ہیں اور انہیں مشاہدہ کرایا جا رہا ہے۔

اب تو بحمدہٖ تعالیٰ یہود و

انگریزوں اور یہودیوں کا اعتراف :

نصاریٰ معترف ہیں کہ جس قدر چرچا و شہرہ نام "محمد" نے پایا ہے وہ کسی دوسرے نام نے نہیں پایا اور یہ حقیقت یوں بھی سامنے آجاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والی یوربین اقوام کو دیکھئے کہ کوئی شخص اپنا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر نہیں رکھتا، مثلاً ؛ کسی انگریز کا نام آج تک "مسٹر عیسیٰ" یا "مسٹر مسیح" نہیں سنا گیا مگر مسلمانوں میں دیکھئے کسی کا نام "محمد احمد" ہے اور کسی کا "محمد دین" کوئی "محمد بشیر" ہے اور کوئی "نذیر احمد"۔ اپنے نام میں اسم "محمد" یا "احمد" کو شامل کرنا ہر مسلمان کے لیئے محبوب ہے۔ اسی واسطے دنیا بھر کے مسلمانوں کے ناموں میں بالعموم اسی نام پاک کا جلوہ نظر آتا ہے اور یہ واضح دلیل ہے اس بات کی کہ جتنا ورد و ذکر اس نام پاک کا کیا جاتا ہے اور جس قدر چرچا و شہرہ اس نام پاک کو حاصل ہے آتنا ورد و ذکر نہ کسی اور نام کا کیا جاتا ہے اور نہ ہی اس قدر چرچا و شہرہ کسی اور نام کو حاصل ہے۔

جہاں میں فرش تا عرش ؛ اس نام پاک کے ڈنکے فرش پر بھی اور عرش پر بھی بج رہے ہیں اور حدیث قدسی کلما ذکرت ذکرت معی کے مطابق جہاں ذکرِ خدا ہے وہیں ذکرِ مصطفیٰ بھی ہے اور یہ ذکرِ پاک وہ ذکرِ پاک ہے جو نہ مٹنے

marfat.com

والا اور ابد تک رہنے والا ہے اس لئے کہ خود خدائے تعالیٰ بھی اپنے محبوب کا ذکر فرمانے والا ہے اور خدا تعالیٰ کی وہ ذات لازوال ہے جو واجب الوجود ہے اور جسے فنا نہیں تو جس محبوب پاک کا ذکر واجب الوجود ہو اس کا ذکر کیسے مٹ سکتا ہے ؟ گویا نہ ذاکر کے لئے فنا ممکن اور نہ ذکر کے لئے فنا ممکن نہ وہ مٹنے والی ذات اور نہ یہ مٹنے والی ذات۔

نرینہ اولاد پیدا ہونے کا مجرب نسخہ : حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

قال من کان لہ	یعنے جس کی عورت حاملہ ہو اور
حمل فنوی ان	وہ نیت کر لے کہ بچہ پیدا
یسمیہ محمد اً	ہوگا تو اس کا نام محمد رکھوں گا
حولہ اللہ ذکرا	انشاء اللہ تعالیٰ بچہ پیدا ہوگا۔ اگرچہ
وان کان انثیٰ	حمل میں لڑکی بھی ہوگی تو اسم
(انسان العیون	"مبارک کی برکت سے وہ لڑکا ہو
ص ۳۶ ج ۱)	جائے گا۔

محدث وقت نے فرمایا کہ میں نے اپنے بچوں لئے اس روایت کو آزمایا ہے کہ بار حمل کے وقت میں یہی نیت کر لیتا تو لڑکا ہی پیدا ہوتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سات لڑکے عطا فرمائے۔

۲۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

"جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہیئے کہ حاملہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہے :

ان کان ذکرا فقد — یعنی اگر لڑکا ہے تو میں اس

marfat.com

سمیتہ محمدا کا نام محمد رکھوں گا

بفضلہٖ تعالیٰ لڑکا ہوگا"۔ ؎۱

طریقۂ عمل: حمل کے ماہِ اول سے لے کر تا وضع حمل، ورنہ چالیس روز کامل متواتر ناف کے اوپر یہ کلمہ لکھا جائے ان کان ھذا ولداً فاسمیہ محمداً ایسا کرنے سے انشاءاللہ لڑکا پیدا ہوگا مگر اعتقادِ صحیح شرط ہے اور جب لڑکا ہو تو اس کا نام محمد رکھنا ضروری ہے اگرچہ اول یا آخر میں کوئی اور لفظ بڑھایا جائے مثلاً: محمد بخش، محمد حسن، محمد طاہر وغیرہ وغیرہ اور حسبِ توفیق میلاد شریف کی خیرات کی جائے۔

حق ہے بلاشک: حضرت امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمودہ بلاشک حق ہے جیسا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک ہر مسلمان نے اسے آزمایا اور یہ نسخہ سو فی صد مجرب ثابت ہوا۔

؎۱ کذا فی فتاویٰ شمس الدین سخاوی

یہ تجربہ حق ہے فقیر راقم آثم کو کئی بار تجربہ ہوا اس وقت تک مولیٰ عزوجل نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عطیات سے جتنے بچے عطا فرمائے محض اس اسم مبارک کے طفیل۔

؎ فقیر اویسی غفرلہٗ کے آٹھ لڑکے پیدا ہوئے ان میں سے چار فوت ہو چکے اور چار زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے اور علم و عمل کے برکات سے بہرہ ور فرمائے اور دینِ متین کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین، جن احباب کو یہ طریقہ بتایا سو فی صد احباب اس مجرب وظیفہ سے فیض یاب ہوئے۔

marfat.com

ابن ابی ملیکہ ابن جریج سے نقل کرتے ہیں

حکایت و روایت: کہ:

"جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی بیوی حاملہ ہو اور وہ اس بات کی نیت کرے کہ میں اس بچہ کا نام محمد رکھوں گا خدا تعالیٰ اسے نرینہ فرزند عطا کرتا ہے اور جس گھر میں محمد نام کا کوئی شخص ہوتا ہے تو خود خدا تعالیٰ اس گھر میں برکت نازل فرماتا ہے۔ عبدالجلیل کی بیٹی جلیلہ نے خدمت مبارک میں عرض کی کہ اے رسولِ خدا میں ایک ایسی بدنصیب عورت ہوں جس کے ہاں بچہ زندہ نہیں رہتا۔ فرمایا تو اپنے ذمہ یہ بات لازم کر لے اور منت مان کہ اس دفعہ جو بچہ پیدا ہوگا تو میں اس کا نام محمد رکھوں گی۔ مجھے امید ہے کہ وہ لڑکا طویل عمر پائے گا۔

جلیلہ کہتی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے صالح فرزند عنایت کیا اور وہ زندہ بھی رہا۔ یہاں تک کہ بحرین (ایک جگہ کا نام ہے) میں ان کی اولاد سے زیادہ کسی قبیلے کے افراد نہیں۔" [1]

---

[1] نزہۃ المجالس / جن روایات کو ہم نے بیان کیا ہے ان کے ہر زمانہ کے راوی اپنا تجربہ لکھتے چلے آئے ہیں کہ اولادِ نرینہ کے لیے یہ نسخہ اکسیر سے بڑھ کر ہے اور یہ فقیر پر تقصیر اویسی غفرلہ رب القدیر نہ صرف اپنے لیے آزمایا بلکہ ہزاروں تلامذہ اور متعلقین احباب دوستوں کو بتایا جو سو فی صد صحیح ثابت ہوا جو عزیز برسوں اولادِ نرینہ کے لیے ترستے تھے فقیر کے بتاتے ہوئے (بقیہ ص پر)

ازالۂ وہم نہ ہم نے یہ دعویٰ کیا ہے نہ کرتے ہیں کہ رب قدیر کی تقدیر مبرم کو ہم ٹلاتے ہیں اور نہ ہی ہمارا یہ منصب ہے لیکن وہ مالک کریم ہے اسے اپنے محبوب کریم رؤف ورحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی تعظیم وتکریم مطلوب ہے ان کے صدقے دیتا ہے اسے کون روک سکتا ہے۔

یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور او یزوجھم ذکرانا واناثا"

اور یہ بھی اس کی شان ہے؛

"یمحو اللہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتب"

بہرحال اس قادر مطلق کے فضل وکرم سے یہ نسخہ مجرب ہے لیکن بدقسمت ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔ بیدہ ازمۃ التوفیق

اعجوبہ بہاولپور: فقیر جب ہجرت کر کے بہاول پور میں آیا تو خوب کھل دیوبندیت اور وہابیت گھر گھر میں سرایت کئے ہوئی تھی اسی لئے فقیر کے بتائے ہوئے مسئلہ پر اولاً تو بڑا شور برپا ہوا پھر فقیر جب حوالہ جات بھرے مجمع میں دکھاتا اور پھر اسے قرآن وحدیث کے دلائل سے ثابت کرتا تو نہ صرف وہابیت، دیوبندیت مرجھا جاتی بلکہ عوام اہل سنت کی نظروں میں بھی گرتی چلی گئی۔ کچھ یہی صورت مذکورہ بالا مسئلہ میں بھی پیش آئی۔ وہ اس لئے کہ شروع شروع میں جب ہم بہاول پور میں

نسخے کو آزمایا اور دعائیں دیں۔ ایک نہیں سینکڑوں نوجوان زندہ موجود ہیں جن کے آباء نے آکر فقیر کے مجرب نسخے بتائے ہوئے کی مبارک بیش کی

؎ جسے چاہے بچیاں دے جسے چاہے بچے دے یا ہر دو دوں؛ مثلاً آپ جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اسی کے پاس امّ الکتاب ہے۔

marfat.com

پہنچے تو ماہ ربیع الثانی میں مولوی محمد حسین آزاد نے ٹکمیاں والی گلی میں اپنے لڑکے کی ولادت پر جلسۂ میلاد منعقد کر کے باہر سے علماء اہل سنت بلوائے۔ اسی تقریب میں فقیر نے مذکورہ بالا تجربہ بیان کیا تو شہر میں دیوبندیوں وہابیوں نے پھبتیاں اڑائیں اور اسے دور از قیاس سمجھ کر عوام کو ہمارے خلاف اکسایا اور تاثر دیا کہ اویسی نے جہالت سے ایسا کہا ہے بلکہ سنی عوام کو مزاحاً کہتے کہ تمہارا مولوی بے اولادوں کو اولاد دیتا ہے فقیر نے ان کے مولویوں کو للکارا اور اس مسئلہ کے متعلق مستند کتابوں کے حوالوں سے نہ صرف ان کو خاموش کرایا بلکہ خود وہی فقیر کے مداح بن گئے۔

ایک اور اعجوبہ: اسی طرح فقیر نے مسجد کوثر کے خطبات جمعہ میں کہا کہ بی بی ام ایمن رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کونین کا بول (پیشاب) پیا تو آپ نے اسے فرمایا زندگی بھر پیٹ کی کوئی تکلیف نہ ہوگی اور بہشت بھی تیرے لئے واجب ہوگئی۔ اسے سن کر دیوبندیوں اور وہابیوں نے شور مچایا تو فقیر نے کہا کہ پہلے تم اپنے مولویوں کو سناؤ۔ اگر وہ اس واقعہ کا انکار کریں تو پھر فقیر جانے اور وہ۔ چناں چہ دیوبندیوں کا ایک بڑا مولوی عبیداللہ زندہ تھا اس کے پاس فریاد لے کر گئے۔ اس نے کہا یہ واقعہ کتب سیر میں موجود ہے۔ دیوبندیوں نے کہا کہ آپ نے عرصہ دراز جامع مسجد الصادق میں درس دیا آپ نے کبھی ایسا واقعہ نہیں سنایا۔ اس نے کہا موقع نہیں ملا۔ اس کے بعد دیوبندیوں کی ایسی زبان بند ہوئی کہ گویا ان کے منہ میں زبان نہیں بلکہ یوں معلوم ہوتا کہ ان کے جسم میں جان نہیں۔

وہابی دیوبندی یا یہودی: دراصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و معجزات اور مناقب عمداً

بیان نہیں کرتے اس وہم پر کہ کہیں ان کی جماعت کے لوگ سنی نہ بن جائیں۔ اور ان کے حلوے مانڈے بند ہو جائیں گے۔

یہی طریقہ یہود کے علمار کا تھا کہ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب و مراتب چھپاتے تھے کہ کہیں لوگ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی نہ اختیار کریں۔ اسی وجہ سے انہیں خصوصاً اور آنے والی نسل کو عموماً بار بار متنبہ فرمایا گیا۔

"ان الذین یشترون بآیات ثمنا قلیلا"

جیسے وہ نجی مجلسوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات کا اعتراف کر جاتے تھے؛ کما قال:

"اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم" الآیۃ

ایسے ہی ان کے مولویوں کا حال ہے۔[ل]

صحیح روایات کا انکار: یہی وجہ ہے کہ ان کے جہال کے سامنے جب انبیاء واولیاء علی نبینا وعلیہم السلام کے فضائل وکمالات کی روایات پیش کی جاتی ہیں تو وہ بلا دھڑک کہہ دیتے ہیں کہ یہ روایات ہیں ہی نہیں چناں چہ بارہا فقیر اور اس کے متعلقین کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا۔

حکایت: فقیر سے ایک مولانا نے دورۂ تفسیر پڑھ کر اپنے قصبہ میں بیان کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تھپڑ مار کر عزرائیل علیہ السلام کی آنکھ پھوڑ دی تو وہاں کے خطیب نیم ملا ایمان کا خطرہ کا مصداق

ل تفصیل فقیر کے رسالہ "ابلیس تا دیوبند" کا مطالعہ کیجئے۔

marfat.com

محمد عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسلام عرض کر رہے ہیں۔ حضور غوث پاک کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ تم پر آتشِ دوزخ حرام ہے۔ خود شاہ صاحب مدارج میں لکھتے ہیں کہ بظاہر یہ بشارت اسی نام کے رکھنے کے نتیجہ میں ہے۔

خواجہ اللہ بخش تونسوی کے مرید کا حال: ایک قاتل شخص کسی جج کے ہاں حاضر ہوا اور اس کو پھانسی پر لٹکانا مطلوب تھا۔ جب جج نے قاتل سے نام پوچھا تو اس نے کہا میرا نام اللہ بخش ہے۔ جج نے اسے چھوڑ دیا لوگوں نے کہا یہ تو قاتل تھا اور پھانسی پر چڑھنے کے لائق تھا آپ اسے معاف کر رہے ہیں اس سے آپ کی ملازمت کو بھی خطرہ ہے۔ اس نے کہا وہ شخص میرے شیخ کا ہم نام ہے اس لئے مجھے شرم آتی ہے کہ میں اسے پھانسی پر لٹکاؤں اگر ملازمت جاتی ہے تو جانے دو۔

ف: جب ایک عام بندہ اپنے پیر و مرشد کی عزت و احترام اور ان کی محبت و عقیدت میں اس طرح کر سکتا ہے تو وہ سب کا مالک و مولیٰ اس سے اور بہت قدرت رکھتا ہے اور ایسے عام الطافِ کریمانہ اس کی شان کو سجتے ہیں اور ہم بھی امید رکھتے ہیں اس لئے کہ فقیر اور فقیر کے بچوں کے اسماء اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ہم نام ہیں۔ ان پر اضافات صرف عرفاً ہیں[1]

---

[1] فقیر قادری محمد عرف فیض احمد ۲۔ محمد عرف صالح ۳۔ محمد عرف عطاء الرسول ۴۔ محمد عرف فیاض ۵۔ محمد عرف ریاض۔ تادمِ تحریر یہی اسماء ہیں۔ البقیہ صفحہ آئندہ پر

marfat.com

تھا، کہہ بیٹھا یہ روایت نہیں بلکہ بریلویوں کا ڈھکوسلا ہے۔ چوں کہ فقیر نے اپنے شاگرد کو بخاری شریف اور مشکوٰۃ شریف سے حوالہ دکھایا ہوا تھا فقیر کا شاگرد وا ڈٹ گیا اور کہا کہ اگر یہ روایت صحاحِ ستہ کی کتابوں سے مل جائے تو خطیب صاحب کو مسجد چھوڑنی پڑے گی۔ خطیب چوں کہ اپنی ہٹ دھرمی کا پکا تھا اس نے کہہ دیا کہ اگر حوالہ مل گیا تو مسجد چھوڑ دوں گا۔ چناں چہ فقیر کے شاگرد نے فوراً بخاری شریف کھول کر باب مناقب الانبیاء سے حدیث دکھا دی۔ اس پر قصبہ والوں نے دیوبندی ملا کو مسجد سے نکال دیا۔

۲۔ ایسے ہی بہاول پور شہر میں الحاج محمد لطیف صاحب کے ساتھ واقعہ ہوا۔[ل]
دیگر مستند روایات کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں جن میں لکھا ہے کہ اسمِ گرامی کی برکت سے بے اولادوں کو اولادِ نرینہ نصیب ہوئی ہے۔

۳۔ امام حسین سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدانس وجان سے روایت کرتے ہیں کہ:

من کان لہ ذو بطن	جس کے ہاں حمل ٹھہرے اور
فاجمع ان یسمیہ	ہر بار یہی ارادہ کرے کہ بچے
محمداً رزقہ اللہ	کا نام محمد رکھوں گا تو اسے
تعالیٰ غلاماً۔[ع]	اللہ تعالیٰ لڑکا ہی عطا فرمائے گا۔

۴۔ علماء کرام اور محدثین عظام نے فرمایا کہ:

من اراد ان یکون	جس کا ارادہ ہو کر اس کے

ل بہر حال یہ غریب صحاح کی روایت کو بھی جھٹلانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اس لئے اہلِ سنت کو اپنے مسلک پر مضبوط رہنا لازمی ہے۔

ع انسان العیون ص ۱۲۶ ج ۱

marfat.com

حمل زوجتہ ذکرا — ہاں لڑکا پیدا ہو اسے چاہیئے

فلیضع یدہ علی — کہ اپنی حاملہ کے پیٹ پر ہاتھ

بطنہا ولیقل — رکھ کر کہے یا لکھے، اگر یہ لڑکا

ان کان ھذا — ہو تو میں اس کا نام محمد رکھوں

الحمل ذکراً۔ [۱] — گا انشاء اللہ وہ لڑکا پیدا ہوگا۔

تابعی کا تجربہ حضرت عطا (تابعی) رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

ماسمی مولود فی بطن امہ — جس بچے کا نام محمد حمل میں رکھا

محمد الا کان ذکرا [۲] — جائے وہ یقیناً لڑکا پیدا ہوگا۔

فضائل و برکاتِ اسمِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گھر والوں میں اگر محمد نام کا بچہ ہوتا ہے تو اس گھر میں زیادہ سے زیادہ برکت ہوتی ہے بلکہ چالیس گھر ہمسائیگان کے اس نامِ پاک کی برکت سے روزی دیے جاتے ہیں۔ [۳]

ف: امام خفاجی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس برکت سے ہر طرح کی برکت اولاد، رزق، کاروبار، معاملات وغیرہ وغیرہ مراد ہے۔ [۴]

۲۔ حضرت ابن یونس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

---

[۱] سیرۃ حلبی ص ۱۳۵ ج ۱ — [۲] انسان العیون ص ۱۳۵ ج ۱

[۳] شفا و نسیم الریاض — [۴] نسیم الریاض ص ۲۲۹ ج ۲

marfat.com

"اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے زمین پر چلتے پھرتے ہیں ان کا کام یہ ہے کہ ان لوگوں کے گھروں کی زیارت کریں جن کے گھروں میں احمد اور محمد نام والے ہیں"۔ ؎۱

۳۔ مدینہ پاک کے لوگ اپنا تجربہ بیان کرتے ہیں کہ:

"جس گھر میں محمد نام والا ہو اللہ تعالیٰ اس نام پاک کے سبب سے اس کے گھر والوں پر رزق فراخ کر دیتا ہے۔" ؎۲

۴۔ شفا شریف میں ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے زمین کا چکر لگاتے ہیں ان کی عبادت یہ ہے کہ وہ ان گھروں کی نگرانی کریں جن میں محمد نام والے ہیں"۔ ؎۳

ف: ان جملہ روایات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے تحت ہمیں ذرہ بھر شک نہیں کہ وہ قادرِ مطلق اپنے بندوں کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسم مبارک کے صدقے بخش دے۔ اس پر بے شمار واقعات شاہد ہیں ہم صرف ایک واقعہ پیش کرتے ہیں۔

حکایت: سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ میں ان کے سامنے کھڑا ہوں۔ حاضرینِ مجلس نے عرض کیا کہ

؎۱ شفا للقاضی عیاض ؎۲ نسیم الریاض

؎۳ سیرت حلبی ص ۱۳۶ ج ا

marfat.com

۵۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

"قیامت کے دن دو شخصوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا کیا جائے گا۔ حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے الٰہی ہم کس وجہ سے جنت کے حق دار ہوئے ہیں۔ ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہیں کیا۔ رب عزوجل فرمائے گا جنت میں جاؤ کہ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہوگا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔" ؎

انتباہ : اسم گرامی اس کے لیے مفید، نافع اور نجات دلانے والا ہے جو مومن صحیح العقیدہ ہو۔ بد مذہبوں اور بے دینوں کہ جن کا ارتداد شرعاً ہوچکا ان کے لئے کوئی فائدہ نہیں۔

نجدی محمد بن عبدالوہاب بھی اس نام سے موسوم تھا مگر اس کے ارتداد پر صاحبِ شامی تحریر کر چکے ہیں فلہٰذا ایسے لوگ ان فضائل و مدائح سے محروم ہیں۔

۶۔ حضرت نبیط بن شریط سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :

"اللہ عزوجل نے مجھے فرمایا کہ اے محبوب مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گذشتہ) انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ فقیر سے منسلکین اپنے اسماء محمد رکھیں گے

؎ حافظ ابو طاہر سلفی و حافظ ابن کثیر نسیم الریاض و مدارج

marfat.com

نہ دوں گا۔[1] یعنی جس کا نام محمد و احمد ہوگا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔[1]

۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"جن کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے وہ مزدور جاہل ہے۔"[2]

۸۔ عثمان عمری سے مرسلاً مروی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"تم میں سے کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک یا دو یا تین محمد ہوں۔"[3]

۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"قیامت میں ایک منادی ندا دے گا کہ جس کا نام محمد ہو وہ کھڑا ہو تاکہ اسے بہشت میں داخل کیا جائے۔ آپ نے فرمایا یہ محض میری عزت کی وجہ سے ہے۔"[4]

۱۰۔ ایک روایت میں ہے:

"اللہ تعالیٰ اس کو بلا کر کہے گا کہ دنیا میں تجھے میری نافرمانی کرتے وقت شرم بھی نہ آئی جب کہ تیرا نام محمد تھا۔ اب مجھے حیا آتی ہے کہ تجھے عذاب دوں۔ کیوں کہ تیرا نام میرے محبوب

---

[1] ابو نعیم فی حلیۃ [2] سیرۃ حلبی ص ۱۳۵ ج ۱ [3] طبرانی
[4] ۔ طبقات ابن سعد

marfat.com

کریم کے نام کے مطابق ہے۔ فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اسے بہشت میں لے جاؤ۔" (شفا وغیرہ)

اسی حدیث کے مطابق علامہ بوصیری قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

فان لی ذمة منه بتسمیتی
محمداً وھو اوفی الخلق بالذمم

ترجمہ: کیوں کہ میرا نام بھی محمد ہے سو اس ہم نامی کی وجہ سے آپ کا عہد و پیمان میری شفاعت کے لئے لازم الایفا ہوگیا کیوں کہ آپ تمام دنیا سے ایفاء عہد میں بڑھے ہوئے ہیں۔"

۱۱۔ قیامت میں اعلان ہوگا:

یا محمد قم فادخل الجنة "اے محمد بہشت میں داخل ہو۔"

عالمِ دنیا کے تمام محمد نام والے بہشت میں بلاحساب چلے جائیں گے انہیں کوئی نہیں روکے گا۔ وہ صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے۔[1]

۱۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ سید دو جہاں علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام والا ہو اور وہ اسے اپنے مشورہ میں شریک نہ کریں۔ ان کے لئے اس مشورہ میں برکت نہ ہوگی۔"

ف: طرائفی و ابن جوزی اس کی وجہ بتاتے ہیں کہ اس نام پاک والے پر نام کے برکات نازل ہوتے ہیں اور وہ اسی برکت سے رائے ہی کرتا ہے تو فائدہ

---

[1] سیرتِ حلبی ص ۱۳۶ ج ۱

marfat.com

ہوتا ہے۔

۱۳۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں :

"ایک روز جبرئیل نے آکر عرض کی یا رسول اللہ! حق تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے۔ اپنی عزت وجلال کی قسم یاد فرما کر فرمایا ہے کہ آپ کی امت میں جو آپ کا ہم نام ہوگا اسے دوزخ کی آتش سے نجات دوں گا۔"

۱۴۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس گھر میں نام محمد یا احمد ہوگا اس گھر میں فقر وفاقہ داخل نہ ہوگا۔"

۱۵۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

"جس دستر خوان پر کوئی محمد نام کا ہوگا وہ لوگ دو بار مقدس کئے جائیں گے۔"[1]

یعنی جس گھر میں اس نام کا کوئی شخص ہو تو دو بار اس مکان میں رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

تلاش اہل اسم محمد : مروی ہے کہ حق تعالیٰ نے ایسے ملائکہ پیدا فرمائے ہیں جو روئے زمین پر اس گھر کی زیارت کے لئے پھرا کریں جس کے اندر محمد یا احمد نام والا ہو اور قیامت میں منادی پکارے گا کہ جس کا نام محمد یا احمد ہے وہ بہشت میں

---

[1] ابن عدی

marfat.com

داخل ہو۔ اسے دوزخ میں ہرگز نہیں داخل ہونے دیا جائے گا۔ اور جس نے کسی کتاب میں حضور علیہ السلام کا اسمِ گرامی دیکھ کر اس نام کو چوما ہوگا اس سے عذاب اٹھا لیا جائے گا۔ ؎

عرش تا فرش ان کے نام

ذیل میں چند ایسی روایات لکھتے ہیں جن سے معلوم ہو کہ ہمیں تمہیں کوئی جانتا نہیں تھا لیکن کل کائنات اور جملہ موجودات پہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا راج تھا۔

آدم علیہ السلام کا بیان

۱۔ مروی ہے کہ جب روحِ آدم علیہ السلام کے جسم میں داخل فرمائی گئی تو انہوں نے سر اٹھایا تو ساقِ عرش پر نام نامی و اسمِ گرامی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منقوش پایا۔ جنابِ باری تعالیٰ میں عرض کی "خداوندا! یہ کس عالی جاہ کا نام ہے کہ تیرے نام کے ساتھ مسطور ہے"۔ ارشاد ہوا۔ "اے آدم! یہ نام تیرے ایک فرزند کا ہے۔ اس کا میم اول سے کنایہ از ملک اور حاء سے حلم اور میم ثانی سے مجد اور دال سے دین مراد ہے۔ قسم ہے مجھے اپنے ملک و حلم اور دینِ اسلام کی کہ جو کوئی اس کی پیروی کرے گا بہشت میں داخل ہوگا۔ اس روایت کی تائید صحیح روایت مرویہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہے جسے ہم تھوڑا سا آگے چل کر نقل کریں گے۔

۲۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ نے

؎ تنفاء الاستقام از حاشیہ دلائل الخیرات ص ۵۹۔

marfat.com

پوچھا کہ آپ کب سے نبی ہیں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا اور آسمانوں کو بنایا اور عرش پیدا کیا تو عرش کے کنارے پر لکھا تھا محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہشت پیدا فرما کر اس میں آدم و حوا کو ٹھہرایا تو اس میں میرا نام لکھا ہے۔"[۱]

صاحب زادگانِ آدم کا جھگڑا

سعید ابنِ جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ اولادِ آدم علیہ السلام کا آپس میں جھگڑا ہوا کہ خلقِ خدا میں اللہ تعالیٰ کے ہاں کون مکرم ترین ہے۔ کسی نے کہا ابا آدم علیہ السلام ہیں۔ اس لئے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے ہاتھ سے بنایا اور ملائکہ کا مسجود بنایا۔ ان میں بعض نے کہا کہ بلکہ ملائکہ مکرم ترین ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ آپس میں فیصلہ کیا کہ ابا آدم علیہ السلام سے عرض کرتے ہیں جو کچھ وہ فرمائیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرما کر میرے اندر روح پھونکی اور وہ ابھی میرے قدموں تک پہنچی ہی تھی کہ میں نے آنکھ اٹھائی تو سب سے پہلے مجھے عرشِ الٰہی نظر آیا تو اس میں لکھا تھا "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اس سے خود سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کا مکرم ترین بندہ کون ہے ؟ [۲]

دیگر روایات

۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

[۱] وفاء الوفا سمہودی

[۲] سیرۃ حلبی ص ۳۵۵ ج ۱

marfat.com

علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے شبِ معراج ساقِ عرش پر دیکھا تو اُس پر لکھا ہوا تھا۔

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" [1]

۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں شبِ معراج جب عرش پر پہنچا تو اس پر لکھا ہوا تھا:

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان ذی النورین" [2]

۳۔ حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب معراج میں ہمارا آسمانوں سے گزر ہوا تو کوئی آسمان خالی نہ تھا جس پر نہ لکھا ہو:

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وابوبکر الصدیق خلفی" [3]

۴۔ حضرت ابوالدرداء سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب شبِ معراج ہم سرِ عرش پہنچے تو ایک سرخ کپڑے میں سفید نوری عبارت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق لکھی ہوئی دیکھی۔ [4]

۵۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہشت کے دروازہ پر لکھا ہوا ہے:

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ"۔ [5]

۶۔ بہشت میں کوئی ایسا پتہ نہیں جس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا نہ ہو۔ [6]

---

[1] ابن عساکر وابن عدی [2] ابنِ عساکر [3] ابوالعلی۔ طبرانی، ابنِ عساکر [4] دارقطنی، خطیب، ابنِ عساکر [5] ابنِ عساکر [6] رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عباسؓ

marfat.com

۷۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لما خلق اللہ العرش	جب اللہ تعالیٰ نے عرش
کتب علیہ بقلم نور	بنایا اس پر نور، قلم سے
طول القلم ما بین	(جس کا طول مشرق سے
المشرق والمغرب	مغرب تک تھا) لکھا تھا کہ
لا الٰہ الا اللہ محمد	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی
رسول اللہ (صلی اللہ	سچا معبود نہیں محمد
علیہ وآلہ وسلم	(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
بہ اخذ واعطی وامتہ	اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اللہ کے رسول ہیں میں
افضل الامم وافضلہا	انہیں کے واسطہ سے لوں گا اور انہیں کے وسیلے
ابوبکر الصدیق	دونگا۔ آپ کی امت تمام امتوں سے افضل اور جملہ
(رضی اللہ عنہ) ؎	امت سے ابوبکر صدیق افضل ہیں۔ رضی اللہ عنہ

۸۔ حدیثِ ہذا کے مضمون سے پہلے اس کی سند کی تحقیق پڑھیے حضرت علامہ یوسف بنہانی امام ابنِ حجر مکی رحمہما اللہ سے نقل کر کے لکھتے ہیں :

"صح عن ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وقال الحاکم ھذا حدیث حسن صحیح الاسناد و قال الامام السبکی بعد ما ذکروا ما ورد من توسل الخ واکتفینا عنہ بہذا الحدیث

؎ حاشیہ دلائل الخیرات از مولانا عبدالحق الٰہ آبادی مہاجر مکی خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہما اللہ تعالیٰ

marfat.com

بجودتہ وتصحیح الحاکم[1] یہ اہلِ علم کے لئے ہے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے حکم ہوا :

"میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اپنی امت کو حکم سنا دو کہ جو بھی ان کے زمانۂ اقدس کو پائے اس پر فرض ہے کہ ان پر ایمان لائے کیوں کہ اگر وہ نہ ہوتے تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا نہ بہشت کو اور جب میں نے عرش کو پیدا فرمایا تو وہ اس وقت پانی پر تھا۔ اس سے وہ لرزتا تھا مگر جب میں نے اس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو وہ قرار میں آگیا۔"[2]

۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب الاحبار سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت سے پہلے سے متعلق ہوں۔ کعب الاحبار نے کہا اے امیر المؤمنین میں نے پڑھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک پتھر دیکھا جس پر چار سطریں لکھی تھیں۔ پہلی سطر پر لکھا تھا لا الٰہ الا انا فاعبدنی دوسری سطر پر لکھا تھا انا اللہ لا الٰہ الا انا محمد رسولی طوبیٰ لمن آمین بہ واتبعہ تیسری سطر پر لکھا تھا انا اللہ لا الٰہ الا انا الحرم لی والکعبۃ بیتی من دخل بیتی امن من عذابی چوتھی پر واللہ اعلم

معجزۂ نبی وکرامت صدیق ،

تفسیر کبیر شریف میں بسم اللہ کے ماتحت ایک روایت بیان فرمائی کہ :

"ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

---

[1] شواہد الحق ص ۱۱۱ [2] حاکم۔ خصائص کبریٰ ص

کو اپنی انگوٹھی عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس پر کسی نقاش سے لا الٰہ الا اللہ لکھوا دو۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نقاش کے پاس لے گئے۔ فرمایا کہ اس پر لکھ دے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نقاش نے یہی لکھ دیا۔ جب وہ انگوٹھی بارگاہِ رسالت میں پیش ہوئی تو اس پر لکھا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر صدیق۔ ارشاد فرمایا یہ زیادتی کیسی۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے نام کو تو میں نے بڑھایا تھا۔ میں نے چاہا کہ رب کے اور آپ کے نام میں جدائی نہ ہو جائے یعنی رب کا ذکر ہو اور آپ کا ذکر نہ ہو لیکن اپنا نام میں نے نہیں بڑھایا۔ یہ عرض معروض ہو رہی تھی کہ جبریل امین حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! صدیق کا نام میں نے لکھا کیوں کہ صدیق اس سے راضی نہ ہوئے کہ آپ کا نام خدا کے نام سے علیحدہ ہو تو خدا تعالیٰ اس سے راضی نہ ہوا کہ صدیق کا نام آپ سے علیحدہ ہو۔

خدائے پاک توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کا ذکر اس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کے ساتھ کیا کریں۔

(ف) اس روایت میں جیسے حضور نبیٔ پاک کی فضیلت اور آپ کا معجزہ ظاہر ہوا ایسے ہی آپ کے پیارے اور محبوب خلیفہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت وکرامت کا بھی اظہار ہوا۔

معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حکایت ابوجہل[1]

ابوجہل نے ایک دن حضور سرورِ عالم

---

[1] ابوجہل کے متعلق بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ سرکارِ دوعالم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا یہ بالکل غلط ہے۔ ابوجہل آپ کا قطعاً چچا نہ تھا (بقیہ حاشیہ صـ پر)

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اگر آپ اس پتھر میں سے جو میرے گھر میں لگا ہوا ہے ایک خوب صورت مور نکال دیں تو میں آپ پر ایمان لاؤں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے دعا مانگی ابھی آپ دست بہ دعا ہی تھے کہ اس پتھر سے کراہنے کی آواز آئی جیسے حاملہ عورت سے نکلتی ہے جب کہ بچہ جنتی ہے۔ پھر اس پتھر سے ایک مور نکلا جس کا سینہ سونے اور زمرد کا تھا اس کے دونوں بازو یاقوت اور پاؤں جواہر کے تھے۔ مگر ابو جہل نے جب آپ کا یہ معجزہ دیکھا تو جھٹ پلٹ گیا اور ایمان سے منہ موڑا۔ ایک دن اس مردود نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر کہا کہ محمد! آسمان زیادہ قوی ہے یا زمین۔ آپ نے فرمایا آسمان۔ پھر لعین بولا کہ آپ کا رب زیادہ قوت رکھتا ہے یا پتھر فرمایا میرے رب تعالیٰ کی قدرت بہت بڑی ہے۔ کہا تو اپنے رب سے کہئے کہ اس پتھر سے ایک ایسا پرندہ نکالے جس کے منہ میں کاغذ ہو اور اس میں آپ کی شہادت صاف لکھی ہوئی ہو۔ اگر ایسا ہو گا تو میں آپ کی تصدیق کروں گا۔ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام اترے اور حضور علیہ السلام سے کہا کہ آپ اس پتھر کی طرف اشارہ کیجیے۔ آپ نے ایسا ہی کیا۔ پتھر پھٹا اور اس میں سے ایک خوب صورت پرندہ نکلا جس کے منہ میں ایک کاغذ کا ٹکڑا تھا اس پر لکھا ہوا تھا:

لا الٰہ الا اللہ محمد	کوئی معبود پرستش کے قابل
رسول اللہ امتہ	نہیں سوائے اللہ کے اور محمد خدا
مذنبۃ و رب	کے سچے رسول ہیں۔ امت گنہگار

(بقیہ حاشیہ از ۸۶) بلکہ وہ مرے سے ہاشمی خاندان سے ہی نہیں بلکہ ہاشمی خاندان سے حسد میں جلا کرتا تھا۔

marfat.com

غفور اور پروردگار بخشنے والا ہے۔

اس پر سرودد ابو جہل نے کہا محمد! تو فرعون کے جادوگروں سے بھی بڑھ کر ہے (معاذ اللہ!) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو فرعون کے مارے جانے سے بدتر حالت میں مارا جائے گا۔ چناں چہ جب بدر کا واقعہ پیش آیا تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا بدر کا میدان فرعون کے دریا جیسا ہے کیوں کہ فرعون اور اس کی بدنصیب قوم پانی میں ڈوب گئی تھی۔ لہ

ابو محمد آدم علیہ السلام: مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی کنیت ابو محمد رکھی تو انہوں نے سوال کیا کہ یہ کنیت کیسی، حکم ہوا اے آدم! اپنا سر اٹھا۔ آدم علیہ السلام نے سر اٹھایا تو سراپردہ عرش میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور نظر آیا۔ عرض کی الٰہی یہ نور کیسا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نور ایک نبی علیہ السلام کا ہے جو تیری اولاد سے ہیں ان کا نام آسمان پر احمد اور زمین پر محمد ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو تجھے نہ بناتا اور نہ آسمان و زمین پیدا کرتا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

آدم علیہ السلام کا مہر نکاح نامِ مصطفیٰ: جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل فرمایا گیا تو انھوں نے اپنے جنسی رفیق کی خواہش کی جس سے محبت کریں اور ذکرِ حق میں باطنی سکون و قرار حاصل کریں۔ حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو نیند میں مبتلا کر دیا اور اس حالتِ خوابیدگی میں ان کی بائیں پسلی نکال کر سیدہ حوا کو پیدا

لہ نزہۃ المجالس ص ج ۲

marfat.com

فرمایا۔ ان کا نام حوا اسی بنا پر رکھا گیا کہ وہ حی یعنی زندہ سے پیدا کی گئی ہیں۔ جب حضرت آدم علیہ السلام نے حوا علیہا السلام کو دیکھا تو اپنے دونوں ہاتھ ان کی طرف بڑھائے۔ اس پر فرشتوں نے کہا کہ ٹھہریے تاکہ نکاح ہو جائے اور ان کا مہر ادا کریں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا۔ مہر کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا تین مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج دو مہر ادا ہو جائے گا۔ ایک روایت میں بیس مرتبہ آیا ہے۔ چناں چہ حق تعالیٰ عز اسمہٗ نے حضرت آدم علیہ السلام کا نکاح حضرت حوا سے فرمایا اور اپنے کلام اقدس میں سے خطبہ پڑھا۔ اس خدائی اعزاز پر ابلیس حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کرنے لگا۔ مختصراً یہ کہ ابلیس نے حضرت آدم کو وسوسہ میں مبتلا کر کے ان کو جنت سے نکلوا دیا۔ [1]

تاج المذکرین اور غمار الفرادیس میں

واقعہ جبرئیل امین علیہ السلام:

یہ واقعہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زبانی درج ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے کہا:

"یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب دن اللہ تعالیٰ نے مجھے خلعتِ وجود عطا فرمایا تو مجھے اٹھارہ ہزار سال عرش مجید کے نیچے ساکن ہونے کا حکم دیا۔ پھر مجھے پوچھا من خلقك (جبرئیل تمہیں کس نے پیدا کیا ہے؟) میں نے کہا اے پروردگار من انت الواحد القهار العزیز الجبار المعبود فی اللیل والنهار وانا العبد الذلیل الخاضع المنقاد

---

[1] مدارج النبوۃ

marfat.com

بعدازاں پھر مجھے اٹھارہ ہزار سال کوئی خطاب نہ کیا گیا۔ پھر دریافت کیا گیا۔ فرمایا، من خلقك ومن انا، جبرئیل تمھیں کس نے پیدا کیا اور میں کون ہوں؟ میں نے کہا اے پروردگار! انت خالقی ورزاقی ومحیی وممیتی وباعثی ووارثی وان العبد الضعیف المساکین المستکین۔ پھر اٹھارہ ہزار سال مجھے خطاب سے نہ نوازا گیا۔ پھر مجھے خطاب ہوا اور مجھے پوچھا گیا میں کون ہوں اور تم کون ہو میں نے عرض کی انت اللہ الخالق الباریٔ وانا العبد العاند الخاضع الخاشع پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم نے صحیح کہا۔ میں نے جرأت کرتے ہوئے عرض کی اے اللہ! مجھے پیدا کرنے سے پہلے تو نے کوئی اور مخلوق بھی پیدا فرمائی ہے۔ حکم ہوا سامنے دیکھو میں نے اس نور کے دائیں بائیں جنوب و شمال میں نور کے اردگرد چار ہالے دیکھے۔ میں نے دریافت کیا یا اللہ یہ نور کون ہے اس کی ضیاؤں سے میری آنکھیں چندھیائی جا رہی ہیں۔ فرمایا! یہ نور اس شخص کا ہے جس کی خاطر میں نے تجھے پیدا کیا ہے۔ تمام فرشتوں اور دوسری مخلوقات کو صرف اسی کی برکت سے پیدا کروں گا۔ اور اس کے وجود گرامی کو ان سب پر مشرف و مکرم بنا دیا ہے عرش، کرسی، لوح قلم، بہشت دوزخ اسی ہستی کے طفیل عالم وجود میں آئیں گے۔ حبیبی وصفیی ونبیی وسیرتی وخلقی محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نے دریافت کیا۔ یا اللہ! یہ چار نور کے ہالے کون ہیں؟ فرمایا آپ کے دائیں طرف آپ کے وزیر ابوبکر صدیق اکبر ہیں، بائیں طرف آپ کے مشیر عمر بن خطاب ہیں، آپ کے آگے آپ کے حبیب عثمان

marfat.com

ابن عفان اور آپ کے پیچھے آپ کے چچا زاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ ہیں۔ رضی اللہ عنہم۔ ثمار الفرادیس میں پیچھے کی طرف حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کو بیان کیا گیا ہے اور سامنے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ میں نے دریافت کیا۔ اے اللہ! یہ چار افراد کتنے برگزیدہ ہیں فرمایا یہ میرے دوست ہوں گے۔ جو ان کو دوست رکھے گا میں اسے دوست رکھوں گا۔ جو ان سے دشمنی رکھے گا میں اس سے دشمنی رکھوں گا۔ ان کے دشمنوں کا دشمن، ان کے دوستوں کو بہشت میں اپنی رضا دوں گا اور ان کے دشمن کو دوزخ کی آگ میں اپنے قہر میں مبتلا کر دوں گا۔" [۱]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تمنا: حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل کو خبر دے دیں کہ جو احمد کو نہ مانے گا اسے دوزخ میں ملاؤں گا۔ عرض کی اے میرے پروردگار! احمد کون ہیں؟ فرمایا: میں نے کوئی مخلوق اس سے عزت والی نہیں بنائی۔ میں نے آسمان وزمین کی تخلیق سے پہلے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا اور جب تک ان کی امت بہشت میں داخل نہ ہو لے میں نے تمام مخلوق پر جنت حرام کی۔ عرض کی الٰہی ان کی امت کون ہے؟ فرمایا وہ بڑی حمد کرنے والی ہے اور بھی ان کے صفاتِ جلیلہ ہیں۔ عرض کی الٰہی مجھے اس امت کا نبی کر۔ فرمایا آپ ان سے مقدم ہیں اس لئے ان کے نبی نہیں بن سکتے۔ پھر عرض کی مجھے اس نبی کا امتی بنا۔ اللہ نے فرمایا یہ بھی نہیں

---

[۱] مدارج النبوۃ

marfat.com

ہوگا۔ہاں دارالخلا میں انھیں اور آپ کو جمع کروں گا۔

کرد نقش خدا بخلق عظیم
گفت بر مومنان رؤف درحیم

حضرت داؤد علیہ السلام کا وجد:

حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی:

"اے اللہ! میں جب زبور کی تلاوت کرتا ہوں تو مجھے ایک نور نظر آتا ہے۔میرا محراب خوشی سے جھومنے لگتا ہے اور میرا قلب وجگر انتہائی راحت محسوس کرتا ہے۔میرا چہرہ منور ہو جاتا ہے۔ اللہ! وہ نور کیسا ہے؟ فرمایا یہ نورِ محمدی ہے۔میں نے اس نور کے طفیل دنیا، آخرت، آدم، حوا، جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا تھا۔حضرت داؤد علیہ السلام نے بلند آواز سے نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا تو پرندے، جنگلی وحشیوں کی، کوہ، دشت، بیابان، صحرا سے ایک گونج آئی کہ صَدَقْتَ یا داؤد، اے داؤد آپ نے صحیح کہا اسی مضمون کو کلامِ الٰہی سے بیان کیا۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ اس دن کے بعد جب کبھی زبور کی تلاوت فرمانے لگتے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ لیتے"

حضرت سلیمان علیہ السلام کا رشک:

ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے لاؤلشکر سمیت اصطخر سے یمن جا رہے تھے۔یہ لشکر ہوا میں اڑتا جا رہا تھا کہ مدینہ پاک کی سرزمین کے نزدیک ہو کر گزرا تو فرمانے لگے:

marfat.com

إنّ هذا دار هجرة نبي آخر الزمان طوبىٰ لمن آمن به وتبعه	یہ مقام نبی آخر الزماں کا دار الہجرت ہے۔ وہ بڑا خوش نصیب ہوگا جو آپ کی اتباع کرے اور آپ پر ایمان لائے گا۔

وادیٔ مدینہ سے گذر کر جب آپ سرزمینِ مکہ میں پہنچے تو نیچے دیکھا کہ مشرکینِ مکہ ہزاروں بت خلنے آباد کر رہے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اس مقام سے خاموشی سے آگے بڑھ گئے تو کعبۃ اللہ بارگاہِ رب العزت میں رویا اور عرض کیا کہ اے اللہ! یہ تیرے پیغمبر جس کے پاس اولیاء اللہ کا ایک لشکر ہے اور تیرے نیک بندوں کا مجمع ہے۔ وادیٔ مکہ سے گذر گئے اور قدم رنجہ نہیں فرمایا۔ نہ نماز ادا کی نہ تسبیح و ذکر کیا حالانکہ مشرکین اپنے بتوں کو پوج رہے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا:

"اے کعبہ! عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ تیری سرزمین کو سجدہ کرنے والوں سے بھر دیا جائے گا اور اپنا آخری کلام قرآن مجید اسی سرزمین پر نازل کروں گا اور عظیم اور پیارا نبی اسی شہر میں مبعوث کروں گا۔ وہ نبی مجھے سب سے زیادہ عزیز ہوگا۔ میں ایک ایسی جماعت بھیجوں گا جو تعمیرِ کعبہ میں لگ جائے گی اور پھر لوگ کعبۃ اللہ کا طواف کریں گے اور زیارت کو آیا کریں گے حتیٰ کہ اس خطۂ پاک کو پر امن بنا دوں گا اور سرزمین سے بتوں کی آلائش اور نجاست کو صاف کر دیا جائے گا اور شیاطین یہاں سے بھاگ جائیں گے اور مشرکین کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔"

اس واقعہ کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام اس وادی میں تشریف

marfat.com

لائے اور کعبۃ اللہ میں نماز و قیام فرمایا اور کعبہ کے پاس ہی پانچ ہزار اونٹ، پانچ ہزار گائے اور بیس ہزار دُنبے قربان کئے اور اپنی قوم کے معززین کو خطاب کرتے ہوئے بتایا:

"یہ وہ مقام ہے جہاں نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوں گے۔ اللہ کی نصرت اور تائید انھیں حاصل ہوگی۔ آپ کا حکم اور تازیانہ مخالفین پر نافذ ہوگا۔ آپ کی ہیبت اور شوکت سے مخالف ایک ماہ کی راہ تک دور رہیں گے۔ دور و نزدیک کے لوگ اپنے بیگانے سب حکم حق پر ایمان لائیں گے۔ انکار کرنے والوں کے تحفے اور پیغام رسالت کی راہ میں کھڑے ہوتے والی رکاوٹیں ان کے مقاصد کے سامنے نہ ٹھہر سکیں گی۔ وہ کتنے خوش نصیب ہوں گے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت موجود ہوں گے اور دولتِ ایمان سے مالا مال ہوں گے۔"

حاضرین نے دریافت کیا یا نبی اللہ! آپ کے اور نبی آخر الزماں کے درمیان کتنا عرصہ ہوگا؟ آپ نے بتایا تقریباً ایک ہزار سال۔ یہ بشارت دینے کے بعد آپ وہاں سے روانہ ہوئے اور وادی نخل سے گزرتے ہوئے آگے بڑھ گئے[1]

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو امتی بننے کا شوق:

حضرت ابوامامہ باہلی رض نے حضور علیہ السلام کی حدیث بیان کی ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بہشت کو خواب میں دیکھا۔ کہ بہشت کی وسعت زمین و آسمان دونوں کے برابر ہے۔ آپ نے پوچھا

---

[1] عرائس

marfat.com

یہ مبارک جگہ اور پرامن مقام کس کی ملکیت ہے۔ آواز آئی :

اعدت لمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وامتہ — اے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی امت کے لئے تیار کیا گیا ہے

جنت کے باغوں کی جڑوں کی تلاشی کی گئی تو وہ شہادت لا الہ الا اللہ سے بنائی گئی تھیں۔ کونپلیں دیکھی گئیں تو محمد رسول اللہ سے بنی تھیں۔ پھلوں کو دیکھا گیا تو وہ سبحان اللہ والحمد للہ سے بنائے گئے تھے۔ خواب سے بیدار ہوئے تو اپنی قوم کو بلا کر سارا واقعہ بیان کیا۔ قوم نے پوچھا کہ یا خلیل اللہ ہمیں محمد رسول اللہ اور ان کی امت کا پورا پورا تعارف کروائیں تاکہ ان کی جلالت اور قدر و منزلت کا ہمیں بھی علم ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو من جانب اور حضور علیہ السلام اور آپ کی امت کے فضائل بتائے گئے تو ابراہیم علیہ السلام نے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا :

من امتہ صلی اللہ علیہ وسلم — اے اللہ! مجھے امت رسول صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بنا۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ہر گل میں ہر شجر میں ہر حجر میں محمد نام : کا نام ذرہ ذرہ میں ہے چنانچہ

چند شواہد مندرج ہیں :

۴۵۴ ھ میں پتھر پر : ایک بزرگ نے فرمایا کہ ۴۵۴ھ میں خراسان میں عاد والوں کی طرح سخت آندھی چلی۔ یہاں تک کہ پہاڑ الٹ پڑے اور پرندے منتشر ہو گئے لوگ سمجھے کہ قیامت قائم ہو گئی۔ اللہ کی طرف زاریاں کرنے لگے۔ اس آندھی میں ایک بہت بڑا نور چمکا جو آسمان سے ایک پہاڑ پر اترا۔ اس روشنی سے نظر آ رہا تھا کہ پرندے اس پہاڑ کی طرف لوٹ رہے تھے۔ اسی پہاڑ پر اسی نور کے اندر سے ایک پتھر ملا جو ایک ہاتھ لمبا اور تین انگل چوڑا تھا۔ اس میں تین سطریں لکھی تھیں

marfat.com

ایک پر لا الٰہ الا انا فاعبدونی دوسری سطر پر محمد رسول اللہ القرشی تیسری سطر پر احذروا وقعۃ المغرب فانما تکون من سبعۃ او تسعۃ والقیامۃ قد دنت ای قربت۔ مغرب سے سورج نکلنے کے حادثہ سے ڈرو وہ ساتویں یا نویں سال (کسی صدی کے بعد) واقع ہوگا۔ بے شک قیامت قریب ہوگی۔

بہشت کے ہر ہر پتے پر: حضرت آدم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب میں بہشت میں تھا تو مجھے آسمانوں کے جملہ مقامات کی سیر کرائی گئی۔ میں نے آسمانوں کا کوئی ایسا مقام نہیں دیکھا جس پر اسم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکتوب نہ ہو۔ بلکہ میں نے جملہ حوروں کے سینوں پر، بہشت کے درختوں کے پتوں، طوبیٰ، سدرۃ المنتہیٰ کے پتا پتا پر، دربانوں کی پیشانیوں اور تمام فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان میں اسم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھا ہوا تھا۔

لوح پر: قلم نے لوح محفوظ پر سب سے پہلے یہ عبارت لکھی:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ انی انا اللہ لا الٰہ الا انا محمد رسولی" جو میری قضا و قدر کے سامنے سر تسلیم خم کرے گا اور میری آزمائش وصبر اور میری نعمت پر شکر کرے گا اور میرے حکم پر راضی ہوگا تو میں اسے صدیقوں میں سے لکھوں گا اور قیامت میں صدیقین کے ساتھ اٹھاؤں گا۔

لوح محفوظ کے صدر دروازہ پر: ایک روایت میں ہے کہ لوح محفوظ کے صدر دروازے پر لکھا ہے:۔

"لا الٰہ الا اللہ دینہ الاسلام محمد عبدہٗ ورسولہ جو ان پر ایمان لائے گا اللہ تعالیٰ اسے بہشت میں داخل کرے گا۔

marfat.com

عرش کے سراپردوں پر: ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قلم کو فرمایا کہ وہ ما کان و ما یکون (گذشتہ اور آئندہ کے کلمات) کو عرش کے سراپردوں پر لکھے تو سب سے پہلے لکھا

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیہ وسلم

ف: اس کے دو وجوہ ہو سکتے ہیں:۔

۱۔ قلم نے بسم اللہ سے شروع کر کے جملہ واقعات لکھنے کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ لکھا۔

۲۔ یہ جملہ امور معہ کلمہ شریف لوحِ محفوظ پر بھی لکھا اور عرشِ معلیٰ کے سراپردوں پر بھی۔

عرش و سدرہ پر: حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے شجرۂ طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ اور بہشت کے باغات کے جملہ درختوں کے پتوں پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ مبارک لکھا دیکھا۔ حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ نے خصائص کبریٰ میں لکھا کہ

ومن خصائصہ صلی	حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
اللہ علیہ وآلہ وسلم	وسلم کی خصوصیات سے ہے
کتابۃ اسمہ الشریف	کہ آپ کا اسمِ گرامی اللہ تعالیٰ
مع اسم اللہ تعالیٰ اعلیٰ	کے نام کے ساتھ عرش الٰہی پر
العرش	لکھا ہوا ہے۔

عرش کو سکون ملا: اسی خصائص میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا تو پانی مضطرب

marfat.com

ہوا۔ جس پر یہ ہیں نے لکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اسی نام کی برکت سے پانی کو سکون ملا۔ یاد رہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ملکوت یعنی آسمانوں، بہشتوں اور ان کی ہر شے پر لکھا گیا ہے۔

ملک و ملکوت میں : خصائص صغریٰ میں ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصیات سے ہے کہ آپ کا اسم گرامی عرش اور ہر آسمان اور جنان بلکہ ملکوت کی ہر شے میں مکتوب ہے۔

آدم علیہ السلام کو سکون ملا : جب آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو محزون و مغموم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا انہیں اذان سناؤ۔ جب آدم علیہ السلام نے اذان سنی تو سکون ملا۔ عرض کی یا اللہ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اللہ نے فرمایا وہ تیری اولاد سے ہیں۔ ان کی شان یہ ہے کہ وہ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

درخت پر سرخ جلی قلم سے : بعض علماء اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کہ کسی جزیرہ میں ایک بہت بڑا درخت دیکھا جو نہایت خوشبودار تھا۔ اس کے پتوں پر سرخ جلی قلم سے مکتوب تین سطروں پر مشتمل تھا۔ سطر اول پر لا الٰہ الا اللہ، سطر دوم پر محمد رسول اللہ سطر سوم پر ان الدین عند اللہ الاسلام اور یہ قدرت کے قلم نے خود لکھا تھا۔

۸۰۹ھ میں انگور پر : حضرت نورالدین حلبی رحمۃ اللہ نے لکھا کہ ۸۰۹ھ یا ۸۰۸ھ میں انگور کا خوشہ ملا جس پر نہایت صاف اور جلی کالی سیاہی سے لکھا تھا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

بلادِ ہند کے درختوں پر : ایک بزرگ نے فرمایا کہ میں نے بلادِ ہند

marfat.com

میں ایک گاؤں میں درخت دیکھا جس کے سیاہ پتے تھے۔ جب وہ کھلتا تو نہایت خوش بودار ہوتا اور اس پر سفید الفاظ منقش ہوتے۔ جس کی عبارت تھی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ابوبکر الصدیق عمر فاروق میں نے شک کیا کہ شاید کسی نے خود لکھا ہو۔ اس لئے میں نے ایک بڑے پتے کو توڑا جو ابھی کھلا نہیں تھا۔ اسے کھولا تو اس پر بھی وہی عبارت تھی۔ اور اس شہر میں اس قسم کے درخت بہ کثرت تھے اور وہاں کے لوگ پتھروں کو پوجتے تھے۔

سفید مچھلی پر: بعض بزرگوں نے فرمایا کہ ہم نے سفید رنگ کی ایک مچھلی دیکھی جس پر کالی سیاہی سے لکھا تھا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سبز کیڑے پر: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک اڑتا ہوا پرندہ آیا جس کی چونچ میں سبز اخروٹ تھے۔ اس نے اخروٹ نیچے پھینکا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھا لیا۔ اس میں سبز رنگ کا ایک کیڑا تھا جس پر زرد رنگ سے لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بادل پر: بعض مشائخ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ طبرستان میں ایک قوم تھی جو لا الہ الا اللہ کے قائل تو تھے لیکن محمد رسول اللہ نہیں مانتے تھے۔ وہ کسی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ ایک دن سخت گرمی میں نہایت سفید رنگ کا بادل اٹھا اور پھیلتا گیا۔ یہاں تک کہ چاروں کناروں کو گھیر لیا۔ جب زوال کا وقت قریب آیا تو اس سفید بادل سے واضح الفاظ سے لکھا ہوا نظر آیا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور یہ منظر دوپہر سے عصر تک رہا۔ اسے دیکھ کر وہ تمام لوگ مسلمان ہو گئے اور یہود و نصاریٰ کے

marfat.com

بعض افراد نے بھی یہ دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔

درخت پر پتہ پتہ پر: بعض مشائخ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے بلادِ ہند میں ایسا درخت دیکھا تھا جس کے پتے اخروٹ کے مشابہ تھے۔ جب اسے توڑا جاتا تو اس سے سبز رنگ کا پتہ نمودار ہوتا جس پر سُرخ جلی قلم سے لکھا ہوتا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لوگ اس درخت کو متبرک سمجھتے اور اس کو وسیلہ بنا کر بارش طلب کرتے۔ [1]

خزانہ کی حفاظت: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے "وکان کنز لھما" کی تفسیر یوں بتائی گئی کہ وہ سونے کی تختی تھی۔ بعض روایت میں آیا ہے کہ سنگِ مرمر کی تھی۔ اس پر یہ عبارت مرقوم تھی:۔

---

[1] سیرۃ حلبی ص۳۵۵

[2] سیرۃ حلبی ص۳۵۵ ج ۱

عجباً لمن الیقن بالموت	اس پر تعجب ہے کہ موت کا یقین
کیف یفرح عجباً لمن	کرتا ہے۔ پھر دنیوی امور سے
الیقن بالحساب کیف	خوش ہوتا ہے اور تعجب ہے کہ
یغفل عجبا لمن الیقن	حساب کا یقین کرتا ہے پھر بھی
بالقضاء کیف یحزن	غافل ہے۔ تعجب ہے تقدیر پر
عجبا لمن یری الدنیا	ایمان ہے پھر غمگین کیوں ہوتا ہے
وتقلبها کیف یطمئن	تعجب ہے کہ جانتا ہے کہ دنیا
الیھا لا الہ الا اللہ محمد	بے وفا ہے پھر بھی اس پر فریفتہ
رسول اللہ	ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ایک اور روایت: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے الا انا محمد عبدی و رسولی

بیضاوی شریف کی روایت: تفسیر بیضاوی میں بھی اسی طرح بالفاظ مختلفہ ہے اس کے آخر میں ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

امام بزاز: بزاز میں بھی اسی طرح بالفاظ مختلفہ آخر میں ہے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تطبیق اقوال: صاحب سیرۃ حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ اختلاف الفاظ کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں:

۱۔ پہلے بعض الفاظ کے ساتھ لکھا گیا ہو اور بعد میں رد و بدل ہوا ہو۔

۲۔ راویوں نے روایت بامعنی کے اعتبار سے الفاظ گھٹا بڑھا دیے ہوں۔

ف: اس خزانہ کی حفاظت محض ان بچوں کے دادا کی نیکی (ولایت) کی برکت سے

marfat.com

کی گئی اور ان کا وہ دادا نویں پشت میں تھا۔

ولی کی ولایت: حضرت محمد بن المنکدر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ولی کی برکت سے اس کی اولاد کی کئی نسل تک اور اس جگہ کی بھی جہاں وہ رہتا ہے اس کے اردگرد کے مواضعات کی بھی حفاظت فرماتا ہے۔

آدم علیہ السلام کی مُہر: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ ان کے کاندھے کے درمیان لکھا تھا۔

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، خاتم النبیین"

لڑکے کے ماتھے پر: ایک بزرگ نے فرمایا کہ خراسان میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کے ماتھے کے ایک کنارے پر لا الٰہ الا اللہ اور دوسرے کنارے پر محمد رسول اللہ لکھا تھا۔

۱۲۶۷ھ میں بکرے کے ماتھے پر: ایک بزرگ نے فرمایا کہ میرے ہاں ایک بکرا پیدا ہوا۔ جس کے ماتھے پر گول دائرہ تھا اس میں صاف اور جلی قلم سے لکھا تھا۔ "محمد" یہ ۱۲۶۷ھ کا واقعہ ہے۔

انسان کی آنکھ میں: بعض حضرات نے بیان کیا ہے کہ ہم نے افریقہ میں ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھ کی سفیدی میں نیچے کی جانب محمد رسول اللہ لکھا تھا۔

بلقاء میں پتھر پر: امام المحدثین زبیری فرماتے ہیں کہ میں ہشام بن مالک کے پاس جانے کے لئے گھر سے نکلا۔ بلقاء پہنچا تو ایک پتھر دیکھا جس پر عبرانی زبان میں کچھ لکھا ہوا ملا۔ ایک عبرانی جاننے والے بزرگ کو دکھا کر پوچھا کہ کیا تحریر ہے؟ وہ مسکرانے لگے اور فرمایا لکھا ہے کہ: "یا اللہ تیرے نام سے شروع کرتا ہوں حق آپ کے رب کی طرف سے عربی زبان میں آگیا ہے۔"

marfat.com

یھدی بہ من یشاء

تکرار ہدایت رفعتِ شان کی وجہ سے ہے، اسی لیئے یہ تکرار بلاغت کے خلاف نہیں ہے۔[1]

ازالۂ وہم: حضرت علامہ یوسف نبہانی قدس سرہ

علامہ یوسف نبہانی قدس سرہ: نے کتاب حجۃ اللہ علی العالمین میں ہمارے بیان کردہ واقعات بیان فرماتے ہیں ان میں چند جو رہ گئے۔ ہم انھیں بیان کرتے ہیں۔

حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

مچھلی پر: ایک مچھلی ایسی شکار کی گئی جس کے ایک پہلو پر لا الٰہ الا اللہ اور دوسرے پہلو پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

۱۔ راوی فرماتے ہیں کہ ۹۶۰ھ میں میرے پاس ایک

۹۶۰ھ میں بکری پر: بکری تھی جس نے ایک بچہ جنا جس کا رنگ سیاہ تھا اور اس پر کچھ سفید دائرہ میں بڑی خوب صورتی کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔

"محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"

۲۔ حضرت ابو عبد اللہ محمد بن الفضل مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تحفۃ الاخیار میں فرماتے ہیں۔ میں نے ایک سفر میں ایک محلہ میں ایک ہرنی دیکھی جس کے دونوں کانوں پر لکھا تھا "مُحَمَّدٌ" (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

حضرت مقری[2] فرماتے ہیں۔ میں نے سنہ ۱۰۲۶ھ

سنہ ۱۰۲۶ھ میں تیتر پر: میں شہر فارس میں ایک سیاہ تیتر دیکھا جس پر

---

[1] مذکورہ بالا اکثر واقعات ہم نے امام حلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "سیرت حلبی" سے لئے ہیں۔

قلم قدرت نے ایک طرف لا الٰہ الا اللہ اور دوسری طرف محمد لکھا ہوا تھا۔ اس پتھر کی مالک ایک عورت تھی۔ میں نے پتھر سے دوگنا سونا دے کر اسے خریدنا چاہا مگر وہ راضی نہ ہوئی۔ مجھے معلوم ہوا کہ عورتیں اس پتھر سے بڑا فائدہ حاصل کرتی ہیں عسرِ ولادت کے وقت جو عورت اس پتھر کو ہاتھ میں پکڑ لیتی بچہ بڑی آسانی سے پیدا ہو جاتا۔ وغیرہ وغیرہ۔

۴۔ علم الحیوانات کے ماہر عالم اور اسلامی دنیا کے مایۂ ناز محقق حضرت علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حیوٰۃ الحیوان میں لکھتے ہیں کہ:

"عبدالرحمٰن بن ہارون فرماتے ہیں کہ بحرِ مغرب میں سفر کر رہا تھا یکایک ایسے شہر میں پہنچا کہ جس کا نام برطون تھا۔ میرے ساتھ ایک غلام تھا جس کے پاس مچھلی پکڑنے کا جال تھا۔ اس نے جال دریا میں ڈالا تو ایک ایسی مچھلی جال میں آ گئی جو بالشت بھر تھی۔ ہم نے اسے دیکھا تو اس کے داہنے کان کے نیچے لا الٰہ الا اللہ اور سر پر محمد اور بائیں طرف کے نیچے رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔" [1]

دہلی میں سنگِ مرمر پر: ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ دہلی میں راۓ سینا کی تعمیر کے وقت ایک سنگِ مرمر ایسا دستیاب ہوا جس میں اسمِ محمد لکھا ہوا تھا۔ چناں چہ قلمِ قدرت سے لکھے ہوئے نام کا فوٹو بھی لیا گیا۔ اور شائع ہوا۔

---

[1] حیوٰۃ الحیوان صفحہ ۲۴ ج ۲

marfat.com

درگواہی شجر نے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کچھ لوگوں نے دریافت کیا کہ اسلام لانے سے پہلے آپ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی علامات کا مشاہدہ کیا تھا۔

آپ نے فرمایا: "ہاں" میں ایک درخت کے سائے میں بیٹھا تھا کہ اچانک ایک شاخ جھکی اور میرے سر سے مل گئی۔ میں حیران ہوا، پھر اچانک میرے کانوں میں یہ آواز آئی:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فلاں وقت میں ظاہر ہوں گے آپ پہلے سے ان کی تصدیق کی سعادت حاصل کریں۔"

آنکھوں کے درمیان: بعض مشائخ نے فرمایا کہ ہم نے افریقہ کے بعض بلاد میں ایک شخص کی دونوں آنکھوں کے درمیان دیکھا کہ ایک سرخ رنگ کی ابھری ہوئی رگ پر نہایت جلی قلم سے مکتوب تھا۔ "محمد رسول اللہ"

امام شعرانی کا مشاہدہ: شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الواقع الانوار" باب "قواعد الشادۃ الصوفیہ" میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"میں نے علاماتِ نبوت سے ایک عجیب چیز کا مشاہدہ کیا کہ ایک آدمی میرے پاس ایک بکری کے بچے کا سر لایا جس کا گوشت وہ بھون کر کھا چکا تھا۔ اس کی پیشانی پر قلم قدرت کا نوشتہ موجود تھا۔ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ارسلہ بالھدیٰ ودین الحق، یھدی بہ من یشاء،

marfat.com

"جب قلم کو پیدا کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُکْتُبْ قلم نے عرض کی کہ کیا لکھوں۔ فرمان ہوا لکھ لا الٰہ الا انا وحدی لا شریک لی وان محمداً عبدی و رسولی جب قلم نے بارگاہِ حق میں سر رکھ کر عرض کی مولیٰ تیرا تو علم ہے اور یہ تو بتا کہ محمد کون بزرگ ہیں کہ جن کو تو اپنی عزت دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے قلم! ذرا ہوش سنبھالو، ادب سے کام لو مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر وہ نہ ہوتے تو نہ میں عرش کو پیدا کرتا، نہ کرسی کو، نہ آسمان کو نہ زمین کو نہ دوزخ کو۔ اس کے بعد قلم کو حکم ہوا کہ میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو صلوٰۃ وسلام پیش کرو۔ قلم نے عرض کی السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ عزوجل نے خود جواب فرمایا۔" [1]

پتھر پر لکھا: حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک پتھر پرانے زمانے کا ملا جس پر لکھا تھا:

"محمد تقی مصلح سید امین" [2]

بادام پر: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک پرندہ آیا جس کی چونچ میں ایک بادام تھا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بادام پھینک کر چلا گیا۔ آپ نے اٹھایا اس پر سبز رنگ سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

گلاب کے پھول پر: بعض تاریخ دان کہتے ہیں کہ بلادِ ہند میں سُرخ

---

[1] نقل الامام جوزی [2] شفاء للقاضی عیاض

گلاب تھا جس پر لکھا ہوا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

حضرت علی بن عبداللہ ہاشمی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ہند کے شہر کی سیر کرتا ہوا ایک گاؤں میں داخل ہوا جس کے درخت میں سبز رنگ کا بڑے گلاب کا پودا خوشبودار دیکھا جس پر یہ خط سفید لکھا ہوا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر الفاروق رضی اللہ عنہ لکھا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ شاید کسی نے لکھا ہوگا۔ اس شک کو مٹانے کی طرح اس پھول کو پکڑا، کھول کر دیکھا تو اس میں بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا۔ [۱]

اخروٹ پر: بعض بزرگوں کا قول ہے کہ ہند کے شہروں میں ایک شہر ہے۔ جس میں ایک درخت کا پھل اخروٹ کی طرح تھا اسے توڑا تو اس کے اندر ایک پتہ تھا جو لپٹا ہوا تھا جس میں سرخ رنگ کے ساتھ لکھا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ وہ خاصا موٹا خط تھا میں نے یہ واقعہ ابو یعقوب جو کہ بڑے شکاری تھے کو سنایا۔ انہوں نے فرمایا یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ شہر ایلہ میں میں مچھلی کا شکار کرتا تھا۔ ایک مچھلی میرے جال میں پھنسی۔ اس کی سیدھی جانب پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ میں نے اس کی عزت و حرمت کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا اور وہ[۲] پانی میں چلی گئی۔[۳]

ایسے بہت سے واقعات ہیں جو احادیث و آثار اور بزرگوں کے اقوال سے حاصل ہوئے ہیں۔[۴]

۱۔ شرح شفا و خصائص کبریٰ

۲۔ روض الریاحین میں اس طرح منقول ہے۔ لیکن اس میں یوں ہے کہ اس شکاری نے بوجہ تعظیم و احترام اس مچھلی کو زمین میں دفن کر دیا۔

۳۔ شرح شفا للملا علی قاری ۴۔ کذا قال شہاب الدین خفاجی صاحب نسیم الریاض

marfat.com

پتھر پر عبرانی زبان میں مکتوب: بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ انھوں نے ایک پتھر پر مندرجہ ذیل عبارت عبرانی زبان میں لکھی ہوئی پائی۔

اللھم جاء الحق من	اے اللہ! تیرے رب سے
ربك بلسان عربي	عربی زبان میں حق آیا۔ اللہ کے
مبين لا اله الا الله	سوا اور کوئی معبود نہیں حضرت
محمد رسول الله (صلى الله	محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے
عليه وسلم) كتبه موسىٰ	رسول ہیں۔ اسے موسیٰ بن عمران
بن عمران [1]	علیہ السلام نے لکھا۔

بچے کے پہلو پر: بعض مورخین نے بلادِ خراسان کے اس بچے کا حوالہ نقل کیا ہے۔ جس کے ایک کندھے پر لا الٰہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ لکھا تھا۔ [2]

درخت کے پھول پر: بعض حضرات نے بلادِ ہند میں ایک درخت پر اسی قسم کا کھلا ہوا پھول دیکھا جس پر خطِ سفید لکھا ہوا تھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

---

[1] ذکرہ ابن ظفر فی البشر عن معمر عن الزہری وقال لی الی ہشام بن عبد الملک فلما کنت بالبلقاء (سیرۃ حلبی ص ۳۶ ج ۱ مطبوعہ مصر)

[2] شفاء للقاضی عیاض

marfat.com

خوشبودار پھول پر: عبداللہ بن مرزوق عبد بن موحان سے نقل کرتے ہیں کہ وہ بحرِ ہند میں ایک کشتی پر سوار تھے۔ تند ہوا چلی انھوں نے ایک جزیرے پر کشتی کا لنگر کیا اور وہاں ایک پھول سرخ رنگ تیز خوشبودار دیکھا جس پر بخطِ سفید نامِ نامی ہمراہ نامِ الٰہی لکھا تھا اور دوسرا پھول سفید رنگ دیکھا جس پر بخطِ زرد لکھا تھا براۃ من الرحمٰن الرحیم۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مچھلی پر: شارح قصیدہ بردہ شریف نے ابنِ مرزوق سے نقل کیا ہے کہ ایک مچھلی لائی گئی تو اس کے ایک گلپھڑے پر لا الٰہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ منقوش تھا۔ اور ایک جماعت سے منقول ہے کہ انھوں نے ایک خربوزہ زرد رنگ سفید دھاری کا دیکھا جس کی ہر دھاری کے ایک پہلو میں اللہ اور دوسرے میں احمد بخط جلی عربی میں لکھا تھا۔

انگور پر: نیز شاہ حسین کے قصیدہ سے منقول ہے کہ ۱۸۶۰ء میں انگور کے دانہ پر نامِ مقدس بخط سیاہ جلی حروف میں دیکھا گیا۔

خربوزہ پر: بعض علماء سے منقول ہے کہ انھوں نے ایک خربزہ میں ایک عظیم الشان درخت بڑے بڑے پتوں کا دیکھا جس کے ہر پتے پر بخط واضح سرخی و سفیدی سے تین سطریں منقوش تھیں۔ سطر اول لا الٰہ الا اللہ سطر دوم محمد رسول اللہ سطر سوم ان الدین عند اللہ الاسلام

آدم علیہ السلام کے مزار کے پھولوں پر: مولانا معین الدین کاشفی کی کتاب معارج میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے روضہ منورہ پر ایک درخت ہے جو سال میں دو مرتبہ پھولتا پھلتا ہے۔ اور ہر پھول میں سات پتے ہوتے ہیں اور ہر پتے پر نام نامی آں حضرت

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نام الٰہی منقوش ہوتا ہے۔ والئ ملک ان پھولوں کی نہایت تعظیم کرتا ہے اور انھیں خزانۂ شاہی میں باحتیاط تمام محفوظ رکھتا ہے۔ مریض ان کے استعمال سے شفا پاتے ہیں۔

ہمارے مشاہدے

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم گرامی کے معجزے دکھائے تاکہ کل قیامت میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہو۔ چناں چہ فقیر اویسی غفرلہٗ نے اپنے دور میں ایسے مشاہدے دیکھے اور اخبارات میں شائع ہوئے اور قسمت والوں نے اخبارات کی اشاعت کے بعد موقع پر جا کر اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ لیکن قسمت کے ماروں نے زمانۂ نبوی (علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) میں ایسے واقعات و معجزات دیکھ کر سحر (جادو) سے تعبیر کیا اور آج ہمارے دور میں واقعات دیکھنے کے باوجود کہتے ہیں یہ توہم پرستی اور خوش عقیدت کا اُبال ہے (انا للہ وانا الیہ راجعون) ہمارے دور ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء تا حال ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء کے چند مشاہدات اور اخبارات و رسائل کے بیانات ملاحظہ ہوں :۔

فقیر اویسی غفرلہ کا مشاہدہ : ۱۹۶۶ء میں پاک پتن شریف کے علاقہ میں ایک بکرا پیدا ہوا جس کے پہلو پر محمد لکھا ہوا تھا۔ دور دراز سے لوگ اس کی زیارت کے لئے گئے۔ بہاول پور میں بکرے کا مالک اسے خود لے آیا۔ جس کی ہم نے بھی زیارت کی اور ان الفاظ مبارکہ کو بھی دیکھا۔ بکرا نہایت سنجیدہ تھا۔ چارپائی پر نہایت آرام سے بیٹھا رہتا تھا۔ پیشاب وغیرہ کے لئے چارپائی سے اتر کر کہیں دور چلا جاتا۔ اس کا مالک اس کی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد رہتا۔ اس کی برکت سے بکرے کا مالک مالی لحاظ سے خوش حال ہو گیا۔

marfat.com

میٹھے کے پھل: شیخوپورہ ۔ ۲۱ اگست (نامہ نگار) گذشتہ روز ایک مقامی شہری محمد عارف نے بازار سے ایک میٹھا خریدا جس پر اسم "محمدؐ" قدرتی طور پر لکھا تھا، چناں چہ نماز جمعہ کے موقع پر وہ اس پھل کو مقامی مسجد غوثیہ لایا، جہاں سیکڑوں نمازیوں نے اس پھل کو بچشم خود دیکھا جس سے مسجد میں بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے، اس موقع پر مذکورہ شہری نے بتایا کہ وہ نوائے وقت، جمعہ ایڈیشن میں "بادل پر لکھا ہوا کلمہ طیبہ" کے مضمون کا مطالعہ کر رہا تھا جس سے اس کی طبیعت پر روحانی کیفیت طاری ہو گئی ۔ اسی دوران گھر میں مریض کے لئے "میٹھوں" کی ضرورت محسوس ہوئی ۔ وہ مین بازار میں ایک پھل فروش سے میٹھے خریدنے لگا تو اس کی پہلی نظر اس میٹھے پر پڑی جس پر قدرتی طور پر اسم محمدؐ مرقوم تھا۔ خطیب جمعہ نے اس قدرتی امر کو اسلام کی نشاۃِ ثانیہ سے تعبیر کیا۔

راولپنڈی: خبر پڑھنے کو ملی کہ عید الفطر کے موقع پر راولپنڈی کے ایک شہری نے صدر پاکستان کو ایک بکری تحفے کے طور پر دی جس پر عربی رسم الخط میں اسم "محمدؐ" لکھا ہوا ہے۔

سندھ: (خیرپور ناتھن سندھ) میں ایک بکری کے بچے پر اسم "محمد" لکھا ہوا پایا گیا تھا۔ تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ مانسہرہ میں ایک شخص نے ایک بینگن کاٹا جس کے اوپر "اللہ" اور بیچ میں "محمد" لکھا ہوا تھا۔

ہڑپہ (پنجاب): ۱۸ اکتوبر ۔ "میری گائے نے بچھڑے کو جنم دیا تو میں نے محسوس کیا کہ میرا ہر کام سنورنے لگا ہے۔ ہماری پریشانیاں اور بلائیں دور ہوتی جا رہی ہیں اور رزق میں کشادگی پیدا ہو گئی ہے۔ گائے وافر مقدار میں دودھ دینے لگی۔ مجھے اس اچانک تبدیلی کی کوئی وجہ سمجھ میں نہ آئی۔ وقت گزرتا رہا۔ آج سے چند روز قبل میں نے اپنے اس بچھڑے کو نہلاتے وقت غور کیا تو اس کے دائیں طرف

marfat.com

پیدائشی طور پر نہایت خوب صورت اور واضح انداز میں لفظ "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا تھا۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی، مجھے ایک نعمت مل گئی تھی۔ ساری بات میری سمجھ میں آگئی۔ یہ باتیں نواحی چک ۹۔ ۱۱ ایل کے ایک غریب کاشت کار (بچھڑے کے مالک) محمد باقر ڈوتو نے اس وقت بتائیں جب راقم اس چرچا پر مذکورہ گاؤں پہنچا کہ ایک خوب صورت بچھڑے پر حسین انداز میں لفظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قدرتی طور پر لکھا ہوا ہے۔ واقعی سفید رنگ کے اس بچھڑے کے دائیں جانب جلی طور پر لکھا ہوا اسم "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) موجود ہے۔ اس کاشت کار کے گھر رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہے پورا گھر روشن روشن لگتا ہے، لوگ دھڑا دھڑ اس بچھڑے کو دیکھنے آرہے ہیں۔ درود وسلام سے فضا گونج اٹھی ہے۔ [1]

پشاور: یکم اکتوبر۔ شہر کی نواحی بستی اخون آباد ۲ پھندو روڈ کے باشندے مسٹر مین جان کو ایک پتھر ملا ہے جس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک "محمد" لکھا ہوا ہے جو پہلی نظر میں صاف پڑھا جاتا ہے۔ مسٹر مین جان نے بتایا کہ عشاء کی نماز کے لئے وضو کرتے ہوئے ان کی نظر اس پتھر پر اس وقت پڑی جب اس پر پانی پڑا اور مدھم سی لکھائی نظر آئی انھوں نے فوراً پتھر کو اٹھا کر غور سے دیکھا اور جب اسے اچھی طرح صاف کیا تو مقدس لفظ "محمد" پوری طرح واضح ہوگیا۔

شیخوپورہ: سے ایک بچے کی تصویر موصول ہوئی ہے اس بچے کا نام شہزاد فیصل مسعود ہے اس کے ہاتھ میں ایک ماتھا ہے۔ اس ماتھے پر نبی اکرم

---

[1] روزنامہ جنگ۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۱ء از اے۔ ڈی اعجاز

marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقدس نام "محمد" عربی رسم الخط میں قدرتی طور پر تحریر شدہ ہے۔[۱]

- شیخوپورہ کے محمد عارف نے بازار سے میٹھا خریدا تو اس پر بھی قلم قدرت سے اسم محمد لکھا ہوا تھا (صلی اللہ علیہ وسلم) [۲]

لالہ موسیٰ: آج سے دو سال قبل جامع مسجد سیدہ گول لالہ موسیٰ کے صحن میں سنگ مرمر کا سفید پتھر لگایا گیا تھا تین چار دن ہوئے اچانک ایک پتھر پر لفظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قدرتی طور پر لکھا ہوا ظاہر ہوا۔ خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قدرتی خوش بو ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نام نامی زیادہ نمایاں ہوتا جا رہا ہے لوگ زیارت کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں آرہے ہیں۔ ہم نے وہ پتھر صحن سے نکال کر مسجد کے درمیانی دروازہ پر بلند جگہ نصب کر دیا ہے۔[۳]

تحصیل نوشہرہ پشاور: کے جہاں زیب نے گزشتہ روز قدرت خداوندی کا ایک محیر العقول کرشمہ دیکھا۔ انھیں اتفاق سے درخت کی ایک ٹہنی ملی ہے جس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمد کندہ ہے وہ علاقہ نظام پور گاؤں اندری روڈ پر جا رہے تھے کہ راستہ میں انھوں نے پھولوں کا ایک گل دستہ بنانا شروع کر دیا مختلف جگہوں سے پھول توڑے اور سفید رے کے ایک درخت سے ٹہنی توڑ کر اس گل دستے میں شامل کرنے لگے تو ٹہنی کے ایک پتے پر "محمد" نام لکھا ہوا پایا جسے

۱۔ نوائے وقت ۱۲/۱/۸۱   ۲۔ نوائے وقت لاہور ۱۸/۸/۸۱ ۲۵

۳۔ مفتی غلام رسول خادم جامعہ عربیہ محمدیہ لالہ موسیٰ رضائے مصطفےٰ شوال ۱۴۰۳ھ

marfat.com

"وہ مشرق" کے دفتر لائے اس ٹہنی پر صاف طور پر نام پڑھا جاتا ہے۔ مشرق میں اس کی تصویر بھی بنائی گئی۔ [1]

فیصل آباد: محلہ نگہبان پورہ بلاک بی کے ایک بینٹر غلام مرتضیٰ کے ہاں ایک عجیب و غریب خارقِ عادت چیز دیکھنے میں آئی ہے۔ پکانے کے لئے گھر میں لائے گئے بینگنوں میں سے جب ایک بینگن کاٹا گیا تو اس کے اندر نہایت واضح صورت میں "یا اللہ"، "یا محمد" کے الفاظ لکھے ہوئے پائے گئے جسے علاقہ بھر کے لوگوں نے دیکھا۔ عوام میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ "قدرت اپنے اس قسم کے کرشمے لوگوں کو گاہے گاہے اس لئے دکھاتی رہتی ہے کہ وہ اس مادی دنیا کی رعنائیوں میں کھو جانے کی بجائے اپنی روحانی اور اخلاقی اصلاح کی طرف توجہ دے کر فلاحِ دارین کے مستحق ٹھہریں۔" [2]

اسمِ محمد: نواب شاہ۔ ۹ مئی: گذشتہ بدھ کی رات کو نواب شاہ کے قریب آسمان پر حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ضیا بار نظر آیا۔ غروبِ آفتاب کے کافی دیر بعد مغرب کی طرف آسمان پر تیز روشنی کی شعاعیں نظر آئیں اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے حضور نبی کریم کے اسم مبارک "محمد" میں تبدیل ہو گئیں۔ یہ ایمان افروز نظارہ کوئی بیس منٹ تک قائم رہا اور نواب شاہ، ٹنڈو محمد خاں، پڈعیدن دوڑ، بدین اور دوسرے کئی مقامات پر ہزاروں افراد نے قدرت کا یہ اعجاز دیکھا اور بہت سے لوگوں کی آنکھیں فرحتِ محبت سے نم ہو گئیں۔ [3]

---

[1] روزنامہ مشرق پشاور اتوار ۱۷۔ اپریل ۱۹۸۳ء [2] روزنامہ نوائے وقت لاہور ۴ اگست
[3]۔ مشرق (۱۰ ۵/۸۴) لاہور

marfat.com

بکری پر یا محمد : مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۶۲ء کے روزنامہ امروز میں تحریر تھا کہ مسمی عبدالستار جو کہ چک ۱۵/۱۱ ایل امیاں چنوں میں رہتا ہے۔ حال ہی میں اس کی بکری نے ایک بچہ دیا ہے جس کے جسم پر سفید بالوں سے قدرتی طور پر "یا محمد" لکھا ہوا ہے۔ لوگ دُور دراز سے اس میمنہ کو دیکھنے کے لئے آ رہے ہیں۔

نامِ محمد : جناب خالد محمود نے ملک مالا سے ایک اخبار کا تراشا ارسال کیا ہے جس کے مطابق کوہاٹ کے علاقہ چکر کوٹ بہزادی میں واقع لوئر مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر نیاز محمد خٹک نے گذشتہ دنوں بازار سے ایک گرما خریدا جس کی چھال پر "محمد" درج ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ نیاز محمد خٹک گرما خرید کر جب گھر میں اسے کاٹ کر کھانے لگے تو ان کے حصہ میں گرما کا جو ٹکڑا ہاتھ آیا تو وہ یہ دیکھ کر سبحان اللہ کہتے ہوئے ششدر رہ گئے کہ گرما کی چھال پر قدرتی طور پر محمد کندہ تھا۔ گرما کے اس ٹکڑے کو متعدد افراد نے دیکھا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔[1]

معجزہ کا اظہار منکروں کا انکار : یہ تو تمام مسلمان جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اعلانِ نبوت فرمایا تو سعادت مند انسان صدائے لبیک دیتے ہوئے حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ مگر بد بختوں نے اللہ واحد کی پرستش سے انکار کر دیا۔ جہاں پر آپ نے اپنی امانت داری، سچائی جملہ اوصافِ حمیدہ کی مکمل تصویر بن کر خالقِ کائنات کی اطاعت کی طرف بلایا وہاں اپنے خداداد معجزات کے

---

[1] رضائے مصطفٰے ماہنامہ گوجرانوالہ ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ

marfat.com

ذریعے بھی مخلوق کی راہنمائی کا سامان کیا لیکن ازلی بدبختوں نے معجزات نبوت کو دیکھ کر بھی اپنی ہٹ دھرمی کو نہ چھوڑا اور اپنی ناپاک کوششوں سے اسلام اور بانیٔ اسلام (علیہ السلام) کو زک پہنچانے کی سعیٔ لاحاصل کرتے رہے ابولہبوں کی کھلی عداوتوں کے باوجود چراغِ مصطفوی فروزاں رہا اور اللہ تعالیٰ واللہ متم نورہٖ کی شعاعوں سے جہان منور فرماتا رہا۔ ؏

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

ورفعنا لک ذکرک کی شعاعوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی رفعتیں اندر ہی اندر جلاتی رہیں۔ اس منظر کو دیکھ کر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا ۔۔۔ پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

ایسے ہی ہمارے دور میں ہو رہا ہے

بکرے پر یا محمد: ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۴ء کوہستان اور نوائے وقت کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ منٹگمری (ساہیوال) سے چھ میل دور پاک پتن روڈ پر واقع چک نمبر ۹۸ ۱۰ میں ایک شخص غلام محمد تارڑ کی بکری نے ایک بچہ دیا ہے جس کی کمر کے دائیں طرف پیٹ پر یا محمد قدرتی طور پر لکھا ہوا ہے جو صاف نظر آتا ہے اس کرشمۂ قدرت کو ہزاروں آدمیوں نے دیکھا اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا ہے۔

منکرین دورِ حاضرہ: جونہی یہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی اور قدرت نے اس طرح سے مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

کے ذکر و شان کی طرف متوجہ کیا اور فرزندانِ کفر و شرک کو اشارہ کیا کہ وہ مسلمانوں کو یارسول اللہ، یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہنے پر کفر و شرک کے فتوے لگانے سے باز آجائیں لیکن اس کے باوجود نوائے وقت میں کسی شخص کا انکار ہی نہیں بلکہ اس کو مسلمانوں کی توہم پرستی پر محمول کیا۔ واقعہ یہ ہے ایک عالم دین لکھتے ہیں کہ میں صوفی محمد یعقوب اور محمد یوسف کو ہمراہ لے کر اس چک میں پہنچا۔ جہاں ایک بلند بخت گھر میں رسول اکرم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ معجزہ مبارک ظہور پذیر ہوا۔ منٹگمری (ساہی وال) سے لے کر چک نمبر ۹۹ ایل تک مشتاقِ رسول اور شیدائیوں کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا۔ جس میں ہر طبقے کے مرد و زن کاروں، تانگوں اور سائیکل سوار اور اس کے علاوہ پیدل بھی بے حساب تھے۔ جو کسی کے پاس سواری کے لئے تھا سوار ہو کر ایمان تازہ کرنے کے لئے شوق میں کھچے چلے جا رہے تھے۔ عقیدت مند لوگ اس بھینی پر قدرتی لکھے ہوئے اسم یا محمد کے ساتھ اظہارِ حقیقت۔ فقیر نے اس سیاہ بھینی پر سفید بالوں سے قدرتی طور پر منقوش اسمِ مبارک یا محمد کو بار بار دیکھا۔ خالی الذہن ہو کر ایمانی نگاہوں سے اسم محمد پر نگاہ کی جس طرح آفتاب نصف النہار سے ہٹ دھرم کے لئے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی اس طرح اس بھینی کے پہلو پر یا محمد اسم مبارک نقش ہونے سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں دیکھی نہایت ہی خوب صورت الفاظ میں اسم مبارک یا محمد مرقوم ہے۔ اسے بوسہ دیا۔ سینے سے لگایا۔ دوسرے لوگوں نے بھی قدرت کے اس کرشمے کو اپنی آنکھوں سے مع رفقاء مشاہدہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا لاریب ارشاد وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ زبان سے نکلا

marfat.com

غلام محمد کی بکری کے بچے کے پہلو پر ادھر قدرت یا محمد نقش کرتی ہے ادھر اس کا مالک اتباع مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائن پر آجاتا ہے یہ معجزہ سے کم نہیں۔ الحمدللہ یہ ان ہاتھوں کا لکھا ہوا نہیں تھا جس کو گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھنے سے روکا جائے یا افسروں کے ذریعے سے قانون کی کسی دفعہ کی زد میں لاکر اُن کو کچلا جا سکے بلکہ یہ ان ہاتھوں نے لکھا ہے جن کے قبضے میں جن وانس، مُلک و مَلک، حکام و رعایا، شریر و شریف، عشاقِ رسول اور منافقین سب ہیں۔ جو ہاتھ پیدا وہ کُلِّ شئی کی شان رکھتے ہیں۔ جس شخص کا دل مُردہ نہیں ہوا اور جس شخص کا بخت ہمیشہ کی نیند سو نہیں گیا جس شخص کے دل پر مہرِ جباریت ابھی نہیں لگی اس کے لئے یا محمد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خدائی چرچے کو ماننے کا کافی سامان ہے۔ اب بھی وہ حق کو سینے سے لگالے اور دل میں جگہ دے کر اس گروہ میں شامل ہو جائے اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَھُمُ الْغَالِبُوْنَ۔[1]

نکتہ: حضرت مولانا حشمت علی بریلوی مرحوم نے لکھا ہے کہ اشیائے علوی وسفلی پر نام نامی واسمِ گرامی کا منقوش ہونا دلیل اس امر کی ہے کہ یہ سب چیزیں مِلک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اُن کے رب

---

[1] رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ

marfat.com

جل وعلا نے اپنے پیارے محبوب کو ان سب کا مالک ومختار بنایا جسے چاہیں دیں جسے جو چاہے نہ دیں۔ اللہ معطی وانا القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) (البقرۃ)

ف : حضرت مولانا حشمت علی مرحوم کی تائید مندرجہ ذیل احادیث سے بھی ہوتی ہے۔

۱۔ حدیث میں ہے :

ان لی وزیرین من اہل السماء ووزیرین من اہل الارض فوزیرائی من اہل السماء جبرئیل ومیکائیل ووزیرائی من اہل الارض ابوبکر وعمر رواہ الحاکم عن ابی سعید والحکیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ	بے شک آسمان میں میرے دو وزیر ہیں۔ اور زمین میں بھی۔ آسمانی وزیر جبریل و میکائیل ہیں اور زمین کے ابوبکر و عمر ؛
۲۔ ان لکل نبی وزیرین ووزیرائی وصاحبائی ابوبکر وعمر رواہ ابن عساکر عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ہر نبی علیہ السلام کے دو وزیر ہوتے ہیں میرے دو وزیر اور ساتھی ابو بکر و عمر ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ف : ظاہر ہے کہ وزیر بادشاہ کے ہوتے ہیں۔ ہم تم اگر کہہ دیں کہ ہمارے وزیر ہیں تو ہمیں کون پوچھتا ہے اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً کل کائنات کے شہنشاہ ہیں۔ کیوں نہ ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں کل کائنات کا علی الاطلاق رسول بنایا ہے۔ کما قال علیہ السلام ارسلت الی الخلق کافۃ۔ [۱]

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی جامع تقریر : فرماتے ہیں کہ واقعات مذکورہ پر گمان ہرگز نہ کیجیو کہ

---

[۱] اس موضوع کو سمجھنے کے لئے سیدنا اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کی تصنیف لطیف "تقۃ شہنشاہ اور سلطنت مصطفےٰ" کا مطالعہ کیجئے۔

marfat.com

کہ یہ جزئیات ہیں نہیں کیوں کہ ہمارے حضور شافع یوم النشور علیہ السلام کا نام ذرہ ذرہ میں اپنے رب کے اسم پاک کے ساتھ لکھا ہوا ہے جس کو کشف حاصل ہے وہ دیکھ لیتا ہے۔ آنکھوں سے اس کا ہر وقت مشاہدہ کرتا ہے مگر جو یہ بے چارے اس کے اہل نہیں اسی لئے ان سے یہ راز مخفی ہے۔ اس کی دلیل قرآن حکیم کی آیت ہے۔ مولیٰ عزّ وجل اپنے حبیب علیہ السلام کو فرماتا ہے۔

ورفعنا لك ذكرك	اے حبیب کریم ہم نے آپ کے ذکر پاک کو بلند کیا

یعنی ہم نے ہر شئے میں ملک و فلک، زمین و آسمان، عرش و فرش، حجر و شجر کی ہر شئے کے اندر آپ کے ذکر کو رکھا ہاں اکثر لوگ اس کے مشاہدہ سے بے خبر ہیں کما قال اللہ تعالیٰ

وان من شيء الا يسبح بحمده ولكن لا تفقهون تسبيحهم۔ (شرح شفا ملا علی قاری ص۲۳۳ ج۲)	یعنی کوئی شئے ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ بجا نہ لائے۔ لیکن تم لوگ ان کی تسبیح سے بے خبر ہو۔

اصل عبارت پڑھیئے:

والذي يخطر بالبال الفاتر والله اعلم بالظواهر والسرائر ان هذا كلها كشوفات مكشوفات لاهلها لا يراها من لم يستاهلها وربما يقال ان اسمه سبحانه وتعالى ورفعنا لك ذكرك اي جعلنا ذكرنا معك في كل شيئ ملك وفلك ربناء وسماء فرش وعرش وحجر و

marfat.com

مدر و شجر و ثمر و نحو ذلك ولٰکن اکثر الخلق لا یبصرون تصویرھم و نظیر قوله تعالیٰ وان من شئ الا یسبح بحمده ولٰکن لا یفقھون تسبیحھم۔ [۱]

کسی نے کیا خوب لکھا ہے

مرغوب ہے کیا صلِ علیٰ نامِ محمد — آنکھوں کی ضیاء، دِل کی جِلا نامِ محمد
اللہ ری رفعت کہ سرِ عرش خدا نے — اپنے یدِ قدرت سے لکھا نامِ محمد
ہر حور کے سینہ پہ ہر اک شئے پہ جناں کی — ہے قدرتِ خالق سے کُھدا نامِ محمد
اوراق پہ طوبیٰ کے فرشتوں کی نگہ میں — کس شان سے منقوش ہوا نامِ محمد
تکبیر میں کلموں میں نمازوں میں اذاں میں — ہے نامِ الٰہی سے مِلا نامِ محمد

دن حشر کے جنت میں وہ جائے گا بلا ریب
تعظیم سے یاں جس نے لیا نامِ محمد

ہر درد کی دوا ہے نامِ محمد

ذیل میں چند شواہد پیش کرتے ہیں کہ نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر درد کی دوا ہے۔

آدم علیہ السلام کی مشکل حل ہوئی

مواہب لدنیہ میں ہے :-

عن عمر بن الخطاب — حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
قال قال رسول الله — عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی الله تعالیٰ علیه — صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

---

[۱] (شرح شفاء للملا علی ص ۲۲۵ ج ۲) ترجمہ صفحہ ۱۲۰-۱۲۱ پر لکھا گیا ہے۔

marfat.com

وسلم لما اقترف آدم
الخطیئة قال یا رب
اسئلك بحق محمد
لما غفرت لی فقال
الله: یا آدم وکیف
عرفت محمدا ولم
اخلقه؟ قال: یا رب!
لما خلقتنی بیدك
ونفخت فیَّ من
روحك رفعت رأسی
فرأیت علی قوائم العرش
مکتوبا لا اله الا الله
محمد رسول الله فعلمت
انك لم تضف الی اسمك
الا احب الخلق الیك
فقال الله تعالیٰ صدقت
یا آدم انه لاحب
الخلق الی واذا
سألتنی بحقه
فقد غفرت لك
ولولا محمد ما

فرمایا کہ جب حضرت آدم
علیہ السلام سے لغزش سرزد
ہوئی تو عرض کی کہ اے
رب! میں محمد (صلی اللہ علیہ
وسلم) کے وسیلے سے سوال
کرتا ہوں کہ مجھے معاف
فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا: اے آدم (علیہ السلام)
تم نے محمد (صلی اللہ علیہ
وسلم) کو کس طرح پہچانا
جب کہ میں نے دنیا میں
ابھی انہیں نہیں بھیجا ہے؟
آدم (علیہ السلام) نے عرض
کی کہ اے رب! تو نے مجھے
اپنی قدرت سے پیدا کیا اور
مجھ میں روح پھونکی تو میں نے
سر اٹھایا کیا دیکھتا ہوں کہ عرش
مجید کے پایوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
لکھا ہوا ہے۔ اس سے میں نے
جان لیا کہ تو نے مخلوق میں محبوب
ترین شخصیت کا نام اپنے

marfat.com

خلقتک۔ (رواہ الحاکم فی المستدرک ص۶۱۵، ج ۲۔ والبیہقی وقال صحیح الاسناد واقرعلیہ امیر الحاج فی الحلیہ والسبکی فی شفاء السقام وابن عساکر۔ [1]

نام کے ساتھ لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تُو نے سچ کہا ہے بے شک وہ مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ جب تم نے ان کے وسیلے سے سوال کیا ہے تو میں نے تمہیں معاف کر دیا۔ اگر وہ نہ ہوتے تو تمہیں پیدا نہ کرتا۔

ف: حدیث مذکور سے ثابت ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کی تشریف آوری سے بھی پہلے وسیلہ بنایا۔

حدیث تحقیقِ وسیلہ: بعض لوگ اِس روایت کو بھی حسبِ عادت ضعیف کہہ کر ٹھکرا دیتے ہیں۔ یہ ان کی بدقسمتی ہے۔ ورنہ جملہ محدثین کو اس روایت کی صحت پر اتفاق ہے جیسا کہ ہم نے سند میں محدثین کے اسماء گنائے ہیں۔

کشتیٔ نوح: معارج میں ہے کہ جب نوح علیہ السلام کشتی تیار کرنے پر مامور ہوئے تو فرمانِ الٰہی پہنچا کہ ایک ہزار ایک سو بیس تختے ترتیب دیجئے اور ہر تختے پر ایک ایک نبی کا نام لکھ دیجئے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بموجب حکمِ الٰہی تمام تختوں پر انبیاء علیہم السلام کے

---

[1] وقال سیدی اعلیٰحضرت قدس سرہٗ والذی تجرّد عندی انہ لا ینزل عن درجۃ الحسن۔

marfat.com

نام لکھے۔ صبح اُٹھ کر سب کو محو پایا۔ نہایت حیران و پریشان ہوئے اور پھر دوسرے روز سب کے نام لکھے پھر محو پایا۔ بہت مضطر ہوئے کہ ہر روز محنت رائگاں ہوتی ہے۔ وحی الٰہی آئی حکم ہوا کہ اے نوح (علیہ السلام) ان اسماء کو ہمارے نام سے ابتداء کرو اور ہمارے حبیب علیہ السلام پر ختم کرو۔ یہی نام ہونے سے محفوظ رہیں گے۔ اس کے بعد آپ روزانہ کی پریشانی سے بچیں۔ چناں چہ حضرت نوح علیہ السلام نے ایسا ہی کیا کہ سب سے پہلے ہی لکھا اور بعد ازاں حضور سید دوجہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام منقوش کیا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم نامی منقوش فرما چکے۔ تو باری تعالیٰ نے ندا دی

یا نوح الان قد تمت سفینتک یعنی اے نوح (علیہ السلام) اب آپ کی کشتی تمام اور کامل ہوئی۔

حضرت مولانا جامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں ؎

زجودش گر نگشتے راہ مفتوح
نبودی کے رسیدے کشتیٔ نوح

" کشتیٔ نوح کے تمام تختے جوڑ دیئے گئے تو آخر میں صرف چار تختوں کی جگہ باقی رہ گئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے مشورہ کیا کہ ان چار تختوں پر کن اسماء کو لکھا جائے۔ حضرت جبرئیل نے فرمایا اے شیخ الانبیاء سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار دوست ہوں گے۔ ان تختوں پر ان کے نام لکھ دیئے جائیں۔ یہ چار نام اسلام کے درخشاں ستارے ہیں۔ ان اسماء کی برکت سے آفات سماوی سے محفوظ رہا جا سکتا ہے چناں چہ حضرت نوح علیہ السلام کی یہ عظیم الشان کشتی انبیاء کرام کے اسماء گرامی اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

marfat.com

کے ناموں سے معمور ہو گئی۔ ان پاکیزہ ناموں کی برکت سے اس تاریخی طوفان سے نجات پائی۔

ف: اس طرح اگر انسان اللہ تعالیٰ کی محبت اولوالانبیاء علیہم السلام کی تصدیق سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور چہار صحابہ رسول کی الفت سے آراستہ نہ ہوگا اور اس کے دل پر یہ اسماء نقش نہ ہوں گے تو طوفانِ برزخ سے اپنے آپ کو سلامت نہیں لے جا سکے گا۔

۱: چہ غم خوردیم کہ در دل غم خدا داریم — درون سینہ ہم مہر مصطفےٰ داریم

۲: براہ صدق و صفا میرویم تا مقصود — کہ رہنمائے چہ یارانِ مصطفےٰ داریم

۳: بذیل رحمتش از مہر این خجستہ فریق — بروز حشر ہمہ دست التجا داریم [1]

حضرت عارف جامی قدس سرہ نے خوب فرمایا ؎

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم

نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا!

حضرت یوسف علیہ السلام کو نجات ملی:

حضرت یوسف علیہ السلام کو چاہ کنعان میں بعض غیبی احوال واضح ہوئے چناں چہ دعاتِ جنت حور و قصور دیکھے عرش مجید کو ملائکہ کی نو بیج جماعتوں کے ساتھ دیکھا۔ عرش کے اردگرد کے ماحول کو ملاحظہ کیا۔ بہت سے ملائکہ کو مشغولِ استغفار پایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے بارے میں پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے بتایا حضور نبی الرحمۃ و شفیع الامۃ ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے حضور

---

[1] مدارج النبوۃ صـــ نج ۱)

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اِس مصیبت سے نجات چاہی۔ اللہ تعالیٰ نے اس نام کی برکت سے کنوئیں میں ایک ایسا درخت پیدا کیا جس کی شاخیں کناروں کو چُھو رہی تھیں۔ میوے پکّے اور یوسف علیہ السلام کی صبر وقناعت کا ثمرہ بن کر خوراک بنے اور پھر حضور صلی اللہ علیہ السلام کی برکت سے اِس چاہِ کنعان سے نجات پائی اور حضرت کی دولت اور عزت و منزلت کے مقامات پر پہنچے۔ [1]

خلاصۂ بحث: چند ایک مشاہیر انبیاء علیہم السلام اور نمونہ کے طور پر چند حکایات عرض کی گئی ہیں۔ ورنہ ہر پیغمبر علیہ السلام اور اُن کی اُمتوں کے اہلِ ایمان نے اپنے درد اور دکھ میں ہمارے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وسیلہ بنایا اور یہی عقیدہ اہلِ حق کا ہے۔ ایسے ہی صحابۂ کرام سے منقول ہے۔ چناں چہ صحابۂ کرام کے اشعار سنیئے۔

۱۔ حضرت ابنِ جابر رضی اللہ عنہما نے کہا:

أَجَابَ اللهُ آدَمَ إِذَا دَعَاءٗ
وَنَجَا فِیْ بَطْنِ السفینۃِ نوح

"جب آدم علیہ السلام نے دُعا کی تو اللہ تعالیٰ نے قبول کی اور نوح علیہ السلام نے کشتی میں نجات پائی۔

وَمَا ضَرَّتِ النَّارُ الْخَلِیْل لِنُوْرِہٖ
وَمِنْ اَجلِہٖ فَالَ الْفِدَاءُ ذَبِیْحٗ

"آپ کے نُور کے سبب سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو

---

[1] معارج النبوۃ صلا ج ملا

کو آگ نے نہ جلایا اور آپ ہی کی برکت سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو فدیہ ملا۔ ؎

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قصیدہ سنیے۔

وَ مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَ فِي
مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ

"اِس سے پہلے آپ پاک تھے۔ جب کہ آدم علیہ السلام درختوں کے سایہ میں اور امانت گاہ میں پتے لپیٹ رہے تھے!"

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ وَلَا بَشَرٌ
أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقٌ

"پھر آپ شہروں میں اترے اور آپ بشر نہ تھے۔ اور آپ گوشت نہ تھے اور نہ آپ خون بستہ تھے!"

بَلْ نطفة تركب السفين وقد
الجم نسراً وأهله الغرق

"بلکہ آپ بشری اوصاف میں نہیں آئے تھے جب کہ کشتی میں سوار ہوئے اور نسر نامی بت کو لگام دی گئی اور اس کے پجاری غرق ہو گئے!"

منتقلٌ من صالب الیٰ رحم
اذا مضی عالمٌ بدا طبق

"اور آپ پشتِ پدر سے شکمِ مادر میں تشریف لاتے تھے۔

؎ مواہب لدنیہ جلد ۱ ص ۳۹۲

جب کہ ایک زمانہ گزرتا تو دوسرا دور شروع ہوتا۔"

وانت لما ولدت اشرقت
الارض وضاءت بنورك الافق

"اور جب آپ پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوئی۔ اور آپ کے نور کی ضیاء سے یہ جہان جگمگایا۔"

حتی احتوی بیتك المهیمن من
خندف علیاء تحتها النطق

"حتیٰ کہ آپ کی خاندانی شرافت سب کو حاوی ہو گئی عمدہ نسب خندف اور ادنیٰ نسب نطق کو آپ سے شرف ملا۔"

فنحن فی ذلك الضیاء فی النور
وسبیل الرشاد نخترق

"پھر ہم اس روشنی میں ہیں اور نور میں ہیں۔ اور ہدایت کے راستہ پر ہم بجلی کی طرح ترقی کر رہے ہیں۔"

وردت نار الخلیل مكتتما
فی صلبه انت كیف نخترق

"آپ آگ میں اترے جب کہ ابراہیم علیہ السلام آپ کو اپنے میں امانت دار تھے تو وہ کیوں کر جل سکتے تھے۔" [1]

ف: یہ قصیدۂ عباس رضی اللہ عنہ تو ہر محدث اور کتب سیر کے ہر مصنف نے نقل فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ بیمار گروہ کے حکیم الامت نے

---

[1] مواہب لدینہ ج ۱ ص ۱۰۵

marfat.com

بھی نشر الطیب میں اور حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی خصائص کبریٰ

صٖ کا حوالہ درج کیا ہے۔

مہرِ سلیمان پر نام نبی آخر الزماں :

۱۔ اخرج الطبرانی عن عبادۃ	حضرت عبادہ بن صامت
بن الصامت قال قال رسول	سے روایت ہے حضور
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کان فصّ خاتم سلیمان	کہ سلیمان علیہ السلام
بن داؤد (علیہما السلام)	کی انگشتری کے نگینہ
القیٰ الیہ فوضعہ فی	پر منقوش تھا۔
خاتمہ وکان نقشہ انا	لا الہ الا اللہ محمد
اللہ لا الہ الا اللہ محمد	رسول اللہ۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ	
وسلم	

اور فرمایا

ان فص خاتم سلیمان	بے شک سلیمان علیہ السلام
بن داؤد کان سماویا	کی مہر آسمان سے اُتری
القی الیہ فوضعہ فی	جسے انھوں نے اپنی انگشتری
خاتمہ وکان نقشہ	میں ڈال رکھا تھا۔ اس پر
انا اللہ لا الہ الا انا	لا الہ انا محمد
محمد عبدی	عبدی و رسولی
ورسولی	منقوش تھا۔

marfat.com

سلیمانی سلطنت اور اسمِ محمد : اس کی شرح میں علامہ نورالدین حلبی لکھتے ہیں :

"آپ کی سلطنت اور ملکی انتظام کا دارومدار اسی مُہر پر تھا جس کا نتیجہ نِکلا کہ وہ سلطنت درحقیقت ہمارے نبئ پاک شہِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کی تھی "

حضرت سلیمان علیہ السلام کا ادب : موصوف الصدر تحریر فرماتے ہیں :

"حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی اس مہر کو قضائے حاجت اور جماع کے وقت اُتار لیتے تھے "

غور کیجیے کہ سلیمان علیہ السلام کو ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کتنا ادب تھا۔ لیکن افسوس ایک معمولی انسان بدبختی سے ادب کی بجائے خود بھی بے ادب اور اوروں کو بھی بے ادبی کا سبق دیتا ہے۔

برکات کا کیا کہنا : حضرت موصوف لکھتے ہیں کہ جب سلیمان علیہ السلام کی انگشتری انگلی میں رہتی تو اس وقت وہی کیفیت ہوتی جو سب کو معلوم ہے یعنے کل کائنات زیرِ قبضہ ہے لیکن جب انگشتری اُتار لیتے تو پھر شاہی امور میں تغیر و تبدل اور معاملات دگرگوں ہوجاتے۔ چناں چہ ہم اس کی تفصیل ابھی لکھتے ہیں۔

۱۔ انس الجلیل میں ہے :

"سلیمان علیہ السلام کی مہر پر مکتوب تھا لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریك لہ محمد عبدہ ورسولہ"

سیرۃ حلبی ص ۳۵۴ ج ۱

اور یہ سب کو معلوم ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی تمام روئے زمین پر شاہی تھی اور جن و انس اور چرند و پرند اور پریاں تمام آپ کے زیرِ نگین تھے اور ان سے انگشتری چند روز گم ہو گئی تو وہ شاہی بھی نہ رہی جب انگشتری واپس ہوئی تو پھر وہی راج قائم ہوا جس کا نتیجہ نکلا کہ حقیقۃً شاہی اسمِ گرامی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔

نارِ بجھ گئی تیرا نام سُن کر :

حضرت الشیخ الامام محمد المہدی الفاسی مطالع المسرات میں لکھتے ہیں کہ :

روی ان قوما من	کہ حفاظِ قرآن کی جماعت دوزخ
حملة القرآن	میں داخل ہوگی ان کے دل سے
یدخلون ها فینسهم	اسمِ گرامی بھلا دیا جائے گا لیکن
اللہ تعالیٰ اسم محمد	بعد کو حضرت جبرائیل علیہ السلام
صلی اللہ علیہ وسلم	انھیں یاد دلائیں گے تو پھر
حتی ذکرهم	جب وہ حضور علیہ السلام کا
جبرئیل علیه السلام	اسمِ گرامی زبان پر لائیں گے
فیذ کرونه فتخمد	تو ان پر آگ بجھ جائے گی۔
النار و تیزوی	اس کے بعد انھیں دوزخ
عنهم (ص۴۹)	سے نکال لیا جائے گا۔

ف : اور یہ حق ہے اس لئے کہ جب ایک کامل مؤمن کے گذر سے آگ کہے گی "جز یا مومن فان نارعشقك تطفی ناری"۔ نارِ جہنم بجھ سکتی ہے تو اس کے آقا کے نام سے کیوں نہ بجھے۔

ظالم کو محمد کے نام نے مار مٹایا : ایک پاک نفس کہتا ہے کہ میں

marfat.com

ایک جابر و ظالم بادشاہ سے بھاگ کر ایک جنگل میں نکل گیا اور ایک زمین میں چند قدم چل کر ٹھہر گیا اور وہاں ایک خاک کے تودے کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار فرض کر کے آپ پر ہزار دفعہ درود پڑھ کر کہا الٰہی میں مزار والے کو اپنا سفارشی بنا کر تیری جناب میں پیش کرتا ہوں اور اس کے وسیلے سے التجا کر کے کہتا ہوں کہ تو مجھے بحرمت صلی اللہ علیہ وسلم اس ظالم بادشاہ سے بے خوف اور مطمئن کر دے۔ اسی وقت ایک ہاتف نے زور سے مجھے آواز دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اچھے سفارشی ہیں اور اگرچہ وہ مسافت کے اعتبار سے بہت دُور ہیں مگر منزلت و کرامت سے بہت ہی قریب ہیں جا ہم نے تیرے دشمن کو برباد کر ڈالا۔ میں جو شہر میں واپس گیا تو معلوم ہوا کہ وہ ظالم بادشاہ مر گیا۔" ؎

ف : اِس حکایت سے ثابت ہوا کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے اللہ تعالیٰ کو اتنا پیار رہے کہ معمولی سے تعلق کے وسیلہ سے بڑی سے بڑی مشکلیں حل فرماتا ہے لیکن عقیدہ کی پختگی اور خلوصِ عقیدت لازمی ہے۔

اِسمِ محمدؐ سے ہبل کا سر جھک گیا :

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے ان حالات کا مشاہدہ کیا تو میں نے آپ کو مکہ واپس لے جانے کا عزم کیا تاکہ میں امانت سے عہدہ برآ ہو سکوں۔ جب میں عازمِ مکہ ہوئی تو مُنادی کو یہ کہتے ہوئے سُنا اے سرزمینِ بطحا تجھے مبارک ہو کہ آج نور و یقین حسن و جمال دین کمال بلندی و اقبال اور عزت و جلال تیری طرف لوٹ رہا ہے اور ابدالآباد تک تمام آلام و مصائب اور کفر و ظلمت مٹ جائیں گے۔ میں اپنی گدھی پر سوار ہوئی اور

؎ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے مشاہدات کی فہرست۔

آپ کو مکہ لے گئی۔ راستے میں مَیں نے ایک جماعت دیکھی جس کے پاس حضور علیہ السلام کو بٹھا دیا اور کسی کام کے لیئے ایک طرف چلی گئی۔ اچانک ایک خوف ناک آواز سُنائی دی اور میں جلدی سے حضور علیہ السلام کی طرف لوٹی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نظر نہ آئے۔ میں نے پوچھا لوگو! یہاں میرا بچہ تھا کہاں گیا؟ اُنھوں نے پوچھا، کون سا بچہ؟ میں نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ابن عبداللہ جسے میں اُن کے دادا کے سپرد کرنے کے لیئے لائی تھی۔ کسی نے آپ کا پتا نہ دیا۔ میں اُن کو چھوڑ کر نالہ و فریاد کرتی اور ہائے۔ ہائے محمد کہتی ہوئی ادھر اُدھر پھر رہی تھی کہ مجھ سے ایک ضعیف و ناتواں آدمی نے کہا، اے سعدیہ! میں تمھیں ایک ایسی ہستی بتاؤں جو تجھے تیرے بچے کا پتا بتائے اور واپس بھی کرا دے۔ مَیں نے کہا: تیرے قربان جاؤں وہ کون سی ہستی ہے؟ وہ کہنے لگا، وہ ہستی ہبل ہے۔ مَیں نے اُس بوڑھے کے لیئے دُعا کی اور کہا شاید تجھے پتا نہیں کہ حضور کی ولادت کی شب تمام بتوں اور خاص کر ہبل پر کیا گزری۔ وہ کہنے لگا اے سعدیہ! تُو پاگل ہو گئی ہے۔ مَیں ابھی ہبل کے پاس جاتا ہوں اور اُس سے درخواست کرتا ہوں کہ تیرا بچہ تجھے دلا دے۔ وہ گیا اور سات بار ہبل کے گرد گھوما اور اُس کے سر پر بوسہ دیا اور کہا اے میرے آقا! قریش تیرے لطف و کرم سے ہمیشہ فیض یاب ہوتے رہے ہیں اس کمزور و ناتواں سعدیہ کا بچہ گم ہو گیا ہے۔ جب وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مقدور ہو چکی ہے۔ وہ بوڑھا لرزہ بر اندام واپس آگیا اور کہا کہ اے سعدیہ تیرے بیٹے کا پروردگار اسے ضائع نہیں ہونے دے گا حیران نہ ہو اور اُسے خاموشی سے تلاش کر۔

marfat.com

حلیمہ بیان کرتی ہے کہ میں بہت ڈر گئی عبدالمطلب کے پاس جا کر سب سے پہلے حضور کے گم ہونے کی خبر اُنھیں مل چکی تھی۔ میں نے انھیں تمام قصہ سنایا۔ اُن کو یہ گمان ہوا کہ شاید قریش نے فریب کاری کی ہے۔ آپ نے تلوار سونت لی اور بآواز بلند لے آلِ غالب کہا: تمام لوگ ان کے سامنے جمع ہو گئے اور پھر اُن سے مل کر آپ کو ڈھونڈھنے لگ گئے لیکن کسی جگہ آپ کا نشان نہ ملا۔ حضرت عبدالمطلب نے ان تمام کو رخصت کر دیا اور اکیلے حرمِ مکہ میں آئے۔ سات بار طواف کر کے بارگاہِ ایزدی میں دُعا کی کہ بارالٰہا محمدؐ کو لوٹا دے۔ اُسی وقت زمین و آسمان سے ہاتف نے ندا دی کہ اب محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پروردگار اُسے ضائع نہیں ہونے دے گا۔ عبدالمطلب نے پوچھا اے ہاتف محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہیں؟ آواز آئی وادیٔ تہامہ میں فلاں درخت کے پاس ہیں۔ عبدالمطلب جلدی سے اُدھر ہو لیے۔ راستہ میں ورقہ بن نوفل مل گئے اور دونوں اس جگہ پہنچ گئے۔ اُنھوں نے آپ کو ایک درخت کے نیچے ٹہنی سے کھیلتا ہوا پایا۔ عبدالمطلب بولے میرے بیٹے میں تیرا دادا ہوں۔ اُنھوں نے آپ کو گھوڑے پر بٹھایا اور مکہ لے آئے اور اس کے بعد حلیمہ کو بہت سے انعام و اکرام دیکر روانہ کر کے حضور علیہ السلام کو اپنے گھر لے آئے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض مدحتوں اور منقبتوں میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے ؎

من قبلها طبت فی ظلال وفی

مستودع حیث یخصف الورق

ترجمہ: زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سایہ میں خوشحال تھے اور نیز ودیعت گاہ میں جہاں جنت

marfat.com

کشتی کنارے لگی جب تیرا نام لیا : حاشیہ دلائل الخیرات میں ہے کہ ایک شخص کی کشتی بھنور میں پھنسی تو اُس نے درود شریف ذیل بار بار پڑھا اور لفظ حاء الرحمۃ ؛ کا تکرار کیا یہاں تک کہ اُسے اور اس کی کشتی کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی لہ

وہ درود شریف یہ ہے۔

اللّٰھم صل علی سیدنا محمدٍ	اے اللہ صلوٰۃ بھیج ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
حاءِ الرحمۃ ومیمی الملک ودال	پر جن کی حا و رحمت پر اور دونوں میم ملک کے اور دال دوام کی ہے
الدّوام السید الکامل الفاتح الخاتم	اس تعداد پر جتنا تیرا علم ہو گا یا ہوا۔ تیرے دوام کے مطابق
عدد ما فی علمک کائن او قد کان دائمۃ	ہمیشہ اور تیری بقا تک باقی جس کا کوئی انتہا نہیں
بدوامک باقیۃ ببقائک لا منتھی لھا	تو ہر شئے پر قادر ہے۔
دون علمک - انک علی کل شئ قدیر	

آدابِ اسمِ محمدؐ

حضور نبی پاک شہِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی جس سے خود آپ کی ذات مراد ہو اس کے چند آداب ہیں جن کی تفصیل فقیر نے اپنی کتاب " بادب بانصیب " میں لکھے ہیں۔ یہاں پر مختصراً چند ایک کا بیان ضروری ہے۔

آداب ہم نام محمدؐ : حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس کا نام محمد ہو :

۱: اُسے نہ مارو۔

۲. اُسے کسی جائز امر سے محروم نہ کرو۔

لہ : حاشیہ مولانا عبدالحق الٰہ آبادی - مہاجر مکی صـ۱۲۹

marfat.com

ایک اور روایت میں ہے :

۱۔ اُسے گالی نہ دو

۲۔ اُس سے نفرت نہ کرو

۳۔ اُس کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو

۴۔ اُس کی تعظیم و تکریم کرو

۵۔ کسی بات پہ قسم کھائے تو اس کی قسم کو پورا کرو۔

۶۔ کسی مجلس میں آجائے تو اُسے جگہ دو

۷۔ غصہ کے وقت اس کے منہ پہ طمانچہ نہ مارو اس لئے کہ محمد نام کی برکت رکھی گئی ہے جس گھر میں ہو وہ بھی بابرکت ہوتا ہے اور جس مجلس میں آجائے وہ بھی مبارک ہوجاتی ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ :

"تمھیں شرم آنی چاہیئے کہ ادھر اسے یا محمد پکارتے ہو پھر اسے مارتے ہو"

"بے وضو نام محمدؐ نہ لیا" حکایت سلطان محمود غزنوی :

حضرت محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہے کہ ایک وقت غسل خانہ میں کھڑے تھے کسی ضرورت کے تحت ایاز کے بیٹے کو ابن ایاز کے الفاظ سے پکارا۔ بعد از فراغت ایاز حاضر ہوئے عرض کی یا حضرت آج کوئی ناراضگی ہے کہ غلام زادہ کو نام لے کر نہیں بلایا۔ آپ نے فرمایا وجہ یہ تھی کہ مجھے غسل کی ضرورت تھی اور بغیر طہارت کے اس نام کو زبان پہ لانا بے ادبی ہے۔ وہ اس لئے کہ ایاز کے بیٹے کا نام محمد تھا۔[۱]

---

[۱] روح البیان پارہ ۲۲

marfat.com

حضرتِ سلطان عالمگیرؒ: عالمگیر بادشاہ کا ایک دوست کہتا ہے کہ بادشاہ عالمگیر کا ایک خاص خادم تھا۔ جن کا نام محمد قلی تھا۔ عالمگیر نے ایک بار فقط قلی سے پکارا وہ فوراً دربار میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ بادشاہ نے وضو کیا اس وقت نماز کا وقت نہ تھا مصاحب حیران ہوا کہ بادشاہ نے پانی نہیں طلب کیا تھا اور نہ ہی وضوء کا وقت ہے تو یہ کہاں سے سمجھ گیا کہ بادشاہ کو وضوء کے لئے پانی کی ضرورت ہے اُس نے محمد قلی سے دریافت کیا کہ تو کیسے سمجھا۔ اُس نے کہا میرا نام محمد قلی ہے اور غایتِ ادب سے مجھ کو کبھی آدھے نام سے نہیں پکارا ہمیشہ پورا نام لیا کرتے ہیں آج اُنھوں نے محمد کا لفظ چھوڑ دیا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ بادشاہ اس وقت بے وضوء ہے۔ اس لئے لفظ محمد کو ادب کی وجہ سے زبان پر نہ لایا۔

ف: عالمگیر کا ادب اور ملازم کا فہم دونوں بے نظیر ہیں۔ سلطان محمود کی حکایت سے یہاں زیادہ ادب ملحوظ رکھا گیا ہے۔ سبحان اللہ کیسے وہ بادشاہ تھے اور کیسے وہ ملازم تھے اور کیا شان و شوکت تھی اور کیا ہی ادب کے مشغلے تھے۔ آج ہم بھی ہیں اور ہمارے اُمراء حکام افسوس کہ آج بڑے علامہ اور امام وقت کہلانے والے خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب سے خالی ہیں۔ جب وہ ان کا نام لیں گے تو ایسے معلوم ہوگا کہ گویا وہ کسی اپنے رشتہ دار کی بات کر رہے ہیں۔ حال آنکہ اسلاف کا عقیدہ تو یوں ہے۔ ؎

هزار بار بشویم دهن ز مشک و گلاب
هنوز نام تو گفتن بے ادبی است[1]

---

[1] ہزار بار میں ... اپنے منہ کو کستوری اور گلاب سے دھوؤں تب بھی آپ کا نام زبان پر لانا بہت بڑی بے ادبی ہے

علامہ اقبال مرحوم: مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری احراری نے کہا کہ علامہ اقبال مرحوم جب حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا ذکر ہوتا یا ان سے متعلق کلام پڑھا جاتا تو چہرہ اشک بار ہو جاتا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر ہمیشہ باوضو شخص سے سنتے اور خود ان کا نام بھی باوضوء ہو کر لیتے تھے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذکر پر اس طرح روتے جس طرح ایک معصوم بچہ ماں کے بغیر روتا ہے۔ [1]

بے ادب گستاخ: یہ تھے باادب رعایا و بادشاہ لیکن آج ایسے بے ادب علماء کہلوانے والے پیدا ہو گئے کہ فتوی صادر فرما دیا کہ بحالت جنابت بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے [2] کاش تعزیرات اسلام کا اجراء ہوتا اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسے غیور۔ اسلام نافذ کرنے والے زندہ ہوتے تب میں ان مفتیوں کو دیکھتا کہ ایسے فتاویٰ صادر کرتے۔ آزادی کا دور ہے جیسے جو جی میں آئے کہہ دے۔ ورنہ وہ خداوند قدوس جو اپنے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے مقامات پر بھی نام لینے کو گوارا نہیں کرتا جہاں قہر و غضب یا کسر شان یا مقام نجات ہو مثلاً ذبح کے وقت، چھینک اور انگڑائی کے وقت، اور حمام و پاخانہ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن یہ ہیں کہ آج کل کے مفتی از مفت کہ فتوی جڑ دیا کہ جنابت کے وقت درود پڑھنا جائز ہے۔ اتنا شرم بھی نہیں کہ درود شریف فی الفور بارگاہ رسالت میں پہنچ کر فوراً ایجاب از رسول اور خدا ہوتا ہے۔ لیکن مجبور ہیں ایسے

---

[1] ہفت روزہ تولاک، فیصل آباد ص۱۱ [2] فتاویٰ ثنائیہ ج۱ ص۲۵۶-۵۷

بدبخت مفتی کیوں کہ عشقِ رسول سے محروم ہیں۔ کسی نے فرمایا ہے

بے عشقِ محمدؐ جو پڑھتے ہیں بخاری
بُخار آتا ہے اُن کو بخاری نہیں آتی

قرآن مجید نے ادب سکھایا: جیسا کہ ہم نے کہا کہ حضور نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سادے لفظوں میں لینا ممنوع ہے ایسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھایا ہے کما قال اللہ تعالیٰ:

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا[1]	رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

(جیسے کہتے ہو اے زید، اے عمرو بلکہ یوں ارشاد کرو۔ یارسول اللہ یانبی اللہ۔ یاسید المرسلین، یا خاتم النبیین یا شفیع المذنبین۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

شانِ نزول: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

کانوا یقولون یا محمد یا ابوالقاسم فنہاھم اللہ عن ذلک اعظاماً لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ یا رسول اللہ	یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یا محمد یا ابوالقاسم کہہ کر پکارتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تعظیم کو اس سے نہی فرمائی۔

---

[1] پارہ ۱۸ سورۃ النور۔ آخری رکوع۔

marfat.com

دوسری روایت: امام بیہقی علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کہ یا محمد نہ کہو بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہو۔ اِسی طرح امام قتادہ اپنے اُستاد انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں اور مفسرین کے آیت مذکورہ میں تین اقوال نقل کیے ہیں۔ پہلا یہی ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف نام لینا ممنوع ہے بلکہ اِسم گرامی کے ساتھ بہترین القابات ضروری نہیں۔ چناں چہ مفسرین اور محدثین کی تصریحات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ تفسیر جامع البیان صنٓ۳ میں ہے:

"لاتدعوا باسمہ کما یدعوا بعضکم بعضاً فقولوا یا نبی اللہ یا رسول اللہ۔"

تفسیر قادری ترجمہ حسینی تحت آیت لکھتے ہیں:

"تم رسول کو اس طرح نہ پکارو جس طرح ایک دوسرے کو فقط نام لے کر پکارتے ہو بلکہ چاہیئے کہ تعظیم کے ساتھ پکارا کرو جیسے یارسول اللہ یا نبی اللہ۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو قرآن میں نام لے کر پکارا اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے تعظیم وتکریم کے ساتھ خطاب کیا اور یہ قاعدہ آپ کی زندگی مبارکہ سے خاص نہ تھا بلکہ آپ کے وصال کے بعد بھی جاری ہے۔ چناں چہ شیخ رملی قدس سرہٗ نے فرمایا فتمل ندائہٗ بعد وفاتہ۔ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی لے کر نداء کرنے کی ممانعت کا حکم وفات کے بعد بھی باقی ہے۔" [۱]

---

[۱] جواہر البحار صـ۲۷۶

marfat.com

اس کے بعد فرمایا:

امالوقال یا محمد ن الشفاعۃ اوالوسیلۃ اونحوھا مما یقتضی تعظیمہٗ فلامحرم[1]

یعنے ہاں اگر اسمِ گرامی کے ساتھ ایسے صفات ہوں جو کہ آپ کی تعظیم و توقیر کے مقتضی ہوں تو پھر جائز و حلال ہے جیسے یا محمدؐ الوسیلۃ جیسے اور بھی صفات ہوں جیسا کہ اس نداء کرنے کی تحریم کی علت اللہ عزاسمہ کا یہ ارشاد ہے۔

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارنا ہے۔

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم رسول کے پکارنے کو آپس میں لیا نداء بالاسم کی حرمت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ مذکورہ طریقہ سے نداء کرتے ہیں ترک تعظیم ہے جب کہ ہمارے بیان کردہ مسئلہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرتِ تعظیم جیسا کہ امام نووی قدس سرہٗ نے اپنی تالیف میں فرمایا؛ حضور تاجدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خلاصہ کلام یہ ہے: کا اسم گرامی سادہ لفظوں میں لینا مکروہ ہے خواہ حرفِ نداء کے ساتھ ہو جیسے کہا جائے (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ یا حرفِ نداء کے ساتھ جیسے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں یا بعد از وصال۔

اس سے دو گروہ غلطی پر ہیں۔

---

[1] لباب النقول السیوطی وجواہر البحار للنبھانی۔

marfat.com

۱۔ جہال اور عوام جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی بلا القاب کہتے ہیں اور اگر حرفِ نداء کرتے ہیں تو یا محمد سے بلکہ ان پر لازم ہے کہ یا رسول اللہ کہیں۔

۲۔ دوسرے وہابی، نجدی، دیوبندی، کانگرسی، مودودی، نیچری اور اُن کے ہم نوا کہ نداء کو تو وہ سرے سے حرام سمجھتے ہیں اور ایسے بھی حضور علیہ السلام کا نام لیتے ہیں تو سادہ لفظوں میں۔

علماء محدثین نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد الوفات بھی نداء کرنا جائز ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری اور بعد الوفات دونوں زمانوں میں لفظ یا کے ساتھ حضور کو پکارنا خود حضور علیہ السلام کے اپنے ارشاد کے مطابق ہے۔ جو شخص اس کا منکر ہوگا، وہ ارشادِ رسول کا معاند اور منکرِ حدیث قرار پائے گا۔

وہابی چور حدیث خور: مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے ابن ماجہ شریف کی روایت منقولہ بالا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقین فرمائی ہوئی دُعا کے الفاظ میں سے "یا محمد انی قد توجہت بک الی ربی" کے الفاظ نکال دیئے۔ اور اپنی کتاب "مناجاتِ مقبول" ص۱۱ مطبوعہ اصح المطابع بقول شخصے "عذرِ گناہ بدتر از گناہ" یہ لکھ دیا کہ:

اختصرتہ لان النداء الوارد فیہ لا دلیل علیٰ بقائہ بعد حیاتہ

یعنی میں نے (صیغہ خطاب کی تمام عبارت نکال کر) اس حدیث کو اس لئے مختصر کر دیا کہ اس حدیث میں (یا محمد کے الفاظ) جو نداء اور خطاب کے الفاظ وارد

marfat.com

علیہ السلام | ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے بعد ان کے باقی رہنے کی کوئی دلیل نہیں۔

جواب ۱: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بہ نفسِ نفیس یہ الفاظ تلقین فرمائے تو اب صیغۂ ندا و خطاب کا ہونا اصل قرار پاگیا اور قاعدہ ہے کہ اصل اپنی بقاء میں قابلِ دلیل نہیں ہوتی، بلکہ عدم بقا خلافِ اصل ہونے کے باعث محتاجِ دلیل ہوگا۔ تھانوی صاحب کا "اصل" کو محتاجِ دلیل قرار دینا علم وعقل کی روشنی میں انتہائی تعجب انگیز ہے۔

جواب ۲: عہدِ خلافتِ عثمانیہ میں حضرت عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک حاجت مند کو یہی دعا بصیغۂ نداء وخطاب تلقین کرنا بروایت طبرانی ثابت ہے۔ اس سے بڑھ کر بقاء اور نداء پر کیا دلیل ہو سکتی ہے؟

سوال: اُس وقت کے مسلمان خوش عقیدہ تھے، اس زمانہ میں فسادِ عقیدہ امرِ مشاہد ہے لہٰذا حفاظتِ عوام کے لئے صیغۂ نداء کو خلاف کرنا ضروری ہے؟

جواب: اسے کہتے ہیں عُذرِ گناہ بدتر از گناہ۔ اس کا مطلب تو یہ ہُوا، کہ تشہد سے بھی السلام علیك ایھا النبی کو حذف کر دینا ضروری ہے۔ تھانوی صاحب نہ معلوم کس موڈ میں لکھ گئے۔ اُنھوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ ابنِ ماجہ والی دُعا تو کبھی کوئی مسلمان پڑھتا ہوگا لیکن السلام علیك ایھا النبی تو ہر مسلمان شب و روز نماز میں پڑھتا ہے۔ حفاظتِ عوام کے لئے تو نماز سے صیغۂ نداء کا حذف کرنا سب سے زیادہ ضروری تھا۔ جب نماز میں اس کا باقی رہنا محتاجِ دلیل نہیں تو دُعاء حاجت میں اس کی بقاء کیوں کر

marfat.com

محتاجِ دلیل ہو سکتی ہے۔[۱]

چھوٹے میاں سبحان اللہ!

جس گروہ کے حکیم الامت نے صحیح حدیث سے یا رسول اللہ خارج کرنے کی جرأت کی ہے اب اس گروہ کے مجاہدین کٹ مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ جب کسی نیک چہرے سے یا رسول اللہ کی آواز سنتے ہیں بلکہ اب مساجد تو اس لفظ سے پہچانی جاتی ہیں اسی لئے ہمارے اہلِ سنت نے ہر اذان سے پہلے اور بعد کو "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کہلوانے کا شعار بنایا تاکہ امتیاز ہو کہ یہ مسجد اہل سنت کی ہے اگر نہیں پڑھا تو سمجھئے یہ مسجد فضلائے دیوبند اور علمائے نجد کی ہے۔

بلکہ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے تو ایک حافظ صاحب کو اسی لئے شہید کرا دیا کہ اس نے اذان کے بعد درود شریف کیوں پڑھا۔ ان کا بھی منصوبہ یہی ہے لیکن بے چارے مجبور ہیں۔ ان کا بس چلے تو یا رسول اللہ کہنے والوں کو کچا کھا جائیں۔

---

[۱] اس کے علاوہ اور جوابات و دیگر تفصیل فقیر کے رسالہ "ندائے یا رسول اللہ" میں دیکھیے۔

marfat.com

آدابِ محمدّ (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضور نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک کو پڑھنے سننے اور لکھنے کے متعلق بہت سے آدابِ ضروریہ فقیر نے گذشتہ اوراق میں لکھ دیئے۔ چند مخصوص آداب کا لکھنا یہاں ضروری ہے تاکہ خوش بختوں کے عمل در ادبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اضافہ اور بے ادبوں کو عبرت ہو۔

یاد رہے کہ بعض لوگ منکر ہیں کہ درود شریف یا ویسے

سیّدنا : بھی سیدنا کا اضافہ مکروہ ہے لیکن ہمارے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ شروع میں "سیدنا" کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔ در مختار میں لکھا ہے کہ "سیدنا" کا بڑھا دینا مستحب ہے اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو وہ عین ادب ہے جیساکہ رملی شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ وغیرہ نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سید ہونا ایک امر واقعی ہے لہٰذا اس کے بڑھانے میں کوئی اشکال نہیں بلکہ ادب یہی ہے۔

سوال : مخالفین کہتے ہیں ہمارا انکار حدیث سے ثابت ہے وہ یہ کہ ابو داؤد شریف میں ایک صحابی ابو مطرف رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ میں ایک وفد کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

اَنتَ سَیّدُ نا   آپ ہمارے سردار ہیں۔

marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

السید للہ (حقیقی) سید تو اللہ ہی ہے۔

جواب: بالکل صحیح ہے۔ یقیناً حقیقی سیادت اور کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر سیدنا کا پڑھانا ناجائز ہے۔ بالخصوص جب کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد جیسا کہ مشکوٰۃ میں بروایۃ شیخین (بخاری ومسلم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ

انا سید الناس یوم القیمۃ (الحدیث) بروزِ قیامت میں لوگوں کا سردار ہوں گا۔

مسلم کی روایت ہے۔

انا سید ولد آدم یوم القیمۃ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔

نیز بروایت ترمذی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

انا سید وُلد آدم یوم القیمۃ ولا فخر میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر کی بات نہیں۔

جواب: مخالف نے جس حدیثِ ابوداؤد کو پیش کیا اس سے کمالِ سیادت مراد ہے جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ مسکین وہ نہیں جس کو ایک ایک دو دو لقمے در بدر پھراتے ہوں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس

marfat.com

نہ وسعت ہو نہ وہ لوگوں سے سوال کرے۔

اسی طرح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم پچھاڑنے والا کس کو سمجھتے ہو (یعنی وہ پہلوان جو دوسرے کو زیر کر دے) صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کو سمجھتے ہیں جس کو کوئی دوسرا پچھاڑ نہ سکے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پہلوان نہیں بلکہ پچھاڑنے والا (یعنی پہلوان) وہ ہے جو غصہ کے وقت میں اپنے نفس پر قابو پائے۔ اسی حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سوال بھی نقل کیا گیا کہ تم رقوب یعنی لاولد کس کو کہتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا کہ جس کی اولاد نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لاولد نہیں بلکہ لاولد وہ ہے جس نے کسی چھوٹی اولاد کو ذخیرہ آخرت نہ بنایا ہو (یعنی اس کے کسی معصوم بچہ کی موت نہ ہوئی ہو) اب ظاہر ہے کہ جو مسکین بھیک مانگتا ہے اس کو مسکین کہنا کون ناجائز کہہ دے گا۔ اسی طرح جو پہلوان لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہو لیکن اپنے غصہ پر اس کو قابو نہ ہو وہ تو بہرحال پہلوان ہی کہلائے گا۔ اسی طرح سے ابوداؤد شریف میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا قصہ نقل کیا ہے کہ انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھ کر یہ درخواست کی تھی کہ آپ کی پشت مبارک پر یہ جو ابھرا ہوا گوشت ہے اُ مجھے دکھلائیے کہ میں اس کا علاج کردوں کیوں کہ میں طبیب ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالیٰ شانہٗ ہی ہیں جس نے اس کو پیدا کیا الی آخر القصہ اب ظاہر ہے کہ اس حدیث پاک سے معالجوں کو طبیب کہنا کون حرام کہہ دے گا بلکہ صاحب مجمع نے تو یہ کہا ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے طبیب نہیں ہے۔ بہت کثرت سے

یہ مضمون ملے گا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مواقع میں کمال کے اعتبار سے نفی فرمائی ہے۔

جواب ۳ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ مجدالدین رحمۃ اللہ (صاحبِ قاموس) نے لکھا ہے کہ بہت سے لوگ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہتے ہیں کہ نماز میں تو ظاہر ہے کہ نہ کہنا چاہیئے[1]۔ نماز کے علاوہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر انکار کیا تھا جس نے آپ کو سیّدنا سے خطاب کیا تھا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار احتمال رکھتا ہے کہ تواضع ہو یا منہ پر تعریف کرنے کو پسند نہ کیا ہو یا اس وجہ سے کہ یہ زمانۂ جاہلیت کا دستور تھا یا اس وجہ سے کہ انھوں نے مبالغہ بہت کیا۔ چناں چہ انھوں نے کہا تھا کہ آپ ہمارے سردار ہیں، آپ ہمارے باپ ہیں آپ ہم سے فضیلت میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں، آپ ہم پر بخشش کرنے میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں اور آپ جفنۃ الغراء ہیں۔ یہ بھی زمانۂ جاہلیت کا ایک مشہور مقولہ ہے کہ وہ اپنے اس سردار کو جو بڑا کھلانے والا ہو اور بڑے بڑے پیالوں میں لوگوں کو دُنبوں کی چکنی اور گھی سے لبریز پیالوں میں کھلاتا ہو اور آپ ایسے ہیں، تو ان سب باتوں کے مجموعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ شیطان تم کو مبالغہ میں نہ ڈال دے۔ حال آنکہ صحیح حدیث میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ثابت ہے۔ انا سید ولد آدم کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ نیز حضور

---

[1] یہ ان کا اپنا خیال ہے ورنہ فقہائے احناف استحباب کے قائل ہیں۔ اس کی تحقیق آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

marfat.com

کا قول ثابت ہے اپنے نواسہ حسن رضی اللہ عنہ کے لئے ابنی ھذا سید۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اسی طرح سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کی قوم کو یہ کہنا قوموا الیٰ سیدکم کہ کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کے لئے اور امام نسائی کی کتاب "عمل الیوم واللیلۃ" میں حضرت سہل بن حنیف رحمہ اللہ کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یا سیدی کے ساتھ خطاب کرنا وارد ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے درود میں اللھم صل علیٰ سید المرسلین کا لفظ وارد ہے ان سب امور میں دلالت واضحہ ہے اور روشن دلائل ہیں اس لفظ کے جواب میں اور جو اس کا انکار کرے وہ محتاج ہے اس بات کا کہ کوئی دلیل قائم کرے علاوہ اس کے۔

جواب ۴ حدیث مذکورسے دعویٰ صحیح نہیں، اس لئے کہ اس میں احتمالات مذکورہ ہونے کی وجہ سے اس کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا اس لئے کہ علم مناظرہ کا مشہور قاعدہ ہے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال

جواب ۵: مانا کہ کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے لیکن کوئی دلیل ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کا اطلاق غیر اللہ پر ناجائز معلوم ہوتا ہو۔ قرآن پاک میں حضرت یحییٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں سیداً وحصوراً کا لفظ وارد ہے۔ بخاری شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد منقول ہے وہ فرمایا کرتے تھے۔

ابوبکر سیدنا واعتق — ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور

سیدنا یعنی بلالاً — ہمارے سردار یعنی بلال کو آزاد کیا

علامہ عینی شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

نے انصار کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں قوموا الیٰ سید کم یعنی اپنے سردار کے لئے کھڑے ہوجاؤ، کہا تو اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص سیدی اور مولائی کہے تو اس کو نہیں روکا جائے گا اس لئے کہ سیادت کا مرجع اور مآل اپنے ماتحتوں پر بڑائی ہے اور ان کے لئے حسنِ تدبیر، اسی لئے خاوند کو سید کہا جاتا ہے۔ جب قرآن پاک میں اَلْفَیَا سَیِّدَھَا فرمایا۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا تھا کہ کیا کوئی شخص مدینہ منورہ میں اس کو مکروہ سمجھتا ہے کہ اپنے سردار کو یا سیدی کہے انہوں نے فرمایا کوئی نہیں۔

جواب ۶ : مخالفین کو امام المحدثین حضرت امام بخاری رحمہ اللہ پر اعتماد ہے انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مَن سَیِّدُکُمْ سے بھی استدلال کیا ہے جو ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو خود امام بخاری نے ادب المفرد میں ذکر کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلمہ سے پوچھا:

مَنْ سَیِّدُکُمْ — کہ تمہارا سردار کون ہے ؟

انھوں نے عرض کیا جد بن قیس۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بل سیدکم عمرو بن جُمُوح — بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔

نیز اذا نصح العبد سیدہٗ[۱] مشہور حدیث ہے جو صحابۂ کرام سے حدیث کی اکثر کتابوں بخاری شریف وغیرہ میں مذکور ہے۔ نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بخاری شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اَطْعِمْ رَبَّکَ[۲] وَضِّیْٔ رَبَّکَ

---

[۱] جب غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے۔ [۲] اپنے رب کو طعام کھلا اور اپنے رب کو وضو کرا۔

marfat.com

نہ کہے یعنی اپنے آقا کو رب کے لفظ سے تعبیر نہ کرے وَلْيَقُلْ سَيِّدِیْ وَمَوْلَایَ بلکہ یوں کہے کہ میرا سید اور میرا مولیٰ۔ یہ تو سید اور مولیٰ کہنے کا حکم صاف ہے۔

مولانا : ہم اہل سنت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عموماً درود شریف میں خصوصاً **مولانا** لکھتے پڑھتے ہیں مخالفین کو اس سے بھی انکار ہے کہتے ہیں کہ حدیث شریف میں ہے کہ غزوۂ احد میں ابوسفیان کو جواب دیتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اللہُ مولانا ولا مولیٰ لکم وارد ہے اور قرآن پاک میں سورۂ محمد میں ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ہے۔

جواب : اس سے غیر اللہ پر لفظ مولیٰ کے اطلاق کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی۔ یہاں بھی کمال ولایت مراد ہے کہ حقیقی مولا وہی پاک ذات ہے جیسا کہ اللہ جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا

مالکم من دون اللہ من	تمہارے لئے اللہ کے سوا نہ
ولیّ ولا نصیر	کوئی ولی ہے نہ کوئی مددگار

اور دوسری جگہ ارشاد ہے واللہُ ولیُّ المؤمنین اور بخاری شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے من ترك كلاً او ضياعاً فانا وليّهٗ۔ یہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو ولی بتایا ہے۔ ابھی بخاری شریف کی حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد وليقل سيّدیْ وَمَوْلَایَ گذر چکا ہے کہ اپنے آقا کو سیدی و مولائی کہا کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد و مولیٰ

marfat.com

القوم من انفسہم مشہور ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان (الآیۃ) اور حدیث وفقہ کی کتاب النکاح تو کتاب الاولیاء سے پُر ہے اور مشکوٰۃ شریف میں بروایت شیخین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے متعلق اَنتَ اخُونَا ومولانا وارد ہے۔ نیز بروایت مسند احمد و ترمذی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

من کنت مولاہ فعلیٌّ مولاہٗ یعنی جس کا میں مولیٰ ہوں علی اس کے مولیٰ ہیں۔

یہ حدیث مشہور ہے۔ متعدد صحابہ کرام سے نقل کی گئی ہے۔ ملا علی قاری رح اس حدیث کی شرح میں نہایہ سے لکھتے ہیں کہ مولیٰ کا اطلاق بہت سے معنی پر آتا ہے جیسے رب اور مالک، سید اور منعم یعنی احسان کرنے والا، اور معتق یعنی غلام آزاد کرنے والا اور ناصر (مددگار)، محب اور تابع پڑوسی اور چچازاد بھائی اور حلیف وغیرہ وغیرہ بہت سے معنی گنوائے ہیں۔ اس لئے سب کے مناسب معنی مراد ہوں گے۔ جہاں اللہُ مولانا ولا مولا لکم وارد ہوا ہے وہاں رب کے معنی میں ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر آیات جیسا کہ مَن کنت مولاہٗ فعلیٌّ مولاہٗ وہاں ناصر اور مددگار کے معنی میں ہے۔ ملا علی قاریؒ نے اس حدیث کا شانِ ورود یہ لکھا کہ حضرت اسامہ ابن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے یہ کہہ دیا تھا کہ تم میرے مولیٰ نہیں ہو، میرے مولیٰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں جس کا مولیٰ ہوں علی اس کے مولیٰ ہیں۔

marfat.com

جواب : علامہ رازیؒ سورۂ محمد کی آیتِ شریفہ **وَاَنَّ الکٰفرین لا مولیٰ لھم** کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر یہ اشکال کیا جائے کہ آیتِ بالا اور دوسری آیتِ شریفہ **ثُمَّ رُدُّوا الی اللّٰہ مولٰھم الحق** میں کس طرح جمع کیا جائے تو یہ کہا جائے گا کہ مولیٰ کے کئی معنی آتے ہیں۔ سردار، ربّ، مددگار۔ پس جس جگہ یہ کہا گیا ہے کہ کوئی مولیٰ نہیں ہے وہاں یہ مراد ہے کہ کوئی مددگار نہیں اور جس جگہ **مولٰھم الحق** کہا گیا ہے وہاں ان کا رب اور مالک مراد ہے۔

صاحبِ جلالین نے سورۂ انعام کی آیت **مولٰھُمُ الحق** کی تفسیر مالک کے ساتھ کی ہے اس پر صاحب جمل لکھتے ہیں کہ مالک کے ساتھ تفسیر اس واسطے کی گئی ہے کہ آیتِ شریفہ مومن اور کافر دونوں کے بارے میں وارد ہوئی ہے اور دوسری آیت یعنی سورۂ محمد میں **ان الکٰفرین لا مولیٰ لھم** وارد ہوا ہے۔ ان دونوں میں جمع اس طرح پر ہے کہ مولیٰ سے مراد پہلی آیت میں مالک، خالق اور معبود ہے اور دوسری آیت میں مددگار، لہٰذا کوئی تعارض نہیں رہا۔ اس کے علاوہ بہت سی وجوہ اس بات پر دال ہیں کہ مولانا جب رب اور مالک کے معنی میں استعمال ہو تو وہ مخصوص ہے اللہ جل شانہٗ کے ساتھ لیکن جب سردار اور اس جیسے دوسرے معنی میں مستعمل ہو تو اس کا نہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ ہر بڑے پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد غلاموں کے بارے میں گذر چکا ہے کہ وہ اپنے آقا کو سیدی و مولائی کے لفظ سے پکارا کریں۔ ملا علی قاریؒ نے بروایت احمد حضرت رباح سے نقل کیا ہے کہ ایک جماعت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوفہ میں آئی۔ انھوں نے آکر عرض

marfat.com

کیا۔ السلام علیک یا مولانا! حضرت علی نے فرمایا میں تمہارا مولیٰ کیسے ہوں تم عرب ہو۔ انھوں نے عرض کیا۔ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔

من کنت مولاہ فعلی مولاہ — میں جس کا مولیٰ ہوں علی اس کے مولیٰ ہیں۔

جب وہ جماعت جانے لگی تو میں ان کے پیچھے لگا اور میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ انصار کی جماعت ہے۔ جس میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

مسئلہ: فتح الباری شرح بخاری میں امام ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مولیٰ کا اطلاق سید کے بہ نسبت اقرب الی عدم الکراھۃ ہے۔ اس لئے کہ سید کا لفظ تو اعلیٰ پر ہی بولا جاتا ہے لیکن مولیٰ تو اعلیٰ اور اسفل ہر دونوں پر مستعمل ہوتا ہے۔

لطیفہ: حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سینکڑوں سال پہلے ایسے اغبیاء (سفہاء الاحلام) کی غیبی خبر دی تھی۔ اس کا ظہور ان اغبیاء سے واضح طور ہوا ہے کہ یہ لوگ اعلیٰ القاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بالخصوص سیدنا وغیرہ کے لئے روادار نہیں چنانچہ فتاویٰ ستاریہ (ص ۲۹ ج ۳) میں ہے کہ عوام میں جو الفاظ مروج ہیں مثلاً اللھم صل علیٰ سیدنا ومولانا وحامینا وغیرہ یہ قطعاً ثابت نہیں الخ اور یہیں جوش میں آجائیں تو نہرو جیسے خبیث کو.......

انتباہ: اذان میں "سیدنا" محمداً" سے پہلے اور "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" محمداً رسول اللہ" کے بعد بڑھانا مکروہ ہے۔ ہمارے بعض صاحبان

marfat.com

نے سیدنا کا اضافہ کیا تو ہم سب نے اسے بدعتِ سیئہ قرار دے کر ٹھکرا دیا۔[1]

ایسے ہی : کلمہ طیبہ " لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ " میں سیدنا اول میں اور آخر میں صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اضافہ ناجائز ہے اس لئے کہ ان مقامات میں اضافہ کلمات کا جزبن جانے کا احتمال ہے۔

اذان واقامت کے علاوہ نام سن کر انگوٹھا چومنا : حضرت مولانا محمد عبد الغفار حنفی دہلوی نے رسالہ نور العینین مطبوعہ دہلی مجتبائی ص ۶ میں لکھا :

" اگر کوئی مسلمان وقتِ غلبۂ حال وجاذبۂ ذوق وشوقِ قلبی خارج اذان کے نام مبارک حبیبِ کبریا (صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم) سن کر بوسہ دے تو وہ بھی مستوجب ملامت ومنع نہیں ہو سکتا کیوں کہ یہ عمل بزرگ حضرت آدم (علیہ السلام) سے جنت میں واقع ہوا تھا وہ خارجِ اذان سے تھا۔"

فقیر اویسی غفرلہٗ کہتا ہے :

" کہ چوں کہ خارجِ صلوٰۃ انگوٹھے چومنے سے اظہارِ محبت وعقیدت اور تعظیم وتکریم سرکار کریم رؤف رحیم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم مطلوب ہے۔ اسی لئے بہ حکم " نیۃ المؤمن خیر من عملہ " اجر وثواب پائے گا۔"

بد مذاہب : بد مذاہب مثلاً وہابی، دیوبندی، شیعہ کی اذان سن کر انگوٹھے چومنے کے بجائے درود شریف

---

[1] اس کی مزید بحث فقیر نے اپنے رسالہ " القول الاسلم " میں لکھ دی ہے۔

marfat.com

پڑھنا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی سن کر جل جلالہٗ کہنا ہوگا کیوں کہ انگوٹھے چومنے سے اذان کی اجابت مطلوب ہے اور جب بد مذاہب کی اذان ہی نہیں بلکہ وہ محض ایک آواز ہے فلہذا اجابت کیسی؟[1]

ہاں اگر انگوٹھے چومنے والے کی نیت محض تعظیم و تکریم اور اظہار عقیدت و محبت ہو تو کوئی حرج نہیں۔

سیّدنا و مولانا: بعض حضرات حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے سادہ الفاظ سے بولتے ہیں۔ گویا وہ اپنے کسی رشتہ دار کا نام لے رہے ہیں حالانکہ سادہ لفظوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسمِ گرامی لینا بے ادبی اور گستاخی ہے بلکہ اس سے پہلے سیّدنا و مولانا کا اضافہ ضروری ہے۔

افسوس کہ وہ جب اپنے کسی بڑے مولوی لیڈر کا نام لیں گے تو ڈیڑھ گز القاب پہلے لگائیں گے مثلاً قطب العالم، قاسم العلوم والخیرات، شیخ الاسلام والمسلمین، حضرت مولانا وغیرہ وغیرہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو امام الانبیاء والمرسلین ہیں ان کے لئے خود بھی نہیں کہتے اگر ہم غریب اظہارِ عقیدت کے طور کچھ جائز القاب بڑھاتے ہیں تو ہمیں بدعتی، مُشرک نامعلوم کیا کیا کہتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعلیٰ القاب پر طعن و تشنیع کرتے ہیں اسی لئے "درود تاج شریف" انھیں ہر وقت چبھتا ہے۔ کیوں کہ اس میں نہایت اعلیٰ اور پیارے پیارے القاب مذکور ہیں[2]

---

[1] کذا قال امام اہلسنت فاضل بریلوی؟ [2] فقیر کی شرح ضوء السراج فی شرح درود تاج ملاحظہ ہو۔

marfat.com

محدثین کا ادب: حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمِ گرامی کی تعظیم وتکریم محدثین کرام و فقہاءِ عظام کو اتنا مرغوب ہے وہ فرماتے ہیں جن وِرد وروں میں لفظ "سیدنا" نہیں وہاں درود شریف پڑھنے والا خود بڑھالے یہاں تک کہ دلائل الخیرات شریف پڑھنے والوں کو جب شیخ الدلائل اجازت بخشتے ہیں تو ساتھ تاکید فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمِ گرامی سے پہلے سیدنا وغیرہ پڑھا کر نام لینا ایسے ہی ہر اسمِ پاک سے پہلے سیدنا اور بعد کو درود شریف پڑھنا چاہیئے۔

القاب بڑھانے کی دلیل: اگر ہمارے ہاں تصریح نہ بھی ہوتی تب بھی ہمارے لئے روا تھا کہ ہم اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم جن القاب کے لائق ہیں ان کے ساتھ ملقب کرنے میں حق بجانب تھے لیکن الحمدللہ ہمیں اس کی تشریح حدیث سے ملی ہے جسے صاحبِ نسیم الریاض مطبوعہ مصر صفحہ ۴۸۲ ج ۲ میں ابنِ ماجہ و بیہقی و دیلمی و دارقطنی سے نقل فرماتے ہیں کہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

اذا صلیتم علیہ ای صلی اللہ علیہ وسلم فاحسنوا الصلوٰۃ علیہ

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو بہت اچھے صیغوں سے بھیجو۔

سوال: جب حضور علیہ السلام نے درود میں سیدنا نہیں پڑھایا اور نہ بڑھانے کا حکم فرمایا تو پھر تم کون لگتے ہو اضافہ کرنے والے؟

marfat.com

جواب : حدیثِ مذکور کی شرح میں صاحبِ نسیم الریاض فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنے اسمِ شریف پر تواضع سے لفظ سیدنا ترک فرمایا ہے مگر دوسروں کے لئے مستحب ہے کہ لفظ مذکور بڑھائیں۔ کیوں کہ آپ کو ارشادِ باری تعالیٰ کا کہ مومنوں کے لئے تواضع کریں۔ لقولہ تعالیٰ **واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين** اور تفسیر بیضاوی وغیرہا میں واخفض بمعنے تواضع ہے حال آنکہ آپ سید الرسل وجمیع اولاد آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اپنی ارفع واعلیٰ شان کے باوجود آپ اپنے لئے جتنا ہی تواضع وانکسار کریں آپ کو سجتا ہے اس سے کسی نالائق امتی کو لائق نہیں کہ وہ آپ کی تواضع و انکساری کے پیشِ نظر آپ کو اسی طرح سمجھے یا کہے۔ یہ ایسے ہے جیسے کوئی بہت بڑا آدمی یا استاد یا بزرگ اپنی تحریر وتقریر میں اپنا سادہ نام استعمال کرے اس کے بعد اس کے متعلق اس کی وہی تحریر وتقریر نقل کریں گے تو کیا وہ بھی وہی الفاظ اسی طرح دہرائیں گے یا ادب کریں گے۔ تو یہاں بھی اسی طرح سمجھیئے۔

سوال : صحابہ وتابعین وتبع تابعین وغیرہم کیوں اللّٰھم صل علیٰ محمد الخ بغیر لفظ سید لکھتے رہے ؟

جواب : بعض روایات سے خود حضور علیہ السلام سے سیدنا کا اضافہ ثابت ہے چناں چہ

۱۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کوئی صلی اللہ علیٰ سیّدنا محمد کا ورد کرے تو اس کی برکت سے اس کے دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں اور قسم ہے حق تعالیٰ کی کہ اس سے لوگ محبت اس لئے کریں گے کہ وہ حق تعالیٰ کا محبوب ہوگا۔ اسی طرح دوسری روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

marfat.com

تھا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مالک بن نویرہ کو صرف اسی لئے قتل کیا کہ وہ بات بات میں "رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم کو "صاحبکم" کے لقب سے یاد کرتا (حالانکہ یہ قرآن مجید میں ہے "وما ضل صاحبکم وما غوٰی" وغیرہ وغیرہ) یا پھر کسی سخت سزا میں مبتلا فرماتے۔[1]

فقہاء کرام کے ادب و تعظیم کا کمال:

فقہاء کرام کا ادب و تعظیم قابلِ تحسین و صد آفرین ہے کہ انھوں نے نماز جیسی عبادت کی ادائیگی میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ سیدنا کا اضافہ مستحب قرار دیا ہے چناں چہ در کتاب در مختار و رد المختار مطبوعہ عثمانی ص ۳۴۰ ج ۱ پر فرماتے ہیں۔

" الندب السیادۃ لان زیادۃ الاخبار بالواقع عین سلوک الادب فھو افضل من ترکہ ذکرہ الرملی الشافعی وغیرہ وما لا تسودونی فی الصلوٰۃ فکذب درالمختار وقولہ ذکرہ الرملی الشافعی ای فی شرحہ علی منھاجھا النووی و نصہ وافضل الاتیان بلفظ السیادۃ کما قال ابن ظہیرۃ وصرح بہ

---

[1] روح البیان [2] تفصیلی بحث فقیر کی کتاب "با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب" میں ملاحظہ ہو۔

marfat.com

جمع وبه افتی الشارح لان فیه بما امرنا ہ وزیادۃ الاخبار بالواقع الذی ھو ادبٌ فھو افضل من ترکہ وان تردد فی افضلیتہ الاسنوی واما حدیث لا تسیدونی فی الصلوٰۃ فباطل لا اصل لہ کما قال بعض متاخری الحفاظ وقول الطوسی انھا مبطلۃ غلطا ہ واعتراض بان ھذا مخالف لمذھبنا کما مر قول الامام من انہ لو زاد فی التشھد لیست منہ نعم ینبغی علیٰ ھذا یوم ذکرھا واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ وانہ یاتی بھا مع ابراھیم علیہ السلام۔

لفظ سیدنا افضل ہے۔ یعنی نماز کے درود شریف میں اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد کہنا افضل ہے جیساکہ ابن ظہیرہ نے کہا اور فقہاء کی ایک جماعت نے اس کی تصریح نہیں کی، اور اسی کے مطابق شارح صاحب درمختار نے بھی فتویٰ دیا۔ کیوں کہ اس میں اس چیز کا لانا ہے جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے (یعنی حضور کی تعظیم وتکریم) اور زیادہ اخبار ہے اس واقع کی، جو عین ادب ہے۔ لہٰذا اس کا کہنا افضل ہے اس کے ترک سے۔

ف: نماز بالاتفاق عبادت ہے اور اس عبادت میں لفظ سیدنا کی زیادۃ فقہاء کے نزدیک افضل ہے۔ فقہاء کرام کی اس تصریح سے واضح ہوا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کے پیشِ نظر سادہ الفاظ میں آپ کا اسمِ گرامی لینا بے ادبوں اور گستاخوں کا کام ہے۔

marfat.com

مودودی کی گستاخیاں شمار سے باہر ہیں

مودودی بھی مان گیا: لیکن کبھی وہ اپنے قلم سے دانستہ یا نادانستہ ایسی باتیں لکھ جاتا ہے جس سے اس کی اپنی جماعت (اسلامی) بھی انگشت بدندان رہ جاتی ہے اور پھر وہ اس کے ایسے بیانات کو ایسا چھپاتے ہیں کہ گویا انہیں خطرہ محسوس ہوتا ہے کہ کوئی یہ نہ کہہ دے کہ مودودی بریلوی ہوگیا۔

فقیر یہاں پر اس کے قلم سے ایک بیان نقل کرتا ہے جو اس نے اپنے رسالہ "ترجمان القرآن" کے مارچ ۱۹۷۵ء مطابق ۱۳۹۵ھ کے کالم رسائل ومسائل ص۳۸ تا ص۴۱ میں ایک سوال کے جواب میں لکھا۔

پہلا سوال تو اس کی اپنی تفسیر تفہیم القرآن کے متعلق تھا دوسرا ہمارے موضوع کے مطابق ہے۔ ہم اسے لفظ بہ لفظ بلا کم وکاست یہاں درج کرتے ہیں۔

نماز میں درود

سوال: آپ نے "خطبات" میں نماز کی تشریح کرتے ہوئے جو درود درج کیا ہے اس میں سیدنا ومولانا کے الفاظ مسنون وماثور درود سے زائد ہیں۔ احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو درود منقول ہوا ہے اس میں یہ الفاظ نہیں پائے جاتے۔ ایک عالم دین نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ مسنون درود سے زائد الفاظ کو نماز میں پڑھنا مکروہ ہے۔ آپ کے پاس اس کے لئے کیا سند جواز ہے؟

جواب: اس اضافے کو جو بزرگ مکروہ قرار دیتے ہیں وہ غالباً مسئلے کی نوعیت سے اچھی طرح واقف نہیں ہیں۔ اس کو سمجھنے کے لئے ضروری

marfat.com

ہے کہ تشہد کے پورے مسئلے کی تحقیق کی جائے۔

تشہد کے متعلق صحیح ترین روایت وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہوئی ہے۔ اس کو بیس سے زیادہ سندوں کے ساتھ محدثین نے نقل کیا ہے، اور تمام راویوں نے التحیات سے لے کر عبدہ و رسولہ تک پوری عبارت یکساں نقل کی ہے، کسی روایت کے الفاظ دوسری روایت کے الفاظ سے مختلف نہیں ہیں۔ اس کے باوجود یہ فیصلہ نہیں کر دیا گیا کہ نماز میں صرف یہی تشہد پڑھا جائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تشہد کو، اور امام مالک رحمۃ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تشہد کو افضل قرار دیتے ہیں، حال آنکہ ان کے الفاظ باہم بھی مختلف ہیں اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی مختلف۔ ان کے علاوہ تشہد کی بہت سی مختلف عبارتیں حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت علی، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت عائشہ، حضرت سمرہ بن جندب، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت ابوحمید، حضرت ابوبکر، حضرت حسین بن علی، حضرت طلحہ بن عبیداللہ، حضرت انس بن مالک، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوسعید خدری اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث میں روایت ہوئی ہیں۔ ان میں سے جس تشہد کو بھی آدمی پڑھے اس کی نماز صحیح ہو جاتی ہے۔ ابن عبدالبر اور ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ یہ مباح میں اختلاف ہے، یعنی ان مختلف تشہدات میں سے کوئی بھی غیر مباح نہیں ہے۔ ابن حجر کہتے ہیں کہ علماء کی ایک بڑی جماعت ہر اس تشہد کے پڑھنے کو جائز قرار دیتی ہے جو احادیث سے ثابت ہو۔

لیکن بات صرف یہیں تک نہیں رہتی کہ جو تشہدات حدیث

marfat.com

سے ثابت ہیں ان میں سے کسی ایک کو پڑھ لینا جائز ہے بلکہ اس سے آگے بڑھ کر ایک جلیل القدر صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کی ایک عبارت خود نقل کرتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ میں نے اس میں دو جگہ اضافہ کیا ہے یہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابو داؤد اور دارقطنی میں ان کا یہ ارشاد موجود ہے کہ السلام علیك ایها النبی ورحمة الله کے بعد میں نے وبرکاتہ کا، اور اشهد ان لا اله الا الله کے بعد وحدہ لا شریك له کا اضافہ کر دیا۔ مگر یہ بات میرے علم میں نہیں ہے کہ کسی نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اس فعل کو قابل اعتراض ٹھیرایا ہو۔

اب رہا تشہد کے بعد کا مضمون، تو اس کے متعلق سب سے پہلے یہ جان لینا چاہیئے کہ اس کا پڑھنا سرے سے لازم ہی نہیں ہے۔ ابو داؤد، مسند احمد، ترمذی اور دارقطنی میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدہ ورسولہ تک تشہد کی تعلیم دینے کے بعد فرمایا

اذا قلت هذا او قضيت هذا فقد قضيت صلوتك، ان شئت ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد	جب تم نے یہ پڑھ لیا یا اس کو پورا کر لیا، تو تم اپنی نماز سے فارغ ہو گئے۔ اس کے بعد اٹھنا چاہو تو اٹھ جاؤ، اور بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

یہ ارشاد اس باب میں بالکل صریح ہے کہ عبدہ ورسولہ پر نماز مکمل ہو جاتی ہے اس کے بعد آدمی کچھ نہ پڑھے تب بھی اس کی نماز میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا، اور درود و دعا تشہد میں داخل نہیں ہے بلکہ اس سے زائد ایک چیز ہے۔

marfat.com

اس زائد چیز کا پڑھنا یقیناً مستحب ہے، لیکن اس کے لیے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی عبارت مخصوص نہیں کی ہے جس کے الفاظ متعین ہوں اور ان میں کوئی کمی بیشی جائز نہ ہو۔ بخاری، مسلم اور مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی جو روایت منقول ہوئی ہے اس میں تشہد کی عبارت بیان کرنے کے بعد وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ثُمَّ یتخیّر من المسألۃ ما شاء۔ "پھر آدمی جو دعا چاہے مانگے"۔

مسند احمد اور نسائی کی ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ یہ ہیں کہ

ثم لیتخیر احدکم من الدعاء اعجبہ الیہ فلیدع بہ ربہ عزوجل	پھر تم میں سے ایک شخص کوئی دعاء انتخاب کر لے جو اُسے سب سے زیادہ پسند ہو، اور وہی اپنے ربِ عزیز و جلیل سے مانگ لے۔

اسی سے ملتے جلتے الفاظ بخاری اور ابوداؤد کی روایات میں آئے ہیں۔ ان ارشادات سے یہ بات صاف ظاہر ہو رہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو پسند فرماتے ہیں کہ تشہد کے بعد آدمی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے (جس میں درود شامل ہے کیوں کہ وہ بھی ایک دُعا ہے)، لیکن اس کے الفاظ کا انتخاب خود دُعا مانگنے والے پر چھوڑ دیتے ہیں۔

اب درود شریف کے مسئلے کو لیجیے۔ معترض کا کہنا یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کے جو الفاظ ماثور ہیں ان میں کوئی کمی بیشی کرنا مکروہ ہے۔ لیکن کیا واقعی فقہاء کے درمیان یہ مسئلہ متفق علیہ ہے؟

marfat.com

امام ابوبکر بن مسعود کاشانی، جن کی کتاب بدائع الصنائع فقہ حنفی کی معتبر ترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے، اس مسئلے پر کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں

ولا یکرہ ان یقول فیہا وارحم محمداً عند عامۃ المشائخ وبعضہم کرھوا ذلک .... والصحیح انہ لا یکرہ	اور درود میں وارحم محمداً کہنا اکثر اکابر علماء کے نزدیک مکروہ نہیں ہے اور بعض اسے مکروہ کہتے ہیں .... مگر صحیح یہ ہے کہ وہ مکروہ نہیں۔"

اور درود میں سیدنا کا لفظ بڑھانے کے متعلق مشہور شافعی فقیہ شمس الدین الرملی، جو چھوٹے شافعی کہلاتے تھے، اپنی کتاب نہایۃ المحتاج الیٰ شرح المنہاج میں لکھتے ہیں۔

والافضل الاتیان بلفظ السیادۃ ... لان فیہ الاتیان بما امرنا بہ وزیادۃ الاخبار بالواقع الذی ھو ادب، فھو افضل من ترکہ	اور افضل یہ ہے کہ (درود میں) لفظ سیادت لایا جائے ... کیوں کہ یہ ایسی چیز کا لانا ہے جس کے لئے ہم مامور ہیں اور اس میں اُس امر واقعی کا مزید بیان ہے جو ادب ہے، لہٰذا اس کو چھوڑنے سے اس کا ادا کرنا افضل ہے۔

صرف درود ہی نہیں، تشہد تک میں شوافع نے لفظ "سیدنا" کے اضافے کو نہ صرف جائز رکھا ہے بلکہ اسی پر ان کا عمل بھی ہے۔ چناں چہ الفقہ علی المذاہب

marfat.com

الاربعہ میں شافعی مذہب کا جو تشہد درج کیا گیا ہے وہ ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے
واشھد ان سیدنا محمدا رسول اللہ، حال آنکہ ابن عباس کے جس
تشہد کو امام شافعی نے اختیار کیا ہے اس میں لفظ سیدنا نہیں پایا جاتا۔

علامہ ابن عابدین شامی کی کتاب ردالمحتار فقہ حنفی کی مستند کتابوں میں سے ہے۔ اس میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رحمت کی دعا کے بارے میں لکھتے ہیں کہ بعض علماء نے اللھم ارحم محمدا کہنے کو ناجائز کہا ہے اور بعض نے اُسے جائز قرار دیا ہے، اور اسی دوسرے قول کو امام سرخسی نے ترجیح دی ہے۔ پھر درود میں لفظ سیدنا کے استعمال پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ ہمارے (یعنی حنفیہ کے) مسلک کے خلاف ہے اور اس کی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ امام ابو حنیفہ نے تشہد میں کمی بیشی کو مکروہ قرار دیا ہے۔ لیکن یہ اعتراض کمزور ہے۔

کیوں کہ درود تشہد پر زائد ایک چیز ہے، اُس میں شامل نہیں ہے اگر کوئی شخص تشہد میں اشھد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ کہے تو یہ ضرور مکروہ ہے، لیکن تشہد کے بعد جو درود پڑھا جاتا ہے اس میں یہ لفظ بڑھایا جا سکتا ہے۔

اس بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نماز میں جو درود پڑھا جاتا ہے اس کا درود کے ماثور الفاظ ہی میں پڑھا جانا لازم نہیں ہے، اور ان ماثور الفاظ میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر درود میں اللھم ارحم محمدا اور اللھم صل علی سیدنا محمد کہنا مکروہ نہیں ہے تو سیدنا کے ساتھ مولانا کہہ دینے میں کراہت کی کیا معقول وجہ ہو سکتی ہے؟

marfat.com

تبصرہ اُویسی : یہ مودودی وہی ہے کہ بے ادبی کرنے پر آجائے تو نبی علیہ السلام کو ان پڑھ، چرواہا اور موسیٰ علیہ السلام کو ملنگ کہہ دے اور موج میں آجائے تو نماز میں سیدنا کے اضافہ کو دلائل سے ثابت کردے۔

؏ عجب رنگ ہیں زمانے کے

اسمِ محمّد پر دُرود شریف پڑھنا

ہمارے دَور میں عوام میں کم اہلِ علم میں زیادہ بالخصوص واعظین، مقررین اور بے ادب جماعتوں کی عادت بن گئی ہے کہ وہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کے بعد دُرود شریف تو پڑھتے ہی نہیں اگر پڑھتے ہیں تو کبھی کبھی، حال آنکہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کو پڑھنے، سننے اور لکھنے کے بعد دُرود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ بلکہ نہ پڑھنے اور نہ لکھنے پر سخت وعیدیں وارد ہیں۔ ہم پہلے درود شریف کے فوائد بیان کرتے ہیں تاکہ اس مرض کے بیمار اپنی بیماری کا احساس کر کے اپنے علاج کا سوچیں۔

درود شریف کے بارے میں روایات کثرت سے ہیں۔ ان کا احصا بھی دشوار ہے۔ یہاں پر ہم صرف درود شریف کے متعلق چند فوائد و برکات پر اکتفا کرتے ہیں۔

فوائد و برکات درود شریف

اگر ایک بھی فضیلت نہ ہوتی تب بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہ واتباع وبارک وسلم کے اُمت پر اس قدر احسانات ہیں کہ ان کا شمار ہو سکتا ہے

اور نہ ان کی حق ادائیگی ہو سکتی ہے۔ اس بناء پر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ درود پاک میں رطب اللسان رہتا کم تھا۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف وکرم سے اس حق ادائیگی کے اوپر بھی سینکڑوں اجر و ثواب اور احسانات فرما دیئے۔

۲۔ درود شریف کے ثواب میں اللہ جل شانہ بندے پر درود بھیجتا ہے۔

۳۔ درود شریف پڑھنے والے پر فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر خود درود بھیجتے ہیں۔

۵۔ درود شریف پڑھنے والوں کی خطائیں معاف اور ان کے اعمال کو پاکیزہ بنا دیا جاتا ہے۔

۶۔ اُن کے درجات بلند ہوتے ہیں۔

۷۔ اُن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۸۔ خود درود مغفرت طلب کرتا ہے۔

۹۔ درود پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے اور قیراط بھی وہ جو اُحد پہاڑ کے برابر ہو۔

۱۰۔ اُس کے اعمال کو ایک بڑی ترازو میں تولا جاتا ہے۔

۱۱۔ جو شخص اپنی ساری دعاؤں کو درود بنائے اُس کے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت ہوتی ہے۔

۱۲۔ اس کا ثواب غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔

۱۳۔ اس کے پڑھنے کی وجہ سے خطرات سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

۱۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس کے لئے شاہد و گواہ بنتے ہیں۔

marfat.com

۱۵۔ آپ کی شفاعت اُس کے لئے واجب ہوتی ہے۔
۱۶۔ اللہ کی رضا اور اس کی رحمت نازل ہوتی ہے۔
۱۷۔ اس کی ناراضگی سے امن حاصل ہوتا ہے۔
۱۸۔ قیامت کے دن عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔
۱۹۔ اعمال کے تلنے کے وقت نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا۔
۲۰۔ حوضِ کوثر پر حاضری نصیب ہوگی۔
۲۱۔ قیامت کے دن کی پیاس سے امن نصیب ہوگا۔
۲۲۔ جہنم کی آگ سے خلاصی نصیب ہوگی۔
۲۳۔ پل صراط پر سے سہولت سے گذر ہوگا۔
۲۴۔ مرنے سے پہلے اپنا مقرب ٹھکانا جنت میں دیکھ لے گا۔
۲۵۔ جنت میں بہت ساری بیبیاں ملیں گی۔
۲۶۔ اس کا ثواب بیس جہادوں سے زیادہ ہوگا۔
۲۷۔ نادار کے لئے صدقہ کے قائم مقام ہوگا۔
۲۸۔ درود شریف زکوٰۃ اور طہارت ہے اور اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے۔
۲۹۔ اس کی برکت سے ۱۰۰ حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہوتی ہیں۔
۳۰۔ عبادت تو ہے ہی اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔
۳۱۔ مجالس کے لئے زینت ہے۔
۳۲۔ فقر اور تنگی معیشت کو دُور کرتا ہے۔
۳۳۔ اس کے ذریعہ سے اسبابِ خیر تلاش کیے جاتے ہیں۔

marfat.com

۳۴۔ درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

۳۵۔ اس کی برکات سے خود درود شریف پڑھنے والا اور اس کے بیٹے اور پوتے متنفع ہوتے ہیں۔

۳۶۔ وہ بھی متنفع ہوتا ہے جس کو درود شریف کا ایصالِ ثواب کیا جائے۔

۳۷۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہوتا ہے۔

۳۸۔ دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

۳۹۔ دلوں کو نفاق اور زنگ سے پاک کرتا ہے۔

۴۰۔ لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔

۴۱۔ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا ذریعہ ہے۔

۴۲۔ اس کا پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔

۴۳۔ دین و دنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے۔ درود شریف بہت بابرکت اعمال میں سے ہے۔

۴۴۔ افضل ترین اعمال میں سے ہے۔

۴۵۔ دین و دنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے۔

۴۶۔ درود شریف پڑھنے کا ایک عظیم اور کامل فائدہ یہ ہے کہ اس کا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوتا ہے۔

اعلیٰ فائدہ: ان فوائد و ثمرات میں سب سے بڑا فائدہ اور فضیلت یہ ہے کہ درود و سلام پیش کرنے والے کو نبی رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفسِ نفیس جواب سے مشرف فرماتے ہیں۔

marfat.com

نامِ محمد کہنا : نامِ نامی اسمِ گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی زبان سے نکلے تو معاً درود شریف پڑھنا چاہیئے۔

نامِ محمد سننا : سننے والا جب بھی یہ اسمِ پاک سنے تو بھی درود شریف پڑھے۔ پڑھنے اور سننے پر درود شریف پڑھنے کے بے شمار فوائد اور فضائل ہیں۔ ان کی تفصیل کا یہاں موقعہ نہیں خلاصہ کے طور پر چند فوائد اوپر مذکور ہو چکے ہیں۔

مسئلہ : درود شریف پڑھنا خواہ آہستہ ہو یا جہر سے ہر طرح صحیح ہے۔

ازالہ وہم : بعض جہّال جہر سے درود شریف پڑھنے کو ناجائز کہہ دیتے ہیں یہ ان کی نبوت دشمنی کا ثبوت ہے ورنہ صاحب روح البیان نے لکھا ہے کہ

"احادیث میں وارد ہے کہ درود شریف پڑھتے ہوئے آواز بلند کرو اس لئے کہ بالجہر درود شریف پڑھنے سے قلب کی روحانی بیماریوں سے شفا نصیب ہوتی ہے"۔[1]

نام سن کر درود شریف پڑھنا ضروری ہے : ذیل میں چند روایات ان غافلوں کے لئے ہیں جو حضور علیہ السلام کے نام کو سُن کر درود شریف نہیں پڑھتے۔

عن کعب بن عجرۃ قال	حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ
قال رسول اللہ صلی اللہ	عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ
علیہ وسلم احضروا	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] روح البیان ص ۲۲۳ ج ۷

المنبر فحضرنا فلما
ارتقىٰ درجة قال
امين ثم ارتقىٰ الثانية
فقال امين ثم ارتقىٰ
الثالثة فقال امين
فلما نزل قلنا
يا رسول الله قد سمعنا
منك اليوم شيئًا
ما كنا نسمعه فقال
ان جبرئيل عرض
لى فقال بعد من
ادرك رمضان فلم
يُغفر له قلت امين
فلما رقيت الثانية
قال بعد من ذكرت
عنده فلم يصل
عليك فقلت امين
فلما رقيت
الثالثة قال
بعد من
ادرك ابويه

ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب
ہوجاؤ۔ ہم لوگ حاضر ہوگئے
جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے پہلے درجہ پر قدم مبارک
رکھا تو فرمایا آمین۔ جب
دوسرے پر قدم رکھا تو پھر
فرمایا آمین۔ جب تیسرے
پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین
جب آپ خطبہ سے فارغ
ہوکر نیچے اترے تو ہم نے
عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے
منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی
بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی
آپ نے ارشاد فرمایا کہ اُس
وقت جبرئیل علیہ السلام میرے
سامنے آئے تھے جب پہلے
درجہ پر میں نے قدم رکھا تو
انھوں نے فرمایا ہلاک ہو
جائے وہ شخص جس نے رمضان
مبارک کا مہینہ پایا پھر بھی اُس
کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا

marfat.com

الكبر عنده احدهما فلم يدخلاه الجنة قلت امين

آمین۔ پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انھوں نے کہا ہلاک ہوجائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور دُرود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجے پر چڑھا تو انھوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا اُن میں سے کوئی بڑھاپے کو پاویں اور وہ اُس کو جنت میں داخل نہ کرائیں میں نے کہا آمین۔

عن علیؓ رضی اللہ عن النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم قال البخیل من ذکرت عندہ یصل علی رواہ النسائی والبخاری تاریخہ والترمذی وغیرھم بسط طرق السخاوی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

ف: علامہ سخاویؒ نے کیا ہی اچھا شعر نقل کیا ہے۔

marfat.com

من لم یُصل علیہ ان ذکر اسمہ
فھو البخیل وزدہ وصف جبان

"جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجے جس وقت کہ حضورِ اقدس کا نامِ پاک ذکر کیا جا رہا ہو پس وہ پکا بخیل ہے اور اتنا اضافہ اس پر کہ وہ بزدل و نامرد ہے"

ان کے علاوہ اور بھی وعیدیں احادیثِ مبارکہ میں وارد ہیں۔ بخوفِ طوالت انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ بخوفِ طوالت انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ مزید تفصیل فقیر کے رسالہ فضائلِ درود میں پڑھیئے

نامِ مبارک محمدؐ لکھنے پر درود شریف

اس موضوع پر فقیر نے ایک رسالہ لکھا ہے بنام "القول الاسلم فی کراھۃ صلعم" المعروف "کراھۃ صلعم"۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب نامِ نامی اسمِ گرامی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھا جائے وہاں بھی درود شریف لکھنا چاہیئے۔

محدثین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے یہاں اس مسئلہ میں انتہائی تشدد ہے کہ حدیثِ پاک لکھتے ہوئے کوئی ایسا لفظ نہ لکھا جائے جو استاذ سے نہ سنا ہو حتیٰ کہ اگر لفظ استاذ سے غلط سنا ہو تو اس کو بھی یہ حضرات نقل میں بعینہٖ اسی طرح لکھنا ضروری سمجھتے ہیں، جس طرح استاذ سے سُنا ہے۔ اس کو صحیح کر کے لکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اسی طرح اگر توضیح کے طور پر کسی لفظ کے اضافہ کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اس کو استاذ کے کلام سے ممتاز کر کے لکھنا ضروری

marfat.com

سمجھتے ہیں، تاکہ یہ شبہ نہ ہو کہ یہ
لفظ بھی استاذ نے کہا تھا۔ اس سب کے باوجود جملہ حضرات محدثین اس کی تصریح فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آئے تو درود شریف لکھنا چاہیے اگرچہ استاذ کی کتاب میں نہ ہو۔

محدثین نے فرمایا: (۱) امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم شریف کے مقدمہ میں اس کی تصریح کی ہے۔

۲۔ اسی طرح امام نووی تقریب میں۔

۳۔ علامہ سیوطی رح اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ ضروری ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت زبان کو اور انگلیوں کو درود شریف کے ساتھ جمع کرے یعنی زبان سے درود شریف پڑھے اور انگلیوں سے لکھے بھی اور اس میں اصل کتاب کا اتباع نہ کرے۔

۴۔ علامہ فاسی نے فرمایا کہ

والکتاب یشمل التالیف والرسالة وغیرھما	یعنی کتاب کا لفظ عام ہے رسالہ ہو یا کوئی دیگر تالیف و تحریر

۵۔ امام کتانی فرماتے ہیں۔

سمعت بعض مشائخ یذکر انه یشترط فی الثواب المذکور التلفظ باللفظ فی حال الکتابة	میں نے بعض اساتذہ سے سنا کہ ثواب اس وقت نصیب ہوگا جب درود شریف لکھنے کے بعد زبان سے بھی پڑھے۔

marfat.com

۱۔ علامہ سخاویؒ قول بدیع میں لکھتے ہیں کہ جیسا کہ تم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لیتے ہوئے زبان سے درود پڑھتے ہو، اسی طرح نام مبارک لکھتے ہوئے اپنی انگلیوں سے بھی درود شریف لکھا کرو۔ اس میں بہت بڑا ثواب ہے اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جس کے ساتھ علم حدیث لکھنے والے کامیاب ہوتے ہیں۔ علماء نے اس بات کو مستحب بتایا ہے کہ اگر تحریر میں بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے اور پورا درود لکھے اور کاہلوں اور جاہلوں کی طرح سے صلعم وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے۔ اس بارے میں چند احادیث حاضر ہیں۔

قال النبی صلی اللہ علیہ	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
وسلم من صلی علیّ فی	فرمایا جو شخص مجھ پر درود بھیجے
کتاب لم تزل الملائکۃ	کسی کتاب میں ہمیشہ فرشتے
تستغفر لہ مادام اسمی	اس پر درود بھیجتے رہیں گے جب
فی ذالک الکتاب [1]	تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا

۲۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرا نام تحریر کرے اور اس کے درود وسلام لکھے تو جب تک وہ درود وسلام اس کتاب میں پڑھا جائے گا بڑا ثواب ملتا رہے گا۔ [2]

۳۔ قیامت کے دن علماء حدیث حاضر ہوں گے اور ان کے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی (جن سے وہ حدیث لکھتے تھے) اللہ جل شانہ حضرت جبریلؑ سے فرمائیں گے کہ ان سے پوچھو یہ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم حدیث پڑھنے لکھنے والے ہیں وہاں سے ارشاد ہوگا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

---

[1] القول البدیع للسخاوی [2] کتاب مذکور

marfat.com

ف : علامہ نوویؒ تقریب میں اور علامہ سیوطیؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ درود شریف کی کتابت کا بھی اہتمام کیا جائے، جب بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام گذرے اور اس کے بار بار لکھنے سے اکتائے نہیں، اس لئے کہ اس میں بہت ہی زیادہ فوائد ہیں اور جس نے اس میں تساہل کیا بہت بڑی خیر سے محروم ہو رہ گیا۔ علماء کہتے ہیں کہ حدیثِ پاک اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (قیامت میں میرے قریب تر ہوں گے) کے مصداق محدثین ہی ہیں کہ وہ بہت کثرت سے درود شریف پڑھنے والے ہیں اور علماء نے اس سلسلہ میں حدیث کو بھی ذکر کیا ہے، جس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے جو شخص میرے اوپر کسی کتاب میں درود بھیجے، ملائکہ اُس کے لئے اس وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں، جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔ اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس جگہ اس کا ذکر کرنا مناسب ہے اور اس کی طرف التفات نہ کیا جائے کہ ابن جوزیؒ نے اس کو موضوعات میں ذکر کر دیا ہے اس لئے کہ اس کے بہت سے طرق ہیں جو اس کو موضوع ہونے سے خارج کر دیتے ہیں اور اس کے مقتضی ہیں کہ اس حدیث کی اصل ضرور ہے اس لئے کہ طبرانی نے اس کو ابوہریرہؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے اور ابنِ عدیؒ نے حضرت ابوبکرؓ کی حدیث سے اور اصبہانیؒ نے ابنِ عباسؓ کی حدیث سے اور ابو نعیمؒ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے۔ انتہیٰ۔ صاحبِ اتحاف نے شرح احیاء میں بھی اُس کے طرق پر کلام کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حافظ سخاویؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث جعفر صادقؒ کے کلام سے موقوفاً نقل کی گئی ہے۔ ابن قیمؒ کہتے ہیں کہ یہ زیادہ اقرب ہے۔ صاحبِ اتحاف کہتے ہیں کہ طلباء حدیث کو عجلت اور جلد بازی کی وجہ سے درود شریف کو چھوڑنا نہ چاہیئے۔ ہم نے اس میں بہت مبارک خواب دیکھے ہیں۔ اس کے بعد پھر انھوں نے کئی خواب نقل کئے ہیں چند خواب حاضر ہیں۔

marfat.com

۱. سفیان بن عیینہؒ سے نقل کیا ہے کہ میرا ایک دوست تھا وہ مرگیا تو میں نے اس کو خواب میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی۔ میں نے کہا کس عمل پر؟ اُس نے کہا کہ میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا تھا تو میں اس پر صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا، اُسی پر میری مغفرت ہو گئی۔

۲. ابوالحسن میمونیؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ ابو علی کو خواب میں دیکھا، ان کی انگلیوں کے اوپر کوئی چیز سونے یا زعفران کے رنگ سے لکھی ہوئی تھی۔ میں نے اُن سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں حدیث پاک کے اوپر صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا

۳. حسن بن محمدؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا انھوں نے مجھ سے فرمایا کاش تو یہ دیکھتا کہ ہمارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کتابوں میں دُرود لکھنا کیسا ہمارے سامنے روشن اور منور ہو رہا ہے۔ (بدیع للسخاوی)

درود شریف نہ لکھنے والے کا بُرا حال:

ابو زکریا نے فرمایا ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا اور بسبب بُخل نام مبارک کے ساتھ دُرود شریف نہ لکھتا تھا اس کے سبب سے ہاتھ کو مرض آکلہ عارض ہوا یعنی اس کا ہاتھ گل گیا۔

۴. شیخ ابن حجر مکیؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف صلی اللہ علیہ پر اکتفا کرتا تھا، وسلم نہ لکھتا تھا۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خواب میں ارشاد فرمایا تُو اپنے کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے یعنی وسلم میں چار حرف ہیں، ہر حرف پر ایک نیکی اور ہر نیکی پر دس گنا ثواب، لہٰذا وسلم میں چالیس نیکیاں ہوئیں۔

۵. صاحب دلائل الخیرات رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارا ہمسایہ ایک کاتب تھا اس کا انتقال ہو گیا۔ میں نے انھیں خواب میں دیکھ کر پوچھا آپ کے ساتھ

marfat.com

کیا معاملہ ہوا فرمایا مجھے بخش دیا گیا ہے۔ سبب دریافت کیا تو فرمایا

کنت اذ کتبت اسم	عادت تھی کہ جب میں نبی کریم
محمد صلی اللہ علیہ	صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی
وسلم فی کتاب	لکھتا تو درود شریف پڑھ لیا
صلیت فاعطانی	کرتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایسی
ربی مالا عین راٗت	نعمتیں عطا فرمائی ہیں جنھیں نہ
ولا اذن سمعت ولا	کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی
خطر علیٰ قلب بشر	کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی
یری	کے دل پر ایسی بات کھٹکی۔

انتباہ: ان حکایات سے معلوم ہوا کہ درود شریف پڑھنے اور لکھنے والے کا بہت بڑا مرتبہ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ادب کا تقاضا یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر نام کے ساتھ لفظ صلی اللہ علیہ وسلم لکھے اور نہ صرف لکھنے پر اکتفا کرے بلکہ زبان سے بھی درود شریف پڑھے۔

۶۔ ابوطاہر فرماتے ہیں کہ میری عادت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور آپ کی طرف متوجہ ہو کر سلام عرض کیا مگر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چہرہ مبارک پھیر لیا میں دوسری طرف سے گھوم کر سامنے آیا لیکن آپ نے پھر بھی چہرۂ انور پھیر لیا۔ میں نے تیسری مرتبہ آپ کے سامنے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھ سے چہرۂ پاک کیوں پھیر لیتے ہیں یعنی ناراضگی کا سبب دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس لئے کہ جب تیرے سامنے میرا ذکر ہوتا تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا تھا۔

marfat.com

ف : ابو طاہر فرماتے ہیں کہ مجھ کو اس واقعہ سے تنبیہ ہوئی۔ اس وقت سے معمول بنا لیا کہ آپ کے اسمِ گرامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً تحریر کرتا ہوں۔[۵]

کتابت صلعم وغیرہ : آج کل یہ مرض عام ہے خواہ وہ علماء ہوں یا مشائخ، اونچی تعلیم والے ہوں یا عام پڑھے لکھے (اِلّا ماشاء اللہ) کہ حضور تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کے اوپر م، ؐ، صلعم، صلم لکھ دیتے ہیں۔ فقہاء کرام لکھتے ہیں کہ ایسا لکھنا محروم القسمۃ لوگوں کا کام ہے۔ حضرت شیخ احمد ابن حجر ہیتمی مکی المتوفی (۹۸۴ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۹۶ میں لکھتے ہیں :-

وکذا اسم رسوله بان	اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ
یکتب عقبه صلی الله	علیہ وسلم کے اسم گرامی کے بعد
علیه وسلم فقد جرت	صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جائے کہ
عادة الخلف کا السلف	یوں ہی سلف صالحین کا طریقہ
ولا یختصر بکتابتها	چلا آرہا ہے۔ لیکن چاہیئے اِس
بنحو صلعم فانه عادة	کو لکھتے وقت اختصار کر کے نہ لکھا
المحرومین۔	جائے اس لئے کہ یہ محروم لوگوں کا
	کام ہے۔

۲۔ آج کل انگریزی خواں وانگریزی داں حضرات کی عام عادت ہے کہ لفظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انگریزی میں لکھتے وقت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مکمل سپیلنگ لکھنے کی بجائے صرف MOHD یا MUHD لکھتے ہیں۔ یہ بھی شدید

---

[۵] کتاب الصلوٰۃ

marfat.com

محرومی اور اللہ کی ناراضگی کو دعوت دینا ہے۔

مسئلہ: جب لفظ محمد یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی اسم گرامی کسی شخص کا یا کسی دیگر شے کا نام رکھا جائے وہاں درود شریف پڑھنا ہے نہ لکھنا ہے اور نہ ہی ان اسماء پر ص، عم وغیرہ کا نشان لگانا ہے۔

مسئلہ: صحابی، ولی اور عالم دین کے نام پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا جائز ہے۔ ان کے اسماء پر بھی رض، رح، عم نہیں لکھنا چاہیئے۔

ازالۂ اوہام: بعض جہال سمجھتے ہیں کہ رضی اللہ عنہ صرف صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) کے لئے ہوتا ہے اولیاء وعلماء پر رضی اللہ تعالیٰ لکھنا پڑھنا ناجائز سمجھتے ہیں یہ ان کی جہالت ہے ہاں جل جلالہٗ وغیرہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور علیہ الصلوٰۃ والسلام انبیاء وملائکہ کے لئے خاص ہے ایسے ہی حضرت علی اور حسنین وفاطمہ وآل علی رضی اللہ عنہم پر علیہ السلام نہیں لکھنا چاہیئے کیونکہ یہ شیعہ کا شعار ہے۔

بحث سابق: خلاصۂ بحث یہ ہوا کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک سے پہلے القابات پھر درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ اگرچہ یہی درود شریف صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہو اور یہ مشہور درود شریف کثیر الاستعمال ہے یہاں تک کہ بدعت کے مفتی بھی یہی بار بار تکرار سے پڑھا کرتے ہیں۔

فائدہ: اگر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بجائے "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھا جائے۔ تب بھی جائز ہے جیسا کہ اہلِ سنت کے بعض اہلِ محبت اس درود شریف کو کثرت سے پڑھتے ہیں۔

ازالۂ توہم: بعض لوگ توہم ڈالتے ہیں کہ صرف درودِ ابراہیمی پڑھنا چاہیئے

marfat.com

کیوں کہ یہی درود صحابہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکھایا۔ یہ ان کی دھوکا سازی ہے کیوں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیثِ مبارکہ میں سینکڑوں دُرود موجود ہیں اور ہزاروں درود شریف کے صیغے کتبِ احادیث میں موجود ہیں۔ من جملہ ان کے " الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ " بھی ہے۔

۱۔ نسیم الریاض شرح شفا العیاض مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۴۶۳ میں ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ	جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم قال من صلی	وسلم نے فرمایا جس نے
علی عشراً ای قال	مجھ پر دس بار سلام بھیجا اور
السلام علیک یا رسول اللہ	یوں کہا السلام علیک
عشراً مرات) فکانما	یا رسول اللہ گویا اُس نے
اعتق رقبۃً ۔	ایک گردن آزاد کی

۲۔ علامہ شیخ حقی نازلی علیہ الرحمۃ نے خزینۃ الاسرار مطبوعہ مصر ص ۱۸۱ میں یوں روایت کی۔

اخرج ابن ابی الدنیا	ابن ابی الدنیا محدث علیہ الرحمۃ
من قال صلی اللہ علیک	نے حدیث روایت کی ہے
یا محمد سبعین	کہ جس شخص نے صلی اللہ
مرۃ ناداہ ملک	علیک یا محمد ستر (۷۰) بار کہا
صلی اللہ علیک یا	فرشتہ اُسے پکارتا ہے۔ اے
فلان لہ تسقط لک	فلاں تجھ پر بھی رحمت۔ تیری
حاجۃ الا قضیت۔	ہر حاجت پوری کی جائے گی۔

فائدہ: یہ حدیث شریف علامہ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ (جنھیں

marfat.com

ابن تیمیہ نے حدیث میں بلند پایہ مقام رکھنے والا محدث کہا ہے) کی کتاب شفاء شریف مع شرح نسیم مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۵۱۵ میں بھی ہے اور علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ وہ ہستی ہے جن کی بابت عمدۃ المحدثین شیخ المفسرین ہندوستان کے مایہ ناز بزرگ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بستان المحدثین میں لکھا ہے کہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد ان کے بھتیجے نے خواب میں دیکھا کہ سونے کے تخت پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ انھیں اس خواب سے دہشت سی طاری ہوئی۔ تو قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ بیٹا! میری کتاب شفاء کو مضبوط پکڑے رہنا مجھے یہ مرتبہ اس کتاب کے لکھنے سے ملا ہے۔ اس حدیث کی شرح میں علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں بجائے "یا محمد" کے یا رسول اللہ پڑھنے میں زیادہ تعظیم لکھتے ہیں۔

۲۔ شیخ نازلی نے خزینۃ الاسرار صفحہ ۱۸۱ میں یوں بھی لکھا ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ خذ بیدی

۴۔ شیخ نازلی نے خزینۃ الاسرار صفحہ ۱۸۱ میں یوں کہنا بھی لکھا ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ ادرکنی

دس ہزار بار پڑھے۔ پھر ہر رات ہزار بار پڑھے۔ دوسرے جمعہ تک اس کی مراد پوری ہو جائے گی۔

وھذا سرٌ من الاسرار العجیبۃ لقضاء الحوائج — یہ درود شریف قضائے حاجت کے لیے ایک سرِ عجیب

لے ترجمہ بستان المحدثین مولوی عبدالسمیع دیوبندی صفحہ ۲۲۲

marfat.com

ویریٰ النبی صلی اللہ	ہے اور خواب میں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی المنام	علیہ وسلم کی زیارت بھی ہوگی۔

۵۔ اسی کتاب میں ہے۔ شیخ عارف اللہ عیسٰی براری قدس سرہٗ نے فرمایا۔ جو آدمی جمعہ کی رات کو ہزار بار پڑھے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ قلت حیلتی ادرکنی۔ اُس کی حاجت فی الفور پوری ہوگی۔

فانہ مجرب بلا شک	بے شک یہ آزمودہ ہے۔

۶۔ حاشیہ تفسیر جلالین شریف ص۳۵۷ بحوالہ تفسیر روح البیان میں یوں منقول ہے۔

ان للصلوٰۃ والتسلیمات	صلوٰۃ وسلام کے لئے کچھ موقع
مواطن فمنها ان	ومحل ہیں۔ ان میں سے ایک
یصلی عند سماع	موقع یہ ہے کہ اذان میں جب
اسمہ الشریف فی	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام
الاذان قال القهستانی	پاک سُنا جائے۔ تو پہلی مرتبہ
اعلم انہ تستحب ان	یوں کہا جائے۔ صلی اللہ
یقال عند سماع الاولیٰ	علیک یا رسول اللہ اور دوسری
من الشهادۃ الثانیۃ	دفعہ یوں کہا جائے قرۃ عینی
قرۃ عینی بک یا رسول اللہ	بک یا رسول اللہ۔ پھر دونوں
ثم یقال اللّٰھم متعنی	انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں
بالسمع والبصر بعد وضع	پر لگا کر یوں کہے۔ اللّٰھم متعنی
ظفر الابهامین علی	والسمع والبصر۔ ایسا

marfat.com

الحسنین فانہ صلی اللہ	کرنے والے کو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم قائد لہ	علیہ وسلم جنت میں لے کر جائیں
الی الجنۃ	گے۔

سعودی عرب کے عالم السید عبد الحمید الخطیب شیخ الحرم مکی نے (جو اہل حدیث وہابیہ کے ہاں بڑے مسلم ہیں) اپنی کتاب اسمیٰ الرسالت مطبوعہ مصر میں چند اشعار نعتیہ لکھے ہیں جن میں یہ شعر بھی ہیں۔

۱: وقال علیہ صلوا یا عبادی — وزید وافی التحیۃ والسلام

۲: بھذا یا رسول اللہ انی — اتیت مقدماً کل احترام

۳: علیک سلام اللہ یا سید الوریٰ — ومن قدرہٗ عند الالٰہ عظیم

مندرجہ بالا اشعار لکھ کر کتاب "رحمتِ کائنات" کے مؤلف جو دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ یوں لکھتے ہیں کہ:

ان اشعار سے مندرجہ ذیل امور واضح ہیں۔

۱۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ دور سے کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ علمائے دیوبند کے ہاں بھی شوق و محبت سے صلوٰۃ وسلام کی صورت میں اس درود شریف کا پڑھنا درست ہے۔

۲۔ اب بھی سلام کہنے والے کا سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں اور اسے پہچانتے ہیں۔[1]

۳۔ حضرات دیوبند کے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب نشر الطیب ص۲۰۸ میں فخر المحدثین شاہ عبد العزیز محدث دہلوی

---

[1] رحمتِ کائنات ص۱۴۵ بحوالہ الشہاب الثاقب مولوی حسین احمد ص۶۹

marfat.com

علیہ الرحمۃ کا یہ شعر نقل کیا ہے۔ ؎

صلی علیك الله آخر دهره متفضلا

مترحما وحبا لك الموعود من احسانه

اللہ تعالیٰ آپ پر درود نازل فرمائے آخیر زمانہ تک تفضل کرتا ہوا اور ترحم فرماتا ہوا اور آپ کو اپنے احسانات موعودہ عطا فرمائے۔

معلوم ہوا کہ درود شریف بصیغہ حاضر پڑھنا جائز ہے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بھی ایک درود ہے اور نیز ثابت ہوا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہر درود پڑھنے والے کی آواز خود سنتے اور پہچانتے ہیں۔ مزید بحث فقیر کے رسالہ رجم الشیطان فی الصلوٰۃ والسلام عند الاذان میں پڑھیے۔

درود دور سے سننا اور زیارت سے نوازنا :

ابن قیم ابن تیمیہ کے شاگرد نے اپنی کتاب جلاء الافہام مطبوعہ امرتسر صفحہ ۳۶ پر لکھا کہ ابوبکر محمد بن عمر نے فرمایا کہ میں ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا تو حضرت شبلی تشریف لائے۔ ابوبکر بن مجاہد ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور ان کو سینہ سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

فقلت له یا سیدی	تو میں نے عرض کیا اے میرے
تفعل هذا بالشبلی	آقا آپ نے شبلی کے ساتھ
وانت وجمیع من ببغداد	یہ سلوک فرمایا ہے، حالانکہ آپ
یتصور انه مجنون	اور سارے بغداد والے اس کو
فقال لی فعلت به	دیوانہ تصور کرتے ہیں (ابوبکر

marfat.com

كما رأيت رسول الله
صلى الله تعالىٰ
عليه وآله وسلم
فعل به وذالك
انى رأيت رسول الله
صلى الله تعالىٰ عليه
وآله وسلم فى
المنام وقد اقبل
الشبلى فقام اليه
وقبل بين عينيه
فقلت يا رسول الله
أتفعل هذا
بالشبلى ؟ فقال
هٰذا يقرء بعد
الصلوٰة لقد
جاءكم رسولٌ
من انفسكم
عزيز۔ الى آخر السورة
ويقول ثلاث مراة
صلى الله عليكَ
يا محمد !

بن مجاہد نے فرمایا میں نے شبلی
کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے، جیسا
کہ میں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اس کے ساتھ
کرتے دیکھا ہے اور وہ یہ
ہے کہ میں نے خواب میں
دیکھا ہے کہ حضرت شبلی آئے
اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ان کے لئے کھڑے
ہو گئے اور ان کی آنکھوں کے
درمیان بوسہ دیا تو میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے
شبلی کے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے؟
آپ نے فرمایا یہ شبلی نماز کے
بعد پڑھتا ہے لقد جاءکم
رسول منکم عزیز علیہ
آخر سورۃ تک اور پھر تین
مرتبہ کہتا ہے صلی اللہ
علیک یا محمد اس وجہ
سے ہم نے اس پر یہ شفقت
فرمائی ہے۔

marfat.com

ف : غور فرمائیے کہ ہر نماز کے بعد لقد جاءکم رسول من انفسکم کے بعد صلی اللہ علیک یا محمد پڑھنے والے حضرت شبلی پر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسی رحمت و شفقت فرمائی کہ اس کے لیے قیام فرمایا اور اس کو پیار سے بوسہ دیا اور اس کو اپنے جمالِ مبارک کی زیارت سے مشرف فرمایا اگر یہ درود شریف پڑھنا شرک و بدعت ہوتا تو کیا مشرک و بدعتی کو یہ شرف حاصل ہو سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں ! معلوم ہوا کہ یہ درود شریف پڑھنا شرک و بدعت نہیں ہے بلکہ اس کے پڑھنے والے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شفقت و رحمت فرماتے ہیں ، اور یہ بھی یاد رہے کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں رہتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کو معلوم ہے کہ میرا فلاں امتی فلاں مقام پر یہ عمل کرتا ہے وغیرہ وغیرہ

غلطی کا ازالہ : یہ بھی عام تاثر دیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُور سے درود شریف نہیں سنتے۔ یہ بھی ان کی غلطی ہے اس لئے کہ صحیح روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے قریب سے سنتے ہیں ایسے ہی دُور سے۔ چناں چہ جلاء الافہام اور دلائل الخیرات دونوں روایتیں اس بارہ میں بہت مشہور ہیں اس کے متعلق فقیر کا رسالہ "سماع عن البعید" پڑھیے۔

درود کی فرضیت اور وجوب : زندگی میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض اور جولہ ہی حضور علیہ السلام کا اسم گرامی سُنے یا پڑھے تو بھی ضروری ہے کہ درود شریف پڑھے اور نام پاک لکھنے کے بعد پورا درود شریف لکھنا چاہیئے اور بہتر ہے کہ پڑھیئے بھی۔

مسائل صلوٰۃ بر محمد ! حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ

marfat.com

وسلم کے اسم گرامی سننے پر درود پڑھنا واجب کفایہ ہے جیسا کہ علامہ عینی رحمۃ اللہ نے تصریح فرمائی ہے اور علامہ فریابی رحمۃ اللہ نے بھی مقدمہ ابی اللیث میں یہی لکھا ہے کہ فرض یعنی واجب کفایہ کا ثبوت ملتا ہے اسی لئے امام طحاوی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ جب جماعت میں حضور نبیٔ کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر مبارک ہوا تو اگر ان میں سے کسی ایک نے درود شریف پڑھ لیا تو اوروں سے وجوب ساقط ہوگیا کیوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود شریف پڑھنے سے تعظیم و تکریم رسالت مطلوب تھی سو وہ ایک یا دو یا بعض کے پڑھنے سے ادا ہوگئی اِسی لئے باقیوں کے لئے ضروری یعنی واجب نہیں۔

اقول : فقیر اویسی غفرلہٗ ملتمس ہے کہ اس سے ناظرین کو سستی یا غفلت کا شکار نہ ہونا چاہیئے اور نہ اس خیال میں رہیں کہ جب وجوب ساقط ہوگیا تو پھر ہم بری الذمہ ہوگئے جیسے جنازہ کی نماز فرض کفایہ تھی بعض نے پڑھ لی تو باقی اگرچہ ثواب نہ پاسکے لیکن فرضیت ٹل گئی۔ یہاں وہ صورت سمجھ کر غلطی کا شکار نہ ہوں۔ یہ وجوب کفائی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات سے منسوب ہے اسی لئے آپ کے اسم گرامی سننے پر درود پڑھنے سے محروم نہ رہیں (بشرطیکہ کوئی شرعی مجبوری نہ ہو) کیوں کہ قطع نظر حاضر و ناظر کے عقیدہ کے ہر عمل حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں پیش ہوتا ہے جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دیکھیں گے کہ میرے امتی نے میرا نام اقدس سن کر درود نہ پڑھا بتایئے اس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس میں آپ کی قدر و منزلت کیا رہے گی؟ فلہٰذا اے عزیزانِ گرامی حضورِ نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود شریف ضرور

marfat.com

پڑھیں تاکہ آقا کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی طرف سے بارِ خاطر نہ ہوں۔

مسئلہ: جب کوئی تلاوت قرآن مجید کے دوران حضور سرورِ کونین کا اسمِ پاک پڑھے جیسے "ما کان محمد ابا احد من رجالکم" یا تلاوت کرنے والے سے یہ اسمِ گرامی سنے تو درود شریف نہ پڑھے تاکہ آیۃ قرآنی میں غیر کلام داخل نہ ہو اور نہ ہی قرآن مجید کے نظم و ترتیب میں خلل ہو۔ ہاں بعد فراغت درود شریف پڑھ لے۔ اگر نہ پڑھے تو گناہ گار نہ ہوگا۔[۱]

تنبیہ: بعض جاہل حفاظ اور بے خبر مولوی ختم شریف مروجہ پڑھتے ہوئے آیت "ما کان محمد" کے بعد "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" پڑھ کر "ابا احدٍ من رجالکم" پڑھنے اور سننے پر درود شریف پڑھتے ہیں انہیں روکا جائے تو لڑتے جھگڑتے ہیں۔ انہیں حکمتِ عملی اور نہایت نرمی کے ساتھ سمجھایا جائے۔

مسئلہ: حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ گرامی پڑھنے سننے پر یا ہوا اذان و اقامت کے انگوٹھے چومنے اور سر جھکا دینے میں حرج نہیں کیوں کہ انگوٹھے چومنے سے پیار و محبت کا اظہار اور سر جھکانے میں تعظیم و تکریم مطلوب ہے اور وہ شرعاً مرغوب و محبوب ہے۔

حوالہ: حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کی عادت کریمہ تھی کہ اسمِ گرامی (محمد) سن کر سر جھکا دیتے تھے۔[۲]

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جھکنے سے سجدہ کا شائبہ ہے یہ ان کی بے وقوفی

---

[۱] قاضی خاں وغیرہ۔ [۲] نور الایمان فی آثار الرحمٰن

marfat.com

ہے صرف سر جھکانا سجدہ نہیں جب تک سجدہ کی نیت نہ ہو۔ کیا وہ سر جھکا کر کوئی کام نہیں کرتے اور نہ ہی پیشاب کا ڈھیلہ زمین سے اٹھاتے وقت سر جھکاتے ہیں یا بنی اسرائیل کی طرح سر اکڑا کر مقعد زمین پر لگا کر پھر ڈھیلہ اٹھاتے ہیں۔

خلیفہ مہدی عباسی کا ادب :

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابراہیم نافع سے روایت ہے کہ اہالیانِ بصرہ کے دو گروہوں میں ایک نہر کے سلسلہ میں تنازع ہوگیا۔ ایک فریق کا دعویٰ تھا کہ نہر کی زمین پر خداوند تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو قبضہ عنایت فرمایا ہے کیوں کہ یہ زمین جس میں نہر جاری ہے۔ تمام مسلمانوں کی ہے کسی فردِ واحد کی نہیں ہے۔ کسی ایک شخص کو ملکیت کا حق نہیں پہنچتا اور نہ کوئی شخص اُس کو فروخت کر سکتا ہے۔ اگر کوئی فروخت کر بھی ڈالے تو اُس کی قیمت تمام مسلمانوں پر تقسیم ہونا چاہیئے یا وہ رقم عامۃ المسلمین کی بھلائی میں خرچ ہونا چاہیئے اور دوسرے فریق کا مطالبہ یہ تھا کہ یہ نہر ہماری ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو ہر مردہ زمین کو زندہ کرے وہ اسی زمین والے کا حق ہے چوں کہ ہماری زمین مردہ ہے (ناقابلِ کاشت) اس لیئے یہ محض ہمارا حق ہے۔ مہدی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی سُن کر تعظیماً اس قدر جھکا کہ اس کا منہ قریب تھا کہ زمین سے لگ جائے اور کہا کہ جو حدیث شریف تم نے بیان کی ہے وہ بے شک ہمارے لیئے قابلِ اتباع ہے۔ اب صرف دیکھنا یہ ہے کہ تمہاری زمین واقعی مردہ ہے یا نہیں۔ میں تمہارے اِس دعویٰ کو تسلیم نہیں کرتا کیوں کہ اِس زمین کے گرد قدرتی طور پر پانی موجود ہے پھر وہ کس طرح مردہ ہوسکتی ہے؟ ہاں اگر تم اس پر گواہی پیش کرو تو میں تسلیم کر لوں گا۔[۱]

---

[۱] تاریخ الخلفاء للسیوطی

marfat.com

ف : امام مالک رحمہ اللہ کی تقلید کی حیثیت سے نہیں بلکہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعتبار سے ہم نے ان کا قول لکھا لیکن جوہر عشق تقلیدی نہیں تحقیقی ہے جہاں سے جیسے ہی حاصل ہوسکے اور پھر خلیفہ مہدی عباسی بھی مذہبی لحاظ سے سنّی بادشاہ گذرا ہے۔ اس کا یہ عمل بجا ہے۔ اگر نہیں کرتا تو ہم اسے ملامت نہیں کرتے کیوں کہ عشق کی ایک عجیب منزل ہے اور ایک نرالی آگ ہے کہ لگائے سے نہیں لگے۔ بجھائے سے نہ بجھے۔ وہ مجنون تھا جو لیلیٰ کے دروازے کے کُتّے کے پیر چومتا تھا جو مجنونِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے وہ کیا کرے۔ شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھئے وہ فرماتے ہیں ؎

یک جان چہ کنم کہ دو صد جان سازیم
فدائے سگِ دربان محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مسئلہ بحقِ محمد: دعا مانگتے وقت بحقِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہم اہلِ سنّت کے نزدیک جائز ہے۔ ہمارے زمانہ کے معتزلہ وہابی ناجائز سمجھتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ پر کسی کا حق نہیں تو پھر "بحقِ محمد" جتلا کر دعا مانگنا کس طرح جائز ہوسکتا ہے۔

ہم کہتے ہیں حق یہاں پر بمعنے رتبہ و قدر و منزلت ہے یا اس سے وہ حق مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے بندوں کے لئے اپنے اوپر مقرر فرمایا ہے جیسا کہ حدیثِ صحیح میں وارد ہے۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا گیا کہ "ما حق العباد علی العباد" جیسے اس حدیث شریف میں حق سے وجوب نہیں بلکہ فضل و کرم کا حق مراد ہے تو ایسے ہی ہماری دعاؤں میں بھی بحقِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے اس کا

marfat.com

فضل وکرم اور اپنے حبیبِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ اور قدر و منزلت مراد ہے۔ ایسے ہی بحقِ بنی فاطمہ اور بحق فلان و فلان الخ

تنبیہ: یہ اس لئے ہم نے لکھا کہ مخالفین عیار ہیں۔ ہمارے فقہاء کی وہ عبارات دکھا دیتے ہیں جو معتزلہ کے دَور یا ان کے عقیدہ کے بپیشِ نظر لکھی گئی ہیں کیوں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ پر نیک کا حق واجب ہے۔ وغیرہ وغیرہ ہمارے اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان کے حق وجوبی کے بپیشِ نظر دعا میں بحق فلاں وفلاں کہنے کو روکا تھا۔ پھر بعد کے فقہاء کرام نے جواز کا فتویٰ دیا کیوں کہ جب معتزلہ کا نہ صرف زور ٹوٹا بلکہ ان کا نام ونشان تک نہ رہا تو پھر قاعدہ "تتبدل الاحکام تبیدل الازمان" کے تحت جواز کا فتویٰ صادر ہوا۔ مزید تفصیل فقیر کے رسالہ "الوسیلہ" میں دیکھئے۔

بحق وبطفیل جیسے الفاظ دعاؤں کے استعمال میں آج

ردِ وہابیہ: کل وہابیہ اختلاف کرتے ہیں یہ بھی "اعتزال" کا ایک شوشہ ہے ورنہ اہلِ اسلام میں اس کے اختلاف کا وجود نہیں ملتا۔ اسلاف سے اخلاف تک سب اسے استعمال کرتے چلے آئے۔ چناں چہ تصانیفِ اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ اس کی شاہد ہیں۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ نے کہا ؎

خدا بحقِ بنی فاطمہ

کہ بر قولِ ایمان کنی خاتمہ

اور یہ وسیلہ کے طور ہوتا ہے اور مخالفین کے سربراہ تو قبر کے اُٹھتے ہی اپنے مولویوں کے وسیلہ کو پکارنے کا ابھی سے دعویٰ کرتے ہیں۔ چناں چہ حافظ محمد احمد (دیوبندی) نے کہا کہ شیخ الہند محمود الحسن۔ رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی کے بارے میں لکھتا ہے:

marfat.com

قبر سے اٹھ کے پکاروں جو رشید و قاسم
بوسہ دیں لب کو میرے مالک و رضوان دونوں
بحرِ ذخار ہیں لیکن نہیں ساحل کا پتہ
ابرِ رحمت ہیں مگر ہیں گہر افشاں دونوں [1]

"کیا ہی عجیب نکتے ہیں نامِ محمد میں"

نقطہ ایک طرح کا عیب ہے اسی لئے اللہ جل جلالہٗ کا اسمِ ذاتی غیر منقوط ہے یعنی نقطے سے منزہ ہے۔ ایسے ہی حضور علیہ السلام کا اسمِ گرامی بھی نقطہ سے مبرا ہے۔ اس کی تفصیل آتی ہے۔

لام مشدد کیوں؟ اللہ تعالیٰ کے اسمِ ذات میں لام مشدد ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی میں میم مشدد ہے۔

اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ جیسے لام اور میم میں وصل بلا فصل ہے ایسے ہی حق تعالیٰ اور رسولِ مجتبیٰ میں وصل اور قرب ہے اور یہ بھی متحقق ہو گیا کہ جیسے بعد لام کے میم آتا ہے ایسے ہی بعد خدائے کریم غفور رحیم کے رسول عظیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہی کا مرتبہ ہے۔

---

[1] یہ ایک مستقل قصیدہ ہے جو محمود الحسن نے اپنے دونوں مولویوں کے مناقب و کمالات پہ لکھا ہے۔ مطبع مجتبائی دہلی میں چھپا۔ فقیر کے پاس موجود ہے۔ اویسی غفرلہٗ

[2] حیاتِ امداد از پروفیسر انوار الحسن انوار صفحہ ۴۲، ۴۳

marfat.com

اَلصلوٰۃ معراج المومنین کیوں؟

واعلم ان الله تعالیٰ امر الخلق بالصلوٰۃ علیٰ صورۃ اسم احمد ومحمد فالقیام کمثل الالف والرکوع کالحاء والسجود کالمیم والقعود کالدال وخلق علیٰ صورۃ اسم محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام فالراس مدور کالمیم الاولیٰ والیدان کالحاء والبطن کالمیم الثانیہ والرجلان کالدال۔

دقائق الاخبار الامام عبد الرحیم بن احمد القاضی رحمہ اللہ۔ ص۳ میں ہے

یعنی اللہ تعالیٰ نے نماز کا حکم دیا تو اس میں احمد و محمد کا نقشہ بنانا پڑتا ہے۔ مثلاً قیام بصورت الف اور رکوع بصورت حا اور سجود بصورت میم اور قعود بصورت د ٹھہرتا ہے۔ اس کا مجموعہ احمد ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ نماز اگرچہ مختصر سی عبادت ہے لیکن چوں کہ اس میں محبوب کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نقشہ ہے۔ اسی لیے یہ تمام عبادات کی سرتاج ہے اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و احترام میں روڑے اٹکانے والے سوچیں کہ جس نماز کو تم اپنا ذریعہ نجات سمجھتے ہو وہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کی صرف

marfat.com

ہم شکل ہے۔ پھر اس ذات کا کیا
کہنا جن کی طرف یہی الفاظ
منسوب ہیں۔ جن کی وجہ سے
نماز نے "معراج المؤمنین" کا
لقب پایا۔

نکتہ ۱: ہر ایک کا ذاتی نام ایک ہوتا ہے یہاں تک کہ خود ذات واجب الوجود تعالیٰ شانہٗ بھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم رؤف ورحیم علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم کو دو (ذاتی) ناموں سے موسوم فرمایا تاکہ مخلوق میں کسی کو ان کے ساتھ برابری کا دم بھرنے کا موقعہ نہ ملے۔ یعنے آپ کے اسم گرامی ذاتی دو ہیں۔

۱۔ محمد ۲۔ احمد۔ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

نکتہ ۲: حضور کے اسمائے محمد، احمد، محمود میں لفظاً ومعناً آپ کی تعریف ظاہر ہے۔ امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ فرشتوں کا کلمہ ہے لا الٰہ الا اللہ احمد رسول اللہ جنات کا کلمہ ہے لا الٰہ الا اللہ محمود رسول اللہ انسان کا کلمہ ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

نکتہ ۳: ان تینوں اسمائے گرامی کا مادہ حمد ہے جو حق تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ چناں چہ وہ خود تعلیم فرماتا ہے الحمد للہ رب العالمین ایسی نسبتِ اسمی کسی نبیِ مرسل کو مرحمت نہیں ہوئی۔
اب اس کا مطلب یہ ہوا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

محمود ہیں۔

marfat.com

نکتہ ۴۷ :۔ اللہ تعالیٰ کا نام محمود اور حضور نبی پاک کا نام محمد ہے عقلی تقاضا کے خلاف ہے اسلئے کہ محمود مجرد اور محمد مزید فیہ اور عرب کا قاعدہ ہے کہ جس میں الفاظ زائد ہوں۔ وہاں مبالغہ ہوتا ہے۔ جیسے رحیم و رحمٰن اور فتح الباب و فتّح الباب۔ اس معنیٰ پر اللہ تعالیٰ کا نام محمد اور حضور علیہ السلام کا نام محمود ہو۔ لیکن اس کے برعکس اسلئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے حمد کرنے والی مخلوق ہے۔ اور وہ حادث اور فانی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حمد کرنے والا خود ہے اور مخلوق بھی اور ظاہر ہے کہ اگر مخلوق کی حمد کو فنا ہے۔ تو خالق کی حمد کو بقا ہے اور صرف کا قاعدہ ہے کہ فعل کی قوت و ضعف کا دارو مدار فاعل پر ہوتا ہے چونکہ نبی علیہ السلام کا حامد قوی ہے اسی لیے آپ کو اسم محمد سجتا ہے اور خالق مخلوق ہے اسی لیے نام اسی کے لائق ہے

نکتہ دربارۂ ختمِ نبوّت :۔

حضرت علامہ امام محمد اسماعیل حقی حنفی قدس سرہٗ اپنی تفسیر روح البیان آیت مَا کَانَ مُحَمَّدٌ کے تحت الخ تحریر فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے اسمِ گرامی کی ابتداء میں میم ہے اور یہ مخارج میں سب سے آخری مخرج ہے اسمیں اشارہ ہے کہ آپ تمام انبیاءؑ علیہم السلام کے بعد تشریف لائیں گے۔ ایسے آپ کے میم سے معلوم ہوا کہ آپؐ کی بعثت چالیس سال کے بعد ہو گی۔ اسلئے کہ میم کے اعداد چالیس ہیں۔

نکتہ دیگر :

امام نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ آپؐ کے اسمِ گرامی (محمد) کے چار حروف ہیں۔ اشارہ ہے کہ آپؐ ظاہراً باطناً ذاتِ حق کے موافق ہیں یہاں بھی یہی بات کہ آپؐ کے اسم گرامی [مُحَمَّدٌ] کے چار حروف تو اللہ کے حرف

marfat.com

بھی چار۔ ایسے ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے حروف بارہ ۱۲ تو محمد رسول اللہ کے بارہ ہیں

چار یار نبی کے غم خوار:

اگر محمد رسول اللہ کے حرف بارہ ۱۲ ہیں تو ابو بکر الصدیق کے بھی بارہ ۱۲۔ ایسے عمر بن الخطاب کے بھی بارہ ۱۲۔ ایسے عثمان بن عفان و علی بن ابی طالب کے بارہ بارہ حروف ہیں۔

یہ اسی مناسبت تامہ کی طرف اشارہ ہے کہ یہ حضرات۔ حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کریمہ کے عین مطابق اور انمیں کلی طور فانی ہیں۔

نسب چار یار۔

بہ نبی عربی مختار صلے اللہ علیہ وسلم:

ایسے ہی چاروں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا نسب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عین مطابق ہے۔ مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ اب ثانی سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پانچوں پشت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ساتویں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نویں پشت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ملتے ہیں۔ **فائدہ:** اس سے شیعہ کا رد ہوا کہ وہ عوام میں صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا رشتہ دار سمجھتے ہیں۔ لیکن باقی خلفاء کو غیر ثابت کرتے ہیں یہ ان کی غلطی اور تعصب ہے۔

نکتہ در حروف محمدؐ:

حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی علیحدہ علیحدہ حروف کے لحاظ سے ۳۱۴ مرسلین کی گنتی کو حاوی ہے مثلاً لفظ محمدؐ میں تین میم ہیں۔ بوجہ ادغام المیم فی المیم کے۔ ان کی گنتی ۹۰ کو تین سے ضرب دینے پر ۲۷۰ حا ہوئے۔ ایسے ہی حا، اور دال کو علیحدہ علیحدہ لیا گیا توان کے اعداد (۳۵) ہوئے اور اس کو سابق عدد سے ملایا گیا تو کل ۳۱۴ عدد ہوئے۔ اور یہی رسل کرام علیہم السلام

marfat.com

کی تعداد ہے۔ حضرت جامی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے

۱۔ محمدت چوں بلا نہایہ ز حق — یافت شد نام او ازاں مشتق
۲۔ می نماید بچشم عقل سلیم — حرف حائش عیاں میان دو میم
۳۔ چوں رُخ حور کن کنارۂ او — گشتہ پیدا دو گوشوارہ او
۴۔ یا دو حلقہ زعنبرین مویش — آشکار از جانب رویش
۵۔ دال آں کز ہمہ فرونشست — دل بنازش گرفتہ بر سر دست

ترجمہ: (۱) اے محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپکی مدح غیر نہایت ہے گویا اسلیئے کہ آپ کا نام حمد سے مُشتق ہے۔

(۲) بچشمِ عقلِ سلیم نظر آتا ہے کہ آپکی حا دو میموں کے درمیان ہے۔

(۳) آپؐ کی حاء کا کنارہ حور کے چہرے جیسا معلوم ہوتا ہے گویا دو میم اس کی ڈوبالیاں ہیں۔

(۴) یا وہ زُلفِ عنبرین کے دو حلقے ہیں جو حار کے چہرے کے دونوں کناروں سے عیاں ہیں

(۵) دال (محمد کی) سب سے نیچے تشریف رکھتی ہے اسی لیئے دال اسکی ناز برداری کے لیئے ہاتھ سر پہ رکھ دیا۔

عقیدت صاحبِ روح البیان: حضرت امام علامہ محمد اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا نکات لکھنے کے بعد اسمِ محمد کے وہ برکات بیان فرمائے ہیں جو فقیر گذشتہ اوراق میں لکھ چکا ہے۔ پھر اسمِ محمد سے چند آداب کا ذکر فرما کر مجمع اللطائف سے حضرت سلطان محمود غزنوی قدس سرہٗ کے ادب کا واقعہ لکھا جسے فقیر نے آداب بادشاہان زمان کے باب میں لکھا ہے۔

کسی نعت خواں نے ڈاکٹر اقبال کے سامنے یہ نعت پڑھی "جس کا نام ہے محمد۔ اُس سے دو جگ ہے اجیالا" ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ دو شعر میرے بھی لکھ لو۔

فرماتے ہیں ؎

جن کا نام ہے مُحَمَّدؐ اُن کا ہر مومن متوالا

قدرت کی تحریر بن جائے ❊ اُمّی اور تقریر بن جائے

بخشش کی تدبیر بن جائے ❊ پھر ہے بھولا بھالا

جن کا نام ہے مُحَمَّدؐ ان کا ہر مومن متوالا

آن کی آن میں عرش پہ جاوے ❊ آنکھ کھلے تو فرش پہ آوے

مکّہ کا سورج کہلاوے ❊ دُنیا کا اُجیالا۔

جن کا نام ہے مُحَمَّدؐ اُن کا ہر مومن متوالا

نکتہ از حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

توفیق الہدایہ صہ ۱۰۲ میں حضرت سلطان العارفین سلطان باہو قدس سرہٗ نے فرمایا۔

"اسمِ مُحَمَّدؐ کے چار حرف ہیں جن سے دونوں جہان روشن ہیں"

ابو محمد طاہر سیف الدین المتوفی ۱۹۶۵ء بمطابق ۱۳۸۵ھ۔ فرماتے ہیں

مُحَمَّدٌ حَسْبِیْ فِیْ شِدَّتِیْ ❊ طوبیٰ لمن محمدٌ حَسْبُہٗ

مجھے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کافی ہیں پریشانی ودشواری میں ❊ خوشخبری اس کے لیے جس کے کفیل ونگہبان محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

نقش محمد واحمد: فقیر اویسی نے لاہور کے ایک پرانے اشتہار سے یہ عبارت دیکھی:

"سلطنت برطانیہ دنیا میں سب سے وسیع سلطنت ہے۔ جس کی مملکت میں سب سے وسیع حصّہ برٹش انڈیا ہے۔ اس مُلک میں

marfat.com

اس سلطنت نے تاریخی یادگار جو قابل اہمیت ہے ۔ رائے سینانے تیار کی ہے ۔ خداوندِ قدس نے اس اہم یادگار کی تیاری کے دوران میں جب کہ پتھر چیرے جا رہے تھے ۔ ایک سُرخ پتھر جبکہ اس کو چیر کر ایک سے دو کیا گیا تو اس پتھر کے سینہ میں بخط ابری حضورؐ علیہ السلام کے ہر دو نام (**محمدؐ**) اور (**احمدؐ**) منقش پائے گئے ۔"

نہ خدا ہیں
نہ جُدا ہیں ۔

صفت انداً مندرجہ ذیل شعر کی تصویر ہے

شعر
من تو شدم تو من شُدی
پس کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری ۔

تفصیل :- اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ تعالےٰ کے مظہر اتم ہیں ۔ آپؐ کا ہر معاملہ معاملۂ خداوندی ہے اسی لیے قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو اپنے ہر امر میں ساتھ ملایا چند آیات بطور نمونہ حاضر ہیں ۔

نامِ خُدا اور نامِ نبیؐ کا اتصال

حافظ ابو نعیم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فخرِ دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ قرآن کریم میں جہاں اطاعت عبادت کے فرائض احکام وعدہ اور وعید وغیرہ کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ۔ وہاں اپنے نام کے ساتھ اپنے حبیبؐ

marfat.com

کا نام یا منصب بھی متصلاً ذکر کیا۔
آیات حاضر خدمت ہیں۔

(۱) اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۵۹)

(۲) اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ۔
(پارہ ۹ سورۃ الانفال آیت ۲۰)

(۳) وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔ (پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۷۱)

(۴) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔
(پ ۱۸ سورۃ النور۔ آیت ۶۲)

(۵) یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ (پ ۹ سورہ انفال آیت ۲۴)

(۶) مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۳۶)

(۷) اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (پارہ ۲۲ سورہ احزاب آیۃ ۵۷)

(۸) بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (پارہ ۱۰ سورہ توبہ۔ آیت ۱)

(۹) اَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (پارہ ۱۰ سورہ توبہ آیت ۳)

(۱۰) وَلَمْ یَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلَا رَسُوْلِہٖ وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَۃً۔
(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۱۶)

(۱۱) اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّہٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۶۳)

(۱۲) اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (پارہ ۶ آیت ۳۳ سورہ مائدہ)

(۱۳) وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ (پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۲۹)

(۱۴) وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ پ ۹ سورۃ الانفال آیت ۱۳)

(۱۵) قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ (پارہ ۹ سورۃ الانفال آیت ۱)

(۱۶) فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۵۹)

marfat.com

(۱۷) وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۵۹)

(۱۸) وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۵۹)

(۱۹) فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ (پارہ ۱۰ سورۃ الانفال آیت ۴۱)

(۲۰) وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۷۴)

(۲۱) وَقَعَدَ الَّذِیْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۹۰)

(۲۲) اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ (پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۳۷)

بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاملہ کو خود اپنا معاملہ بتایا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

(۲۳) وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ (پارہ ۹ سورۃ انفال)

(۲۴) اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ۔ (پارہ ۲۶ سورۃ فتح)

(۲۵) وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔

(پارہ ۵)

اس عقیدہ کو آج شرک سے تعبیر کیا جا رہا ہے اور یہی بات منافقین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کی تھی۔ کیونکہ جب "مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" جیسی آیات نازل ہوئیں تو منافقین نے کہا کہ ادھر تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ کو واحد لاشریک لہٗ مانو۔ اور ادھر اپنی طاعت کا حکم بھی دیتے ہیں یہی شرک نہیں تو اور کیا ہے (روح البیان)

حالانکہ نبی علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کا مظہر اتم ماننا عین اسلام ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے درختوں پر بھی اپنی تجلیات کا مظہر بنایا کما قال اللہ تبارک وتعالےٰ

marfat.com

اِنِّیۡۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝

اس مسئلہ کو نہ سمجھا تو صوفیہ کرام کے اقوال کو کفر و شرک کہدیا مثلاً حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

غیب الغیب دے دیسوں آیا۔

شہر شہادت دیرہ لایا۔

وحدت دا تھیا اظہار ؛ احدوں ویس وٹا تھی احمد۔

یعنے محبوب کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب الغیب کے ملک سے آئے اور شہادت کے ملک میں بسیرہ فرمایا۔ یہ وحدت کا کثرت میں اظہار ہے جو احد احمد میں ظاہر ہوا۔

حضرت مولانا محمد یار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

بجاتے تھے جو انی عبدہ کی بانسری ہر دم

ے

ڈ خدا کے عرش پر انی انا اللہ بن نے نکلیں گے۔

انسان بہ شکلِ محمد: دقائق الاخبار میں ہے کہ خلق الخلق علی صورۃ اسم محمد علیہ السلام فالرّاس مدور کالمیم الاولی والیدان کالحاء والبطن کالمیم الثانیہ والرِجلان کالدال۔ یعنے انسان کا سر مدور میم کی طرح اور ہاتھ حاء کی طرح اور شکم مجوف بہ شکل میم ثانی اور پاؤں بصورت دال ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ بعض روایات میں ہے کہ کافر کو بصورت انسان دوزخ میں داخل نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ صورت انسانیہ کو تبدیل کر کے۔

سوال :۔ کافر کی صورت کیسے تبدیل کی جائے گی۔ اس کی حقیقت سمجھ میں نہیں

marfat.com

آرہی ۔اس کی وضاحت کیجئے ؟

جواب : دوزخ میں کافروں کو ڈالا جائیگا ۔صورت محمدی کا اعزاز ان سے چھین لیا جائے گا ۔چنانچہ مندرجہ ذیل روایات سے اس کی تائید ہوتی ہے ۔حضور نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ضِرْسُ الْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ ۔یعنے قیامت کے روز کافر کے دانت پہاڑ اُحد کے مانند ہوجائیں گے ؛

اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ مابین مناکب الکافر فی النار مسیرۃ ثلثۃ ایام للراکب المسرع ۔یعنی جہنم میں کافر کے دو مونڈھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رَو سوار کے تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا ۔

ایک اور حدیث میں ہے جہنم میں کافر کے موٹاپے کا حضورؐ نے اس طرح ذکر کیا ہے ۔اِنَّ غِلْظَ جِلْدِ الْکَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا ۔کافر کی جلد کا موٹاپا ۴۲ ہاتھ کا ہوگا ۔اور اس کے بیٹھنے کی جگہ کے متعلق فرمایا ۔

اِنَّ مَجْلِسَہٗ مِنْ جَھَنَّمَ مَا بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ ۔اور جہنم میں اسکے بیٹھنے کی جگہ مکّہ و مدینہ کی درمیانی فاصلہ کے برابر ہوگی ۔

جہنم میں کافر کے اعضاء اسلیئے بڑے ہوجائیں گے ۔تاکہ اُسی لحاظ سے ان کو عذاب بھی بڑا دیا جائے ۔بہرحال وجہ کچھ بھی ہو ۔ارشاد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ حضورؐ نے جو فرمایا حق ہے ۔درست ہے اس میں عقل کو دخیل بنانا جہنم کا ایندھن بننا ہے ۔

مُہرنبوّت میں :

روح البیان پارہ ۲۵ رکوع اول میں ہے کہ "مہر نبوت پر لکھا تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ۔یا لکھا تھا " محمد نبی امین " ۔اسکے بعد ازالۂ وہم فرماتے ہیں کہ یہ اختلاف الفاظ دیکھنے والوں کے مختلف الحال ہونے کی وجہ سے تھا کیونکہ بندے

مختلف الحال ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں تجلیات مختلف نظر آتی ہیں۔

کافر کی شکل بدل جائیگی :

دقائق الاخبار ص۳ میں ہے لا یحرق احد من الکفار علی صورتہ بل علی صورۃ الخنزیر ثم تحرق بالنار : یعنے کوئی کافر محمدی صورت میں ہوکر جہنم میں نہ جائے گا۔ بلکہ اُسے خنزیر کی شکل میں تبدیل کر کے جہنم میں پھینکا جائے گا۔

اسلام محمدؐ میں :

حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہٗ نے فرمایا کہ حروف اسمِ مبارک محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اعداد سے لفظ اسلام نکلتا ہے۔ چنانچہ میم اول سے یم حا سے الف یم دوم سے یم اور دال سے آل ان کے اعداد ۱۳۲ ہوتے ہیں اور اسلام کے اعداد بھی ایک سو بتیس ۱۳۲ ہیں۔

(ملفوظات ص۲۶۲) اور واقعی یہ حق ہے۔ اسلیئے کہ اسلام بھی تو ادائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔

۲۔ **حروف محمد صلے اللہ علیہ وسلم :** حضرت شیخ شہاب الدین احمد بن العماد الاقفہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ نامی "محمد" صلے اللہ علیہ وسلم کے چاروں حروف میں اسرار و رموز ہیں۔ جن میں سے کچھ یہ ہیں۔

"م" مَحْوُ الْکُفْرِ بِالْاِسْلَامِ اَوْ مَحْوُ سَیِّئَاتِ مَنِ اتَّبَعَہٗ یعنی "م" سے مراد ہے مٹانا کفر کا دین اسلام کے ساتھ۔ یا مٹانا حضورؐ کے غلاموں کے گناہوں کا۔ وقیل مَالِکُ اُمَّتِہٖ۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس "م" سے مراد یہ ہے کہ آپ اپنی اُمت کے مالک ہیں۔ "ح" حُکْمُہٗ بَیْنَ الْخَلْقِ بِاَحْکَامِ اللّٰہِ تعالٰے۔ یعنی "ح" سے مراد یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے احکام کے

marfat.com

ساتھ مخلوق میں حکم فرماتے ہیں۔ وقیل حَیَاۃُ اُمَّتِہٖ۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ "ح" حضورؐ کی اُمت کے لیے پیغامِ حیات ہے۔

دوسری "م" فَمَغْفِرَۃُ اللہِ تَعَالٰی لِاُمَّتِہٖ۔ یعنی دوسری میم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے اللہ تعالےٰ کی مغفرت ساتھ لائی ہے۔

"د" وَاَمَّا الدَّالُ فَھُوَ الدَّاعِیْ اِلَی اللہِ۔ اور "د" یہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ فصلی اللہ علیہ وسلم۔

فائدہ:- ثابت ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کا ایک ایک حرف مبارک بھی ہمارے لیے موجب صد خیر و برکت اور سراپا رحمت ہے پھر خود اس نام والے آقا صلے اللہ علیہ وسلم میں کیا کیا برکتیں اور رحمتیں نہ ہوں گی؟

حضرت مولانا گنجوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے

۱:- چہ نامست ایں کہ در دیوان ہستی برد بگرفت نامے پیش دستی	ایوان ہستی میں یہ کیسا نام ہے۔ اس نام پر کسی کو غلبہ نہیں۔
۲:- چو نام ایں ست نام آور چہ باشد مکرم تر بود از ھرچہ باشد	جب نام کی یہ شان ہے تو نام والا کیسا ہوگا وہ ہر مکرم سے مکرم تر ہیں۔

انبیاء علیہم السلام میں فیضِ مصطفیٰ کی جھلک ۔ جس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنے اسمائے حسنیٰ سے ایک ایک اسم بعض انبیاء علیہم السلام کو عنایت فرمایا۔ اسی طرح اپنے حبیب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی یعنی لفظ محمد سے ایک ایک حرف بعض انبیائے کرام علیہم السلام کے اسماء میں داخل فرمایا۔ مثلاً میم آدم اور ابراہیم اور اسماعیل اور موسیٰ اور سلیمان اور مسیح اور شموئیل اور ارمیا علیہم السلام کے اسماء میں اور حا نوح و صالح ویحییٰ واسحاق علیہم السلام کے اسماء میں اور

marfat.com

دال آدم و داؤد و ہود و ادریس علیہم السلام کے اسماء ہیں۔

کسی شاعر نے کیا خوب لکھا ہے

دہ چہ دلکشا ہست کہ موسیٰ و مسیح ÷ افسر خود کردہ انداز میم ملک آرائے او
تا بہ میمش اسم اینکہ نوح و یحییٰ و اسحٰق را ÷ فیض حمد و حلم و حشمت دادہ انداز جلائے او
تا بہ میمش نام ابراہیم و آدم شد تمام ÷ چون سلیمان کرد و اسمٰعیل در حل جائی او
دال نامش کود را آخر ہود مادی آمدہ ÷ سینۂ ادریس و آدم شد مگر ماوائی او
حضرت داؤد دگر میمش دہ عالم ہر صد است ÷ از ہمیں یک حرف زینت یافت تا سر تا پائی او

چار حروف کے رموز: اس نام مبارک میں چار حرف ہیں اور اُن کے رب تبارک و تعالیٰ کے اسمِ ذات میں بھی چار حرف ہیں اور ملائکہ مقربین بھی چار ہیں۔ جبریل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل اور پیغمبران اولوالعزم صاحب شرائع بھی چار ہیں۔ نوح، ابراہیم، عیسٰے، موسٰے علیہم السلام اور آپ کے اسمائے مشتقہ از حمد بھی چار ہیں، حامد، محمود، احمد، محمد۔ اور آپ کے خلفائے راشدین بھی چار ہیں۔ ابوبکر، عمر، عثمان۔ حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور آپ کی شریعت میں عمدہ عبادات مفروضہ و مقصودہ بھی چار ہیں نماز، روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ اور آپ کے دین اسلام میں سلاسل صوفیہ کرام بھی چار ہیں۔ قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ اور آپ کی امت میں مجتہدین عظام بھی چار ہیں، امام اعظم، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مذہب اہلسنت والجماعت بھی انہیں چار میں منحصر ہے اور انہی کے اعتبار سے امت میں چار گروہ ہو گئے۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی۔ اور اجزائے اولیہ انسان و حیوان کے بھی چار ہیں۔ جنہیں اربعہ عناصر بھی کہتے ہیں۔ آب۔ آتش، خاک۔ باد۔ اور طبائع مخلوقات بھی چار کیفیتوں کے ساتھ متکیف ہیں۔ حرارت، برودت، رطوبت، یبوست اور علل عالم بھی چار ہیں۔ علتِ صوریہ

marfat.com

علت مادیہ، علت فاعلیہ، علت غایہ اور جہاتِ عالم بھی چار ہیں۔ شرق، غرب، جنوب، شمال۔

اور بہشت میں دریا بھی چار ہیں۔ دریائے شہد، دریائے شیر، دریائے آب، دریائے شراب، اور جنت میں نہریں بھی چار ہیں۔ زنجبیل، سلسبیل، رحیق تسنیم اور سدرۃ المنتہٰی کی جڑ سے بھی چار ہی نہریں نکلی ہیں۔ نیل، فرات، سیحون جیحوں اور فرائض وضو بھی چار ہیں۔ ہاتھ، پاؤں، منہ دھونا اور چوتھائی سر کا مسح کرنا اور روزے میں بھی چار چیزیں فرض ہیں، نیت کرنا۔ کھانے پینے جماع سے بچنا۔ اور غسل مسنون بھی چار ہیں۔ غسل جمعہ و عید الفطر و عید الضحیٰ و وقت احرام اور بہشت میں بھی چار سرائیں، دار الحیوان، دار الخلار، دار السلام دار المقام اور بہشت کے باغ بھی چار ہیں۔ جنت الفردوس، جنۃ النعیم، جنۃ عدن، جنۃ الماوٰے اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ میں بھی چار کلمے ہیں اور قرآن کی کنجی یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم میں چار کلمے ہیں۔ اور کتب سماویہ میں بھی چار حروف ہیں اور قرآن میں آپ کا یہ نام مبارک بھی چار جگہ آیا ہے۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْل۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور زکوٰۃ چار ہی قسم کے جانوروں میں فرض ہے۔ اونٹ، گھوڑا، گائے بکری۔ اور حاملانِ عرش بھی چار ہیں اور اولاد آدم میں بھی چار ہی گروہ افضل ہیں انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین اور حج کی صحت چار باتوں پر موقوف ہے۔ اسلام، احرام، عرفات میں کھڑے ہونا۔ اور وقت پر حج کرنا۔ اور جو کلمات خدا تعالےٰ کو بہت محبوب ہیں وہ بھی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر۔ اور اگر میم مشدد کو باعتبار تلفظ کے دو حرف تسلیم کیا جائے[له]

له اسی لیے حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ نے فرمایا کہ ؎ حسن دے چار امیر جیں چوگوٹھ نوایا

تواس نام مبارک میں پانچ حرف ہوئے اور اسم باری تعالیٰ میں بھی اس اعتبار سے پانچ حرف ہیں اور آپ کے دین اسلام کی بنا، پانچ چیزوں پر ہے۔ کلمہ شہادت نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔ اور آپ کی اُمت پر ہی نماز پانچوں وقت کی ہی فرض ہے فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ارکان فعلیہ نماز بھی پانچ ہیں۔ دو سجدے تیسرا قیام، چوتھا رکوع، پانچواں قعدہ اخیرہ اور فرضیت حج بھی پانچ امر پر موقوف ہے۔ اسلام، حریت، بلوغ، استطاعت اور اذان بھی پانچ کلمات پر مشتمل ہے اور تمام قرآن میں پانچ سورتیں مصور بالحمد ہیں اور فرقان میں بھی صرف پانچ حرف ہیں اور انبیاء اولوالعزم مع حضور بھی پانچ ہیں اور اشرف اعضاء انسان بھی پانچ ہیں۔ سر، آنکھیں، دل، ناک اور حواس ظاہرہ بھی پانچ ہیں اور حواس باطنہ انسان بھی پانچ ہیں اور کلیات بھی پانچ ہیں اور اقسام برھان بھی پانچ ہیں اور علاوہ ان کے بہت سی اشیاء مناسب عدد حروف بعد تتبعّ و تلاش بہم پہنچ سکتی ہیں۔

اسمائے انبیاء و اسم مصطفےٰ کا موازنہ:

ہمارے سید و آقا خواجہ ہر دو سرا کا مقدس نام محمد ہے صلے اللہ علیہ وسلم یہ نام قدرتِ الہیہ کی طرف سے خود آیتِ عظیم ہے

انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کا نام بھی ایسا نہیں پایا جاتا کہ وہ نام ہی اپنے مسمیٰ کے کمالات کا شاہد عدل ہو۔ بطور نمونہ چند اسماء کا ذکر کیا جاتا ہے

حاشیہ بقیہ گذشتہ صفحہ:۔ یعنے حسن یعنے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کے چار حروف کائنات علوی، سفلی کے حاکم ہیں انہی کے ابرو اشارہ پر نظام کائنات قائم ہے ۱۲ منہ،

marfat.com

آدمؑ: کے معنی گندم گوں ہیں۔ ابوالبشر کا یہ نام ان کے جسمانی رنگ کو ظاہر کرتا ہے۔

نوحؑ: کے معنی آرام ہیں۔ باپ نے ان کو آرام و راحت کا موجب قرار دیا۔

اسحٰقؑ: کے معنی ضاحک۔ یعنی ہنسنے والا ہیں۔ ہشاش بشاش چہرہ والے تھے

یعقوبؑ: پیچھے آنے والا۔ یہ اپنے بھائی عیسو کے ساتھ توام پیدا ہوئے تھے

موسٰیؑ: پانی سے نکالا ہوا۔ جب ان کا صندوق پانی سے نکالا گیا۔ تب یہ نام رکھا گیا

یحییٰؑ: عمر دراز، بڈھے ماں باپ کی بہترین آرزوؤں کا ترجمان ہے۔

عیسٰیؑ: سرخ رنگ، چہرہ گلگوں کی وجہ سے یہ نام تجویز ہوا۔

اسمار بالا کو دیکھو۔ اور ان کے معانی پر غور کرو۔ کہ وہ کس طرح مسمّٰی کی عظمت روحانی یا نبوت کی طرف ذراسی بھی اشارت نہیں رکھتے۔

مگر اسم "محمد" کی شان خاص ہے۔ حضورؐ کا ذاتی نام محمد بھی ہے اور احمد بھی ہر دو اسماء ذاتی میں وحدتِ مادہ موجود ہے یعنی حمد سے بنے ہیں۔ اب معنٰی حمد کا سمجھنا ضروری ہوا۔

جب صفات میں کمال اور نعوت میں جلال اور فطرت میں احسان بر غیر اور فیضانِ عام کے فضائل جمع ہو جائیں تو اس مجموعی کیفیت کا نام "حمد" ہوگا۔

ثنا و تکریم، رفعت شان و رفعتِ ذکر اور استلزام جود و عطا کا مجموعہ حمد کہلاتا ہے۔ حمد کی یہ جملہ صفات بدرجہ اکمل ذات سبحانی پائی جاتی ہیں۔ **الحمدُ لِلّٰہِ** کا حرفِ لام یہی بتلارہا ہے اور اسمِ پاک حمید بھی اسی راز کا انکشاف کرتا ہے

سیدنا حسان المؤید بروح القدس رضی اللہ عنہ نے اپنے مشہور قصیدہ کے مشہور بیت میں گویا اسی معنی کی طرف اشارہ کیا ہے ؎

وشقّ لَہٗ مِنَ اِسمِہٖ لِیُجلّہٗ ؞ فذُو العرشِ محمودٌ وھٰذا مُحمّدٌ

محمّد۔ حمّد (مضاعف) سے مبالغہ کے لیے ہے۔ یہ اسلیے کہ نبی صلی اللہ

marfat.com

علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی محمود ہیں۔ ملائکہ مقربین میں بھی محمود ہیں زمرۂ انبیاء، مُرسلین میں بھی محمود ہیں۔ اور اہلِ زمین کے نزدیک بھی محمود ہیں۔ جو لوگ حضورؐ کا کلمہ نہیں پڑھتے۔ وہ بھی ان سجایا و شیمؐ کے مداح ہیں۔ جن کا لزوم و ثبوت حضور کے نام کے معنی اور حضور کی ذاتِ گرامی سے بدرجہ اُتم ہے۔

ہاں حضور ہی "مقامِ محمودؐ" والے ہیں اور لواء الحمد" حضور ہی کے رائت شاہی کا نام ہے۔ حضورؐ کی امت کا نام بھی انہی مناسبات سے "حَمَّادُوْن" ہے۔ محمد و احمد کے معانی میں الگ الگ فرق یہ ہے کہ محمد وہ ہے جس کی حمدؐ نعت جملہ اہل الارض والسماء نے سب سے بڑھ کر کی ہو۔ اور احمد وہ ہے جس نے ربُّ السمٰوٰت والارض کی حمد و ثنا اہل الارض والسمٰوٰتِ سے بڑھ کر کی ہو۔ لہٰذا اسم پاک عَلَم بھی ہے اور صفت بھی وہ اپنے معانی کے اعتبار سے کمالات نبوت پر دال ہے اور مدلول بھی۔

اب غور کرو کہ لغوی معنوں کے تحت میں ایک پیشگوئی بھی شامل ہے اور دانشہادہ کی جانب سے جملہ عوالم و اہل عالم پر راز آشکار کیا گیا ہے کہ اس اسم کے مسمّٰی کی مدح و ثناء دنیا میں سب سے بڑھ کر سب سے زیادہ توالی و تواتر کے ساتھ کی جائیگی۔

وہ کون ہے جس کا مقدس نام آج کروڑوں اشخاص کی زبانوں پہ جاری اور قلوب میں ساری ہے ؟ کون ہے جس کے مقدس نام کی نوبت شاہانہ مساجد کے بلند ترین میناروں سے سامع نواز ہے۔

وہ کون ہے جس کی سیرتِ پاک انسانی زندگی کے ہر لمحہ و ہر ساعت میں اور ہر درجہ اور ہر مقام پر رہنما ہے۔

وہ کون ہے جس کی رفعت فرش سے عرش تک ملی ہوئی ہے۔

marfat.com

وہ کون ہے جو اپنے افعال میں محمود ہے اور اپنی تعلیم میں محسود ہے۔

وہ کون ہے جس کی تعلیم کی وسعت بر و بحر پر چھائی ہوئی ہے۔

(۱) بیشک وہ "محمدؐ" ہے اسم بھی محمدؐ ہے اور مسمی بھی محمدؐ ہے اور حمد کو اس کی ذات ہمایونی سے نسبت خاص ہے۔

اسی کے مقام شفاعت کا نام "مقامِ محمود" ہے اور اسی کی اُمت حَمّادُوْنَ کے لقب سے روشناس ہے۔ اُسی کی لائی ہوئی کتاب کا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے افتتاح ہوتا ہے۔

(۲) ہاں اُسی کا نام احمدؐ ہے یہ بھی اسی سرچشمہ "حمد" سے نکلا ہے دونوں نام اپنے منبع و ماخذ کے اعتبار سے اتحاد نام رکھتے اور اشتراک کلیہ کے ساتھ مختص بھی ہیں وہ مُحَمَّدٌ "ہے اور اسی لیئے کائنات کا ذرہ ذرہ اس کا ثنا گستر و مدح خواں ہے۔

وہ اَحْمَدٌ ہے اور اسی لیے اس نے بارش کے قطرات سے اور ریگ کے ذرات سے بڑھ کر اپنے خالق اپنے رازق۔ اپنے ہادی اپنے معطی کی حمد و ثنا پھیلائی ہے۔

ہاں وہ محمدؐ ہے اور کُل دنیا اس کی مداح ہے

وہ احمد ہے اور وہ کل دنیا سے بڑھ کر اپنے رب کا حامد ہے۔

ترا محمد و احمد زمیں خواند و زماں
حمید باشد و محمود ذات ربانی
فزوں ترا ز تو کسے را نہ مدح گفت زماں
نہ برتر از تو کسے گفت حمد سُبحانی

مُحَمَّدٌ ؛ اَحْمَدٌ

marfat.com

ہاں وہ پیارا ہے اُسی نے دشمن و دوست سب سے پیار کیا ہے۔

وہ حبیب ہے اور اُسی نے محبت کو تاج اکمال سے مزین فرمایا ہے۔

وہ محبوب ہے مگر محبین سے بے نیاز ہے۔

(۲) وہ مطلوب ہے مگر وہ طالبین سے کوئی احتیاج نہیں رکھتا۔

(۳) وہ متبوع ہے اور اس کی تبعیت دوسرے کو مطاع بنا دیتی ہے۔

(۴) وہ نبی ہے اور اُس نباوت نے ہزاراں ہزار حجاب چشم بصیرت سے ہٹا دیئے ہیں۔

(۵) وہ رسول ہے۔ اور اسی کی رسالت نے نوع بشر کو اتمام نعمت اور اکمال دین اور رضوانِ رحمٰن کے انعامات سے ممتاز فرمایا ہے۔

(۶) وہ معلم ہے اور اسی کی تعلیم نے مسیح کے اس قول اور اُمید کو پُورا کر دیا ہے کہ وہ صداقت کی ساری تعلیم دے گا۔

اُس نے اپنی درسگاہِ قدس کے دروازے کھول رکھے ہیں۔ اُس نے اپنی تعلیم پر کوئی فیس مقرر نہیں کی۔ وہ رموزات وتمثیلات میں تعلیم نہیں دیتا ہے۔ اُس نے اپنے اور ارشد تلامذہ کے درمیان اشارات خاص نہیں کیئے ہیں۔ اس کے ادبستان پر یُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ہ کا کتابہ لگا ہوا ہے۔ اس کے پاک درس کا آغاز انسان کے جاننے پہچاننے علوم اور معارف کے انجام سے ہوتا ہے۔

(۷) وہ جسد ہے اور اسی کی عبودیت نے عبودیت کو اورنگ خلافت پر متمکن کر دیا ہے

(۸) وہ امین ہے اس کلمہ ہی نام یوحنا رسول کو مکاشفات میں بتایا گیا۔ اور اس کا یہی نام قریش کی زبان پر جاری ہوا۔ اسی نام سے حضورؐ کا احتشام و وقار نمایاں ہے اور اسی نام سے حضورؐ کا احتشام وحی آسمانی کا امانت دار ہونا واضح ہے۔ اسی معنی کی طرف

marfat.com

حدیث مسلم عن ابی سعیدؓ میں صراحت کی گئی ہے۔ کعب بن اسراف کا شعر ہے۔

ے امین محب العباد مومن ❊ بخاتم رب قاہر ملخواتم

(۹) وہ اُمّی ہے اور ام القریٰ نبی کی عزت و وقعت اسی نسبت قدسیہ سے ہے

وہ اُمّی ہے اور ولید سعید کی طرح جملہ افعال و اقوال میں معصوم ہے۔

وہ اُمّی ہے۔ اور کی تعلیم حروف کتابی یا نقوش دیگر کی احتیاج مند نہیں۔

خدام الدین لاہور ۲۴ اگست ۱۹۶۲ء

یہ رسالہ اگرچہ اہلسنت کے عقائد کے خلاف ہے لیکن یہ مضمون اُسی کا ہے باقی اسماء کے متعلق فقیر کے رسالہ لمعات الضحیٰ میں دیکھئے۔

(۶) بعض محدثین کے نزدیک اللہ تعالےٰ نے اپنے اکثر اسماء سے حضور علیہ السلام کو موسوم فرمایا ہے۔ اور سیدنا عبدالکریم جیلی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ کل اسمار الہیہ یہاں تک کہ خود لفظ اللہ (مولا) بھی حضور علیہ السلام سے موسوم ہے (فیہ ما فیہ) ص ۲۴۶ ج ۵۔ مدارج ص ۱۱۶/۱۱۴ ج او ص ۹۱۲/۹۱۲ ج ۲۔ کشف الغمہ ص ۴۳ ج ۲ جواہر البحار ص ۲۲۵ ج ۱

فائدہ: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ذات و صفات حق کے مظہر اتم ہیں۔

کل کائنات کی کنجی نام محمدؐ:

حضرت مفتی احمد یار خاں مرحوم نے فرمایا کہ بعض صاحبوں نے مجھ سے فرمایا کہ اعلحضرت قدس سرہٗ نے اس جگہ ایک نکتہ لکھا ہے وہ یہ کہ اس آیت میں ہے عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ دوسری میں ہے لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ مفاتح اور مقالید دونوں کے معنی ہیں کنجیاں۔ اور اگر مفاتح کا اول و آخر حرف یعنی م ح لو اور مقالید کا اول و آخر حرف م، د لو۔ تو بنتا ہے مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس سے سمجھ میں آتا ہے کہ ذات رسول اللہ ہی ظہورِ عالم کی کنجی ہے لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ میں اس طرف اشارہ ہے کہ حضور علیہ السلام جیسے ہیں ویسا کوئی نہیں جانتا

marfat.com

حقیقت محمدیہ کو رب ہی جانے مفاتح جمع اسلیے بولا کہ آپ کی ہرادا رحمت الٰہی کی کنجی ہے۔ آپ کا نور عالم کی کنجی کُلُّ الْخَلْقِ مِنْ نُّوْرِیْ۔ قیامت میں آپکا سجدہ شفاعت کی کنجی ہے۔ جنت میں آپ کا نام ہر نعمت کی کنجی اور جنت میں آپ کا جانا سب کے لیے جنت کے کھلنے کی کنجی (جاء الحق)

گورونانک کا ایک شعر اور اس کی تشریح: غرضیکہ آپ تمام موجودات کے لیئے علت نمائی اور کل کائنات اصل الاصول ہیں۔ کسی شاعر نے اسے یوں ادا کیا ہے

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ⁂ ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے۔

گورونانک نے دو شعر کہے جن سے واضح ہوتا ہے کہ اصل کائنات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں چنانچہ فرمایا ہے

عدد گنو جس انچر کے کیجیو چوگنے تا ⁂ دس ملا پنج گن کیجو کاٹو بیس بنا

باقی بچے جو نو گن کیجو دو اسمیں اور ملا ⁂ نانک ہر کے بچن سے محمد نام بنا

تشریح شعر: گورونانک کے شعر کی تشریح یوں ہے کہ آپ دنیا میں کسی انسان حیوان، چرند، پرند۔ جاندار، بے جان غرض کسی مخلوق۔ کسی شے کا نام لیجئے اس کے بحساب ابجد عدد نکالیئے..... ان عددوں کو چار گنا کر لیجئے۔ اسمیں دس عدد ملا دیجئے پھر پانچ گنا کر لیجئے۔ اب بیس پر تقسیم کیجئے جو باقی بچے اُسے نو گنا کر لیجئے اور اسمیں دو جمع کر لیجئے۔ نتیجہ میں ۹۲ کا ہندسہ برآمد ہوگا۔ جو اسم مبارک محمدؐ کے عدد ہیں۔

فائدہ۔ یہ اشعار مع شرح ہم نے مخالفین اہلسنت کے مشہور ہفت روزہ۔ "خدام الدین" لاہور سے لیئے ہیں۔

شیخ سعدیؒ نے خوب فرمایا۔

تو اصل موجود آمدی از نخیست ❊ دگر ہرچہ موجود شد فرع تُست

نُکتہ: حضرت مفتی احمد یار خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ؎

تری ذات میں جو فنا ہوا وہ فنا سے تو کا عدو بنا جو اسے مٹائے وہ خود مٹے وہ ہے باقی اس کو فنا نہیں۔

شرح:۔ لفظ محمد کے عدد ہیں بانوے ۹۲ اور بانوے میں دہائی ۹ کی ہے اور نو کے عدد میں عجیب تماشہ ہے کہ ۹ کو سارے پہاڑے میں گن جاؤ۔ مگر نو ہی رہتا ہے۔ ۹، ۱۸، ۲۷، ۳۶، ۴۵، ۵۴، ۶۳، ۷۲، ۸۱، ۹۰۔ ان کے مکتوبی عددوں کو ملاؤ تو نو ہی بن رہے ہیں۔ اسی طرح ایک سے لے کر ۹ تک کی اکائیاں لو۔ جب اکائیوں کی اکائیاں ملاؤ گے تو ۹ ہی بنے گا۔ جیسے کہ ۱ اور ۸، ۲ اور ۷، ۳ اور ۶، ۴ اور ۵۔

(شانِ حبیب الرحمٰن)

جیسے پہلے اس کی مختصر سی تحقیق گذر چکی ہے۔

حروفِ محمد کے انعامات

نُکتہ: بقاعدہ حروفِ ابجد لفظ محمد کے بانوے ۹۲ عدد ہیں۔ حق سُبحانہٗ تعالےٰ نے آپ کو بانوے انعام ایسے عطا فرمائے ہیں کہ آج تک دوسرے کو نہیں ملے۔

(۱) آپ کی ذاتِ مقدس کو رحمۃ للعلمین کر کے بھیجا۔

(۲) مقامِ محمود عطا فرمایا اور خبر دیدی عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

(۳) ایک رات آپؐ کو ایسی دی کہ اس کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے چنانچہ فرمایا ہے۔ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ۔ یعنی لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار مہینے سے۔

(۴) حوضِ کوثر آپ کو انعام دیا۔ چنانچہ کلامِ بلاغت نظام ناطق ہے اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ

marfat.com

الْکَوْثَرَ بے شک ہم نے بخشدی تم کو کوثر۔ جس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں دودھ سے زیادہ سفید۔ برف سے زیادہ ٹھنڈا۔ مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جس کو آپ کی امتِ مرحومہ نوش کرے گی۔

(۵) آپؐ کی امت کو میدانِ حشر میں پیاس نہ لگے گی۔

(۶) ان کا چہرہ مثل چودھویں رات کے چاند کے روشن ہوگا۔

(۷) ان کے پسینہ سے مُشک و عنبر کی خوشبو نکلے گی۔ آنکھوں میں وہ نور پیدا ہوگا کہ اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کے دیدار اور تجلی کو دیکھ سکیں گے۔

(۸) رمضان شریف کا مہینا آپ کو عطا فرمایا اور سحری کا وقت مقرر کیا۔

(۹) ایک نیکی کے بدلے میں دسؔ گنا ثواب ملیگا۔ چنانچہ قرآن پاک شاہد ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔ یعنی جو شخص ایک نیکی لیکر آیا اس کو دسؔ نیکیوں کا ثواب دیں گے۔

(۱۰) آپؐ کی امت میں سے بعد گناہ کرنے کے جو توبہ کرلے پاک لوگوں سے زیادہ پیارا اور محبوب ہے۔ چنانچہ کلام ملک علاّم ناطق ہے وَیُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ غور کرنے کا مقام ہے کہ توبہ کرنیوالوں کو پہلے فرمایا۔ اور پاک لوگوں کو بعد میں رکھا۔

(۱۱) بیداری اور جسمانی آپ کو معراج ہوئی۔ کما قال سبحان الّذی اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ (پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندہ کو)

فائدہ: عبد کے لفظ سے ثابت ہوگیا کہ مجسم معراج ہوئی۔ اسلئے کہ عبد روح مع الجسد کو کہتے ہیں۔ خالی روح کو عبد نہیں کہتے۔ باقی ابحاث فقیر کی کتاب "معراجیہ" میں ہے۔

(۱۲) جمعہ میں ایک ساعت ایسی دیدی کہ جو دعا نیک کی جائے وہ مقبول ہو۔

marfat.com

(۱۲) نماز کے مقبول ہونے کی پہچان دُنیا میں ظاہر کردی تاکہ تسلی واطمینانِ قلب حاصل ہو۔ چنانچہ قرآن مجید گواہ ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ یعنی نماز مقبولہ کی دو پہچان ہیں۔ (۱) بے حیائی سے بچاوے (۲) نافرمانیوں وبرائیوں سے نجات دے۔ جس نمازی میں یہ بات نہ ہو اس کی نماز غیر مقبول ہو۔

(۱۳) نماز کے مردود ہونے کی بھی خبر دیدی فرماتے ہیں۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۝

یعنی جو شخص بے وقت اور سُستی سے نماز پڑھتا ہو اور دِکھلاوے کی نماز پڑھے یعنی نماز کے ارکان باقاعدہ ادا نہ کرے۔ بیگار سمجھے اسکی نماز غیر مقبول ہے

(۱۴) برائیوں کے دُور کرنے کا علاج فرمایا کہ اگر تم سے برائیاں سرزد ہو جائیں تو نیکیاں یعنی صدقات، خیرات، نوافل ادا کرو۔ اور ورد و ظائف، بالخصوص درود شریف اور استغفار کی کثرت کرو۔ صاف حکم محکم سُنادیا یہ انعام خاص ہے غور کرو۔ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ یعنی نیکیاں مٹا دیتی ہیں بُرائیوں کو۔

(۱۵) احکم الحاکمین اپنے محبوب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ یوم الدین کی امت سے قرض مانگتا ہے کما قال وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ۝ اور قرض بھی کس پیار سے مانگا ہے کہ قرض حسنہ دو تقاضا نہ کرنا ہم روزِ جزا کو ادا کر دیں گے۔

نُکتہ برائے استقراضِ حق: اسمیں حکمت یہ ہے کہ دُنیا میں بدلہ چاہو گے تو وہ ناپائدار ہے اور آخرت کا انعام دائمی ہے اگر ہماری مرضی پر چھوڑ دو گے تو ہم اپنی شان

marfat.com

کے موافق انعام دیں گے۔ جو تمہارے وہم وگمان سے باہر ہے۔

فوائد:۔ (۱) خلوص سے خدا کی راہ میں لڑنا۔ ناموری ونمود منظور نہ ہو۔

(۲) درویشوں، گوشہ نشین اور علمائے اہلسنت اور ان کے مناظرین کی خدمت کرنا تاکہ وہ پریشان نہ ہوں جس سے دینی امور میں سستی آجاتی ہے۔

(۳) ان طلبہ کی جو علم دین محض اس غرض سے پڑھتے ہیں کہ ہم اللہ کے بندوں کو ہدایت کرینگے اور دشمنان اسلام سے مقابلہ کریں گے۔ ان کی خدمت کرنا گویا اللہ تعالےٰ کو قرض دینا ہے۔

(۴) یتیموں معصوم کے ساتھ محبت کرنا۔ جن کا بظاہر کوئی سرپرست و پرسان حال نہیں ہے۔ مثل اپنی اولاد کے سمجھنا گویا ذات بحت کو قرض دینا ہے۔

(مزید خواص فقیر کی کتاب "خصائص رسولؐ" میں ہیں)

کیا ہی عجیب نکتے ہیں:۔ (۱) حبیبِ کبریا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میم آپ کی محبوبیت اور محمودیۃ اور مصطفائی کی طرف اشارہ اور حا رحامدیۃ اور رحمایتِ امت اور دال دعوتِ خلق کی طرف اشارہ ہے۔ اس قیاس پر یہ اسم آپؐ کے دو سو تنتالیس ۲۴۳ صفات کا اجمال ہے کہ اُن میں سے دو ۲ مصدر میم اور چونتیس ۳۴ مصدر بحاء اور نو ۹ مصدر بدال ہیں گویا ہر حرف اس کا حروف مقطعہ کی طرح معانی متعددہ پر دال ہے۔

(۲) میم اوّل سے باعتبار اعداد چالیس ۴۰ سال اور حاء سے حکومت اور میم ثانی سے ملک آخرت اور دال سے دنیا مراد ہے اور گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ اُس جناب کو چالیس ۴۰ سال کی عمر میں حکومت دنیا وآخرت اور دونوں جہانوں کی ریاست جناب احدیت سے عنایت ہوئی۔

marfat.com

(۳) اعداد دونوں میم سے کہ اسّی اور حاء کے آٹھ اور دال کے چار کل بانوے ۹۲ ہیں
سے اُن بانوے ۹۲ چیزوں کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مخصوص فرمائیں۔ تیئس ۲۳ پارہ قرآن اور تیئس ۲۳ روزے رمضان اور سترہ ۱۷ رکعت نماز پنجگانہ اور چار ۴ وزیر دو اہلِ سماء سے جبرئیل و میکائیل اور دو ۲ اہلِ زمین سے ابوبکرؓ و عُمر اور چار اہلِ عبا۔ علی، فاطمہ، حسن و حسین، (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) اور سبع مثانی یعنی سورۂ فاتحہ۔

(۴) میم سے دو ۲ جگہ مالک اور حاء سے باعتبار اعداد کے ہشت بہشت اور دال سے دُنیا مراد ہے تو گویا اس جانب اشارہ ہے کہ مالک حقیقی خداوند ازلی نے اپنے حبیب کو ہشت بہشت اور ملک دُنیا کا مالک و مختار فرمایا۔

(۵) میم ثانی کو وسط میں مشدد لانے سے اس جانب اشارہ ہے کہ اُس جناب کو دونوں عالم سے علاقہ ہے۔ شعر

اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل ؛ خواص اس برزخِ کبریٰ میں ہے حرفِ مشدد کا ؛

مگر حاء کو پہلے اور دال کو پیچھے لانا صریح اس امر پر دلالت کر رہا ہے کہ توجہ اُس جناب کی اُس عالم کی طرف ہے اگر ہدایت اہلِ دنیا آپ کے متعلق نہ ہوتی دنیا میں قدم نہ رکھتے۔ اور اس کی طرف توجہ نہ فرماتے۔

(۶) میم اوّل سے باعتبار اعداد مُدت تخمیر طینہ آدم علیہ السلام مُراد ہے اور حاء سے ہشت بہشت اور میم ثانی سے مراتب حضرات انبیائے کرام کو چالیس ۴۰ ہیں اور دال سے ترکیب جملہ سفلیات از اربع عناصر تو گویا پورے مجموعہ سے اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ مسمّےٰ اس اسم کا باعث تخمیر طینہ آدم اور موجب رونق جنت اور مرجع ارباب ولایت اور سبب پیدائش دنیا و مافیہا ہے۔ شاید امیر حسن علائی سنجری مؤلف فوائد فواد نے اس رباعی میں یہی مضمون

مراد لیا ہے۔

رُباعی

یک حرف تو چہل صبح عالم را انور ٭ یک حرف تو ہشت خلد را مایۂ نور
حرف سومیں چہل ولی را دستور ٭ زاں چار چہار رُکن عالم معمور

اس بنا پر وجہ تقدیم میم اور تاخیر دال یہ ہوگی کہ آدم اشرف مخلوقات اور عناصر سفلیات ہیں۔

(۷) بعض ارباب اشارت لکھتے ہیں کہ میم اوّل سے مراد منت ہے اور حا سے محبت اور میم ثانی سے مغفرت اور دال سے دوام داشتن دین اسلام پس گویا مجموعہ نام سے اس طرف اشارہ ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے تجھ پر اور تیری امت پر طرح طرح کا احسان فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ اور اُن کی مغفرت فرما کر آتش دوزخ سے بچایا۔ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ اور تیری امت اور تیرے قلب میں اپنی محبت القا کی اور تیرے دین کو قیام قیامت تک تغیر و زوال سے نگاہ رکھا۔

(نزہۃ المجالس ج ۲)

محمدؐ مختار ہیں کل کائنات کے

دونوں لفظوں (محمد اور رسول اللہ) پر غور کر لیا جائے تو کوئی مسلمان آپ کے "مختار" ہونے کا انکار نہیں کر سکتا۔ اسلیئے کہ نام محمدؐ میں دونوں میموں سے دُنیا و آخرت کے دونوں ملکوں کی طرف ح سے رحمت کی طرف اور دال سے دوام اور ہمیشگی کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی دنیا و آخرت میں بفضلہٖ تعالیٰ ہمیشہ کے لیے پیارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری رحمت والی بادشاہی ہے

marfat.com

جیساکہ اکابر علماء و اولیاءِ اُمت کی مقبول و مستند ہوں کہ آپ جملہ کائنات کے ذرہ ذرہ کے رسول ہیں کما قال علیہ السلام "اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً" اور رسالت کا معنی سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ [جن کا پایۂ علمی وخدمتِ حدیث بالاتفاق مسلم ہے] فرماتے ہیں "معنیٰ رسالت کیا ہے؟ یہ کہ رسول، خدا اور خلق کے درمیان واسطہ ہوتا ہے۔ خدا سے فیض ملتا ہے اور مخلوق کو عطا فرماتا ہے۔ ۔ ۔

معجزات دکھاتا ہے اور زمین و آسمان میں تصرف فرماتا ہے۔ دو انگلیوں کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے کرتا ہے اور پانچ انگلیوں سے پانچ چشمے بہاتا ہے۔ درخت اُس کو سجدہ کرتے ہیں اور شجر و حجر سلام کہتے ہیں۔ پیغمبر شریعت پیش کرتا ہے اور جہاں کو علم و عرفان سے منور کرتا ہے۔ کافروں کو کفر اور جاہلوں کو جہالت سے نکالتا ہے۔ دُور والوں کو نزدیک کرتا ہے اور اور گمراہوں کو راہِ راست پر لاتا ہے اپنی صورت و سیرت اور تمام ظاہری و باطنی خوبیوں میں سب سے زیادہ اور سب سے بالاتر ہوتا ہے۔ اور کوئی شخص کسی خوبی میں اس کی مانند نہیں ہو سکتا۔ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جب ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت عامّہ ثابت ہے۔ تو پھر اختیار کل کیوں۔ جب کہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے آپؐ کا عہدہ بلند اور حلقۂ رسالت وسیع ہے آپؐ جن و انس، اولین و آخرین، حیوانات و نباتات، جمادات، ملائکہ کرام، انبیاء عظام۔

لے مکتوب ملا اخبار الاخیار صفحہ ۱۴۱

marfat.com

غرضیکہ تمام مخلوقات و کُل کائنات کے رسول ہیں۔ اور بطور مثال ماتحت حکام سے صدر مملکت تک ہر ایک عہدہ و منصب سے ظاہر ہے کہ جتنا کسی کے عہدہ بلند اور وسیع ہوتا ہے۔ اُتنے ہی اُس کے اختیارات زیادہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا جس کو آپ کے "رسول کُل" ہونے پر ایمان ہے اسے آپ کے "مختار کُل" ہونے کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے؟ کیا جس چیز کے آپؐ رسول ہیں اُس کے حاکم و مختار نہیں ہیں؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپؐ کا مولےٰ تعالےٰ آپؐ کا حلقۂ رسالت سب سے وسیع بنائے اور عہدہ آپ کو سب سے بلند اور بڑا عطا فرمائے۔ لیکن اختیار آپ کو کسی بات کا نہ دے یہ عجیب منطق ہے۔ بلکہ ہمارا تو عقیدہ ہے کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاماں غلام، اولیاء کرام کو بھی بہت بڑا اختیار حاصل ہوتا ہے چنانچہ شاہ صاحب قدس سرہٗ نے فرمایا۔

"پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا کمال دیکھ اور مشاہدہ کر کہ "وہ آپ کیسے عظیم الشان بادشاہ ہیں کتنے غریب نواز ہیں۔ اور کس طرح ملک و دین و دُنیا بخشتے ہیں۔ کہ غوث الثقلین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جیسے آپؐ کے فرمانبردار، بندگانِ بارگاہ بھی دین کو زندہ کرتے ہیں۔ جن و انس کے فریادرس ہیں، زمین و آسمان کے بادشاہ ہیں۔ اور ملک و ملکوت میں تصرف کرتے ہیں[۱]"

کُتبِ سماویہ کی گواہی:۔ پہلی کتب آسمانی میں اس کی یوں تشریح تھی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے تورات مقدس میں بھی صاف فرمادیا ہے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَبْدِیَ الْمُخْتَارُ۔ دوسری روایت میں ہے عَبْدِیْ اَحْمَدُ الْمُخْتَارُ[۲]۔

---

[۱] مکتوب ۲۹، اخبار الاخیار صفحہ ۲۲۰ [۲] السیرۃ الجلیلہ جلد ۱ صفحہ ۷۰ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۴

marfat.com

نیز فرمایا کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَ اَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یَا مُحَمَّدُ
یعنی اے پیارے محمدؐ! دونوں جہاں میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا کا طالب ہوں۔
(فتاوے رشیدیہ صفحہ ۱۵۰، نزہتہ المجالس ج ۲ ص ۱۳۵)

وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ: یہ دلائل تھے ہمارے عقیدہ کے۔ لیکن دیوبندی وہابی غیر مقلدین اور مودودی مکتب فکر کے پیشوا مولوی اسماعیل نے لکھا ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ اور یہ کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۹-۱۰)

درس عبرت: ناظرین خود سوچیں کہ یہ لوگ ایسے عبارات لکھ کر ذرہ بھر بھی نہیں شرماتے اور نہ ہی انہیں شرم و حیا ہے جو ایسی عبارات کو صحیح مانتے ہیں۔

دلائل الخیرات اور مطالع المسرات: دلائل الخیرات میں ایک درود شریف ہے۔ جسے ہم نے پہلے لکھا ہے۔ جس کا آغاز یوں ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَاءِ الرَّحْمَۃِ الخ

اس کے لیے ایک مجرب کہانی بھی ہم لکھ چکے ہیں۔ اب یہاں پر صرف مطالع المسرات کی تقریر لکھتے ہیں جو ہمارے مسلک کے مطابق ہے۔

الملک ملکان ملک الدنیا وملک الاخرۃ فالمیم الاولی للاول والثانیۃ للثانی والرحمۃ عامۃ لھما فکانت الحاء واحدۃ وکانت بلینھما یتجاذبا ھا فکل واحد منھا مستمسک بحظہ منھا و

ولانها صلة بين الملكين الا نه انما يتصل للمرء نعيم الدنيا بالآخرة فتلك الرحمة مما يتصل له باستمساكه به صلے اللہ علیہ وسلم وتاخرت الدال لان الدوام امر يعرض من قبل انها يأت ويكون متصلا بالملك الثاني ولا تدعلى انه هو الدائم اما الاول فلا دوام له

(صفحہ ۱۶۹ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: ملک دو ہیں۔ دنیا و آخرت پہلا میم پہلے کے لیے ہے۔ دوسرا دوسرے کے لیے اور رحمت ہر دونوں کو عام ہے۔ اسی لیے حاء ایک ہی دونوں سے متعلق ہے اور درمیان میں ہے تاکہ دونوں ملکوں کو شامل ہو اور ہر دونوں دونوں ملکوں کو ملانے والی ہے۔ اسلیے کہ ہر انسان کو آخرت کی نعمت دنیا کی نعمت کی وجہ سے ملے گی۔ بشرطیکہ وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن مضبوط پکڑے یہاں تک کہ آپ اسے آخرت کی نعمت تک پہنچادیں۔ اس معنے پر دونوں ملکوں میں واسطہ ہیں اور دال کو مؤخر کیا گیا۔ کیونکہ دوام اس ملک کے لیے ہے جسے مداومت ہے یعنے آخرت کا ملک ورنہ دنیا کے ملک کو تو فنا ہے۔

اس سے سمجھ لیجیے کہ اکابر امت و اسلاف ملت کا یہی عقیدۃ تھا جو ہم بیان کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالے ہمیں اسی عقیدہ پر زندہ رکھے اور اسی پر موت دے اور اسی پر حشر ہو۔ (آمین)

مولانا جامی قدس سرہ: یہی مولانا عارف جامی نے لکھا ہے

محمد کش قلم چوں نامور ساخت — زمیمش حلقۂ طوق و کمر ساخت
خط لوح عدم زاں حرف حک شد — ازاں سر حلقۂ ملک ملک شد

تواند شد ز سرِ حاش آگاہ ؛ خرد با جملہ دانش حاش للہ
درین دیر مسدس زدست وشن ؛ مثمن روضۂ از ہشت گلشن
چوں پا آراست از خلخال دانش ؛ سر دین پروراں شد پائیمالش
چہ نامست اینکہ در دیوان ہستی ؛ برونگرفت نامی پیش دستی
زبانم چوں از وحرفی سراید ؛ دل و جانم ز لذت پُر بر آید
چو نام اینست نام آورچہ باشد ؛ مکرم تر بود از ہر چہ باشد
مکرم شد ز عالم نسل آدم ؛ مکرم تر دلیست از ہر مکرم

ترجمہ: قلم نے جب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لکھا تو ایک میم کو آپ کا طوق دوسرے کو کمر بنلیا اُس وقت سے عدم وجود ملا۔ یہی وجہ کہ آپ ملک و مُلک کے سردار ہیں۔

آپ کے نقطہ حاء کے اسرار سے آگاہی کسے ہوسکتی ہے۔ بس اللہ تعالیٰ کی شان۔ ہاں اتنا سمجھیئے کہ یہ دنیا کی چار دیواری آپ کی حاء سے روشن ہے ایسے ہی بہشت کے آٹھ باغ اسی سے آباد ہیں۔ آپ کے اسمِ گرامی کی دال بمنزلہ خلخال کے ہے۔ اسیلئے دین کے عشاق اس کے پاؤں پر سر رگڑ رہے ہیں۔ یہ نام کیسا ہی بلند قدر ہے کہ اس بڑھ کر کسی کو قدر و منزلت نصیب نہیں۔ آپ کے اسم گرامی کا صرف ایک حرف ہی ایسا ہے کہ جونہی اسے زبان پہ لاتے ہیں تو ہماری زبان لذت سے لبریز ہو جاتی ہے۔ جب ان کے نام پاک کا یہ حال ہے تو نام والے کا کیا شان و قدر ہو گا۔ بس یوں سمجھیئے کہ نسل آدم بلکہ کل عالم کے ہر مکرم سے آپ مکرم تر ہیں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ہر حرف محمد میں ہے کرشمے اور نئی برکتیں

حضرت سلطان الواعظین الحاج مولانا علامہ محمد بشیر کوٹلوی مدظلہٗ نے حروف محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خوب منظوم فرمایا:

حروفِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

(م)

کلمہ میں میم اور مسلمان میں بھی میم ؛ اسلام میں ہے میم تو ایمان میں بھی میم
جو صوم میں بھی ہے میم تو رمضان میں بھی میم ؛ رحمت میں ہے جو میم تو رحمان میں بھی میم
اسمین ہے جلوہ رحیم وکریم میں ؛ کیا کیا برکتیں ہیں دیکھو محمدؐ کے میم میں
ہے آسمان میں بھی میم زمین میں بھی میم ہے ؛ اور ہے مکان میں میم مکین میں بھی میم ہے
الہام اور روح امین میں بھی میم ہے ؛ راقم قلم میں لوح مبین میں بھی میم ہے
اس میم کی بہار ہے باغ نعیم میں ؛ کیا برکتیں ہیں دیکھو محمدؐ کے میم میں
گر حمد میں ہے میم تو حامد میں میم ہے ؛ اور مردِ حق میں میم مجاہد میں میم ہے
اور میم ہے نماز میں، مسجد میں میم ہے ؛ اور میم ہے مرید میں مرشد میں میم ہے
اس میم ہی کا نور ہے قلب سلیم میں ؛ کیا برکتیں ہیں دیکھو محمدؐ کے میم میں

(ح)

اہلِ حیا کو ح سے ہی حاصل حیا ہوئی ؛ حاصل شہید حق کو حیات وبقا ہوئی
اور دل میں پیدا ح سے ہی حُب خدا ہوئی ؛ ح سے حسین کو حُسن کی دولت عطا ہوئی
ح حج میں حجرِ اسود وبیت الحرام میں ؛ کیا کیا برکتیں ہیں ح کی محمدؐ کے نام میں
یہ ح لحد میں ساتھ ہے رحمت کے واسطے ؛ محشر میں بھی ہے ساتھ یہ رحمت کے واسطے
حل مشکلوں کو کرتی ہے ہر اک مقام میں ؛ کیا برکتیں ہیں ح محمد کے نام میں۔
محبوب میں بھی ح ہے محبت میں بھی ہے ح ؛ ح حاکم میں ہے تو حکومت میں بھی ہے ح
گر ح حکیم میں ہے تو حکمت میں بھی ہے ح ؛ رحمان میں جو ح ہے تو رحمت میں بھی ہے ح
حیدرؓ وحسین علیہ السلام[1] میں ؛ کیا برکتیں ہیں ح کی محمدؐ کے نام میں

[1] وزن شعری کی وجہ مولانا نے علیہ السلام لکھا ورنہ رضی اللہ عنہ ہونا چاہئیے۔ اویسی

marfat.com

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جلوے

[شاعرِ ملت حامد الوارثی فیصل آباد]

نگیں میں جبیں میں، ثمیں میں خبر میں، اثر میں، محمد کے جلوے
زمیں، مکیں میں یسار و یمیں میں، قمر میں محمد کے جلوے

چمن میں، دمن میں کرن میں، سمن میں، شجر میں، ثمر میں، محمد کے جلوے۔
سمندر میں صحرا میں، دشت و جبل میں، میں ہر خشک و تر میں محمد کے جلوے...

قلم میں، علم میں، بمہ میں، حشم میں کرم میں، حلم میں، ازم میں حرم میں۔
ہوا میں خلا میں، نوا میں، حجر میں، گہر میں۔ محمد کے جلوے

طلب میں سبب میں، طرب میں، عنب میں، ادب میں، لقب میں، عجب میں، نسب میں
امم میں، فلک میں، جہاں میں، جناں میں، صحف میں، عنبر میں محمد کے جلوے

کفو میں رفو میں، علو میں، نمو میں، سبو میں، وضو میں، گلو میں، حلو میں
وفا میں ادا میں، حیا میں شیفا و جبیں میں، نظر میں محمد کے جلوے

لہک میں، لچک میں، مہک میں، چمک میں بشر میں، ملک میں، فلک میں، سمک میں
مکاں میں زماں میں، عیاں میں، نہاں میں، سفر میں حجر میں محمد کے جلوے

نگوں میں، فزوں میں، جنوں میں، سکوں میں، چگوں میں، دروں میں، بروں میں،
سبق میں، رمق میں، افق میں، شفق میں، دگر میں، نگر میں محمد کے جلوے

یہ پھول اور خوشبو یہ رنگ اور روغن ہیں محبوب حق کی تجلی سے روشن
زباں میں، دہن میں، قلم میں، سخن میں، تخیل میں، سر میں محمد کے جلوے

چمن میں کلی میں، وطن میں، گلی میں، ادھر بھی، اُدھر بھی، یہاں بھی وہاں بھی
عرب ہو، عجم ہو۔ جہاں میں جائیں، حامد میں ہر بام مکان میں محمد کے جلوے

marfat.com

میم ثانی

اسی میم سے مراد ملی بے مُراد کو ؛ اس میم نے ملایا ہے حق سے عِباد کو
اس میم نے مٹایا ہے کفر و عناد کو ؛ اس میم سے ہی موت جہان فساد کو
اس میم سے بہشت میں اپنا مکان ہے ؛ کیا دوسری بھی میم محمد کی شان ہے
اس میم نے مٹائی ہے ظلمت قدیم کی ؛ اس میم نے دلائی ہے رحمت رحیم کی
اور ہے یہ میم بلحاظ مادی یہ میم کی ؛ مکہ مدینہ میں بھی برکت ہے میم کی
یہ میم مجرموں کو پیام امان ہے ؛ کیا دوسری بھی میم محمد کی شان ہے
اس میم سے تو لطف ہے مولا کے نام میں ؛ اس میم ہی کا جلوہ ہے زمزم کے جام میں
اس میم ہی کا نور ہے بیت الحرام میں ؛ اس میم سے مدد ملی مشکل مقام میں
یہ میم ہی تو موجب ہر دو جہاں میں ؛ کیا دوسری بھی میم محمد کی شان ہے

(د)

آدم ہوئے فرشتوں کے مسجود دال سے ؛ شیطان جناب حق سے ہے مردود دال سے
حامد جو دال سے ہے تو محمود دال سے ؛ دونوں جہاں ہو گئے موجود دال سے
دین اور دنیا دونوں محمد کا مال ہے ؛ بنیاد دو جہاں محمد کا دال ہے
دانش میں ہے جو دال تو دانا میں دال ہے ؛ دُرِ صدف میں دال ہے دریا میں دال ہے
ہر دل میں دال ہی کا تو دیکھو جمال ہے ؛ بنیاد دو جہاں محمد کا دال ہے
اس دال سے قبول خدا کو درود ہے ؛ اس دال سے ہی دہر میں ہر اک وجود ہے
مردِ سخی دل سے فیض اور جود ہے ؛ خوش دال سے شہید پہ رب درود ہے
نزدیک و دور "دال" کا فیض کمال ہے
بنیاد دو جہاں محمد کا دال ہے

---

marfat.com

اشعار

اعلحضرت امام اہلسنّت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے نام مُحمّدؐ پہ عقیدت کے جواہر نثار کیئے ہے

(۱) تیرے نام پہ میری جاں فدا اک جاں کیا دوجہاں فدا۔
دو جہاں سے نہیں جی بھرا کروں کیا کرو جہاں نہیں

(۲) حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں۔
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مرداں عرب۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

یہی نام ہے بیکسوں کا سہارا۔
یہی نام ہے دردمندوں کا چارہ
میرا مُنہ لیا چوم روح الامیں نے
لیا میں نے جس وقت نام مُحمّدؐ صلے اللہ علیہ وسلم

اسمِ محمد پر نقطہ کیوں نہیں:- چونکہ نقطے کی ظاہری شکل و صورت مکھی کے مشابہ ہے۔ اسی لیے اللہ تعالےٰ کو گوارا نہ ہوا کہ اپنے محبوب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام اقدس پر ایک گندی شے کے مشابہ کوئی شے ملحق ہو۔ چنانچہ حضرت امام شہاب الدین خفاجی حنفی نے نسیم الریاض ج ۲ ص ۲۸۲ میں لکھتے ہیں۔

"وتظرف بعض علماء العجم فقال محمد رسول الله ليس فيه حرف منقوط لان النقط تشبه الذباب فصين اسمه"

اس کے بعد امام موصوف قدس سرہ نے نظم میں یوں لکھا ہے

لقد بالذباب فلیس یعلو ÷ رسول اللہ محمود امحمد

و نقدا الحرف یحکیہ بشکل ÷ لذاک الخط عنہ وقد تجرد

اس کا اور عربی عبارت کا وہی مفہوم ہے جو ہم نے اوپر عرض کر دیا ہے۔

پیارے غوث جیلانی کے جسم پر مکھّی نہیں بیٹھتی تھی

امام موصوف کتاب مذکور کے اسی مقام پہ لکھتے ہیں کہ "وقد نقل مثلہ عن ولی اللہ العارف بہ الشیخ عبد القادر الکیلانی۔ یعنے جیسے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔

کرامت اور معجزہ ایک شی ہے

یہاں پر کسی کو غلط فہمی ہو کہ نبی علیہ السلام اور غوث پاک کی ایک شان ہوگئی۔ اس کے سوال میں امام موصوف لکھتے ہیں۔

"ولا بعد فیہ لان معجزات الانبیاء قد تکون کرامتہ اولیاء امتہ"

یعنے اس میں کوئی اشکال نہیں۔ اسلئے کہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اولیأ کی کرامت کے طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔ اس مسئلہ کی مزید تحقیق فقیر اویسی غفرلہٗ کے رسالہ "احیاء الموتیٰ" میں دیکھیئے۔

غوث جیلانی کا کیا کہنا

امام شعرانی قدس سرہ نے لکھا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نیند بھی ناقض وضو نہیں تھی۔ علاوہ ازیں غوث پاک کے کمالات کی تفصیل فقیر کی کتاب بڑے پیر کی بڑی شان پڑھیئے۔ اسی علّت پر ہم اہلسنّت حضور نبی اکرم

marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاریک سایہ کے قائل نہیں۔

سایہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نفی کے دلائل

جسے اللہ تعالےٰ نے عقل وفہم اور ذکاء عطا فرمایا ہے۔ وہ یہ مختصر دلیل سمجھ جائیگا کہ جس ذات کے نام پر بے عیب شے (نقطہ) بایں معنی عیب ہے کہ وہ ایک عیب والی شے یعنے سایہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ اسی لیے ہم اہلسنت اپنے آقا مولا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے عدم سایہ کے قائل ہیں۔

اور یہ امر احادیث واقوال علماء کرام سے ثابت ہے اور مدعا پر دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ نور ہیں اور نور کے لیے سایہ نہیں۔ کیونکہ سایہ اس چیز کا پڑے گا۔ جو کثیف ہو۔ اور انوار کو اپنے ماسوا سے اگر سایہ پڑے تو روشنی کون کریگا۔ یہی وجہ ہے کہ آفتاب کا سایہ نہیں ہے۔

(۱) یہی وجہ ہے کہ مکتوبات شریف میں ہے۔

"اورا صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نبود در عالم شہادت کہ سایہ ہر شخص لطیف تر است چوں لطیف تر از وے صلی اللہ علیہ وسلم در عالم نباشد اورا سایہ چہ صورت دارد"

اور جلد سوم مکتوب سوم اور مکتوب ۱۲۲ میں فرمایا۔

"واجب تعالےٰ را چرا ظل باو کہ ظل موہم تولید مثل است وبنی از شائبہ عدم کمال لطافت اصل ہرگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را از لطافت ظل نبود و خدائے محمد را چگونہ ظل باشد"

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عالم شہادت میں سایہ نہ تھا۔ اسلئے کہ ہر شخص کا سایہ اس سے زیادہ لطیف ہوتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جہان میں کوئی چیز زیادہ لطیف نہ تھی۔ اسلئے آپ کا سایہ کس طرح ہوتا۔ اور اللہ تعالےٰ کا سایہ اس

marfat.com

ہم مثل کا وہم ڈالتا ہے اور نبی کا سایہ ہو تو کمال لطافت کے عدم کا شائبہ ہوگا۔ اور جب کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدا کا کس طرح سایہ ہوگا؟

(۲) اخرج الحکیم الترمذیُّ عن ذکوان انَّ رَسُولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لم یکن یُریٰ لہٗ ظلٌّ فی شمسٍ وَلا قمرٍ قالَ ابنَ سَبُعٍ من خصائصہٖ انّ ظلّہٗ کان لاتقع علی الارض وانّہٗ کانَ نُورًا فکان اذا مشیٰ فی الشَّمس وَالقمرِ لَا ینظرُ لہٗ ظِلٌّ وقالَ بعضھُمُ یشھدُ لہٗ حَدِیثُ قولِہٖ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی دُعَائِہٖ وَاجعَلنِی نُورًا

(خصائص الکبریٰ جلد ص ۶۸)

حکیم ترمذی نے سند کے ساتھ اس بات کو درج فرمایا ہے۔ کہ حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سایہ نظر نہ آتا تھا۔ دھوپ میں اور نہ چاندنی میں اور ابن سبع نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خصائص کریم سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا اور آپ نور محض تھے۔ تو جب دھوپ یا چاندنی میں چلتے تو آپ کا سایہ نظر نہ آتا۔ اور بعض علماء نے فرمایا ہے۔ اور اس کی شاہد وہ حدیث ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی دعا میں عرض کیا کہ اللہ مجھے نور کر دے۔

(۳) رُوِیَ انَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اُرِیدُ الخطَّ لِئَلّا یَقَعَ ظِلُّ القَلَمِ عَلٰی اِسمِ اللّٰہِ تعالیٰ رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ فَجَازَاہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلٰی ذٰلِکَ اَن یَرفَعَ ظِلَّہٗ عَنِ الاَرضِ فَلَا یُوطَأَ۔

(نسیم الریاض شرح شفا شریف جلد ۲ ص ۴۲۹)

وَفِی الاَنوَارِ شَفَافَۃٌ لَطِیفَۃٌ لَاتحجُبُ غَیرَھَا مِنَ الاَنوَارِ

marfat.com

فَلَا ظِلَّ لَهَا هُوَ مُشَاهَدٌ فِی الْاَنْوَارِ الْحَقِیْقَةِ وَھٰذَا رَوَاہُ صَاحِبُ الْوَفَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمْ یَکُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ وَلَمْ ظِلٌّ وَلَمْ یَقُمْ مَعَ شَمْسٍ اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُہٗ ضَوْءَ ھَا اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُہٗ وَرُبَاعِیَّتُنَا فِیْہِ ۔

مَا جَرٰی بِظِلِّ اَحْمَدَ اَذْیَالٌ ÷ فِی الْاَرْضِ کَرَامَةٌ کَمَا قَالُوْا
ھٰذَا عَجَبٌ وَکَمْ مِنْ عَجَبٍ ÷ وَالنَّاسُ بِظِلِّہٖ قَامُوْا

وَقَدْ نَطَقَ الْقُرْاٰنُ بِاَنَّہُ النُّوْرُ الْمُبِیْنُ وَکَوْنُہٗ بَشَرًا لَا یُنَافِیْہِ کَمَا تُرِءُ ھُمْ فَاِنْ فَھِمْتَ فَھُوَ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ فَاِنَّ النُّوْرَ ھُوَ الظَّاھِرُ بِنَفْسِہٖ الْمُظْھِرُ لِغَیْرِہٖ وَتَفْصِیْلُہٗ فِیْ مِشْکٰوۃِ الْاَنْوَارِ لِلْغَزَالِیِّ ۔

(نسیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

اور روایت کی گئی ہے کہ تحقیق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں لکھنا نہیں چاہتا کہ قلم کا سایہ اللہ تعالیٰ کے نام پر نہ پڑے اور اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے ۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر آپ کو یہ شان عطا فرمائی کہ آپ کا سایہ زمین سے اٹھا لیا تاکہ کوئی شخص آپ کے سایۂ اقدس پر پاؤں نہ رکھ سکے اور دھوپ اور چاندنیاں اور روشنیاں کہ اسمیں شفافت اور لطافت ہے تو یہ اپنے علاوہ دیگر روشنیوں کے لیے حجاب نہیں بن سکتے ۔ لہٰذا اُن کا سایہ نہیں پڑتا ۔ جیسا کہ حقیقی انوار میں مشاہدہ کیا جاتا ہے اور صاحب الوفا نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سایہ نہ تھا اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے ، مگر یہ کہ ان نور عالم افروز خورشید کی روشنی پر غالب آگیا ۔ اور نہ قیام فرمایا ۔ چراغ کی ضیا میں ، مگر یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابش نور نے اس کو دبا لیا ۔ اور علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

marfat.com

اس بارہ میں ہماری ایک رباعی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے۔ جیسا کہ شیخ نے کہا ہے کہ سایہ احمد صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن بسبب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کرامت اور فضیلت کے زمین پر نہ کھینچا گیا۔

اور تعجب ہے اور بہت کافی تعجب ہے کہ باوجود اس کے تمام آدمی ان کے سایہ میں آرام کرتے ہیں اور پھر آپؐ کا سایہ نہ ہو اور پھر فرمایا اور تحقیق قرآن مجید ناطق ہے کہ آپ نور روشن ہیں اور آپؐ کا بشر ہونا اس کے منافی نہیں جیسا کہ وہم کیا گیا ہے۔ اگر تو سمجھے تو وہ نورٌ علیٰ نورٌ ہیں۔ اسلیئے کہ نور وُہ ہے خود بھی ظاہر ہو۔

اور دوسرے کو ظاہر کرے اور اس مسئلہ کی تفصیل امام غزالیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ الانوار میں کی ہے۔

(۴) اِنَّہٗ لَاظِلَّ لِشَخْصِہٖ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ لِاَنَّہٗ کَانَ نُوْرًا ط
(الشفا بتعریف المصطفےٰ ص ۲۴۲ ج ۱)

ترجمہ: اور آپ کے جسم اطہر کا سایہ نہ دھوپ میں تھا اور نہ چاندنی میں۔ اسلیئے کہ آپؐ نور تھے۔

(۵) وَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّ اللّٰہَ مَا اَوْقَعَ ظِلَّکَ عَلَی الْاَرْضِ لِئَلَّا یَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَہٗ عَلٰی ذَالِکَ الظِّلِّ (تفسیر مدارک جلد ۳ ص ۱)

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہ ڈالا۔ تاکہ اس سایہ پر کوئی شخص پاؤں نہ رکھ دے۔

اس کی وجہ بعض کتابوں میں درج ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہم تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک یہودی کو دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

کے گرداگرد اپنے پاؤں سے عجیب حرکات کرتا جاتا ہے۔ آپ نے اُس سے دریافت کیا۔ تو بولا یہ بات ہے کہ ہم تم پر اور تو کچھ قابو نہیں پا سکتے۔ مگر راستہ میں جہاں جہاں تمہارا سایہ پڑتا ہے اُسے پاؤں سے روندتا چلتا ہوں۔ تو ایسی خباثتوں کی شرارتوں سے اللہ جل شانہٗ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ فرمایا۔ کیا خوب فرمایا شاعر نے۔

یہ تھی رمز جو اس کا سایہ نہ تھا ؎ کہ رنگِ دوئی واں تک آیا نہ تھا
نہ ہونے کا سایہ کے تھا یہ سبب ؎ ہوا صرف پوشش میں کعبہ کے سبب
وہ قدِ رسا لیئے تھا نہ سایہ فگن ؎ کہ تھا گُل وہ اک معجزہ کا بدن
بنا سایہ اس کا لطیف اس قدر ؎ نہ آیا لطافت کے باعث نظر
عجب کیا جو اس گُل کا سایہ نہ ہو ؎ کہ تھا وہ گُل قدرتِ حق کی بُو
خوشی آیا نہ سایہ کو ہونا جُدا ؎ کہ اس نورِ حق کے رہا زیرِ پا
نہ ڈالی کسی شخص پر اپنی چھاؤں ؎ کسی کا نہ منہ دیکھا اس کے پاؤں
نہ ہوتا زمیں گیر کیا فرش پر ؎ قدم اس کے سایہ کا تھا عرش پر
جہاں تک کہ تھے یاں کے اہلِ نظر ؎ سمجھ مایہ نورِ کحل البصر
سبھوں نے لیا پتلیوں پر اٹھا ؎ زمین پر نہ سائے کو گرنے دیا
سیاہی کی پتلی کی ہے یہ سبب ؎ وہی سایہ آنکھوں میں پھرتا ہے اب
وگرنہ یہ تھی چشم اپنی کہاں ؎ اسی سے یہ روشن ہے سارا جہاں

نظر سے جو غائب وہ سایہ رہا
ملائک کے دل میں سمایا رہا

نہ صرف ہم بلکہ مخالفین کے ~~حسادید~~ بھی یہی کہتے ہیں۔ چنانچہ ان کے مولویوں کے چند فتاوے درج ذیل ہیں۔ جس کے بعد از روئے انصاف کسی کے لیئے بھی مجالِ انکار نہیں

مولانا عبدالحیٔ | "التعلیق العجیب" میں فرماتے ہیں۔ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دھوپ اور چاندنی میں چلتے تھے۔ تو آپ کا زمین پہ سایہ نہ پڑتا تھا کیونکہ سایہ کثیف کا ہوتا ہے۔ اور آپ کی ذات سر سے قدم تک نور ہے"

(التعلیق ص۱۳)

مولوی اشرف علی تھانوی: نے لکھا ہے "یہ بات حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایہ نہیں تھا۔۔۔۔ یہ بات مشہور ہے کہ ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی۔ اسلئے آپکے سایہ نہ تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ گو وہ ضعیف ہیں مگر مسائل میں متمسک بہ ہو سکتی ہے"

(ذکر الرسول ص۱۱)

مولوی رشید احمد گنگوہی: "امداد السلوک" میں رقمطراز ہیں "بتواتر ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہیں تھا۔ اور ظاہر ہے کہ بجز نور تمام اجسام کا سایہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ آپ کا فرمان ہے کہ حق تعالےٰ نے مجھے اپنے نور سے پیدا فرمایا ہے۔ نیز فرمایا۔ الٰھی! میرے کان آنکھ اور قلب میں نور عطا فرما۔ بلکہ فرمایا خود مجھے نور بنا دے۔ پس اگر نفس ایمان کا نور ہونا محال ہوتا۔ فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرگز یہ دعا نہ فرماتے۔ کیونکہ محالات کی دعا بالاتفاق ممنوع ہے"

(امداد السلوک ص۸۵)

مفتی مدرسہ دیوبند: ماہنامہ "تجلی" دیوبند بابت فروری مارچ ۱۹۵۹ء میں مفتی مدرسہ دیوبند کا فتویٰ بدیں الفاظ منقول ہیں "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تھا

marfat.com

اور اسی کے ہم معتقد ہیں۔ سید مہدی حسن مفتی مدرسہ دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح۔ محمد جمیل الرحمٰن، نائب مفتی بدارالعلوم دیوبند۔

کیا اصولِ اسلام مولوی محمد ادریس کاندھلوی اور فضائل درود، مولوی محمد زکریا میں بھی سایہ کی نفی مذکور ہے۔

شکلِ محمدؐ پر آرام و استراحت: سیّدی اعلحضرت بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مؤدب اور متقی تھے کہ کبھی پاؤں دراز کرکے استراحت نہ فرمایا کرتے تھے چوبیس گھنٹوں میں صرف ڈیڑھ دو گھنٹہ آرام فرماتے۔ اور وہ بھی داہنی کروٹ پر اس طرح کہ دونوں ہاتھ ملاکر سر کے نیچے رکھ لیتے اور پاؤں مبارک سمیٹ لیتے۔ گویا نامِ محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کا نقشہ بن جاتا۔ اس طرح سونے کا فائدہ یہ ہے کہ ستر ہزار فرشتے رات بھر اس نام مبارک کے گرد درود شریف پڑھتے ہیں اور اس طرح سونے والے کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

مؤذن مسجد سیرانی: فقیر اُویسی نے جب یہ واقعہ مسجد سیرانی بہاولپور میں بیان کیا تو مسجد شریف کے مؤذن حاجی محمد بخشؒ مرحوم نے بتایا زندگی (چھ سال) ایسے ہی شکل بناکر بوقتِ نوم (نیند) زندگی بسر فرمائی۔

فیضِ اعلحضرت: یہی اعلحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فیض ہے کہ آج عوام و خواص کو آدابِ رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی ہر منسوب محبوب شے کا ادب اور تعظیم و تکریم نصیب ہے۔

marfat.com

تقدیمِ سلام و سمتِ قبلہ: سید ایوب علی رضوی مدظلہٗ کا بیان ہے کہ نمازِ جمعہ کے لیے جس وقت تشریف لاتے۔ فرشِ مسجد پر قدم رکھتے ہی حاضرین سے تقدیمِ سلام فرماتے اور اسی پر بس نہیں بلکہ جس درجہ میں ورود ہوتا۔ تقدیمِ سلام ہوتی جاتی۔

اس کی بھی آنکھیں شاہد ہیں کہ مسجد کے ہر درجہ میں وسطی دَر سے داخل ہوا کرتے۔ گرچہ آس پاس کے دروں سے داخل ہونے میں سہولت ہی کیوں نہ ہو۔ نیز بعض اوقات اوراد و وظائف مسجد شریف ہی میں بحالتِ خرام شمالاً، جنوباً پڑھا کرتے۔ مگر منتہائے فرشِ مسجد سے واپسی ہمیشہ قبلہ رُو ہوکر ہی ہوتی۔ کبھی پُشت کرتے ہوئے کسی نے نہ دیکھا۔

احترامِ مساجد:- مسجد کے احترام کا ایک واقعہ آپ ملاحظہ فرما چکے۔ ایک اور ملاحظہ فرمائیے۔ سید ایوب علی رضوی مدظلہٗ فرماتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ سیدی احمد رضا خاں بحالتِ اعتکاف اپنی مسجد میں مقیم تھے۔ شب کا وقت جاڑے کا موسم اور اُس وقت دیر سے شدید بارش مسلسل ہو رہی تھی۔ حضرت کو نمازِ عشاء کیلئے وضو کرنے کی فکر ہوئی۔ پانی تو موجود مگر بارش میں کس جگہ بیٹھ کر وضو کیا جاتے۔ بالآخر مسجد کے اندر لحاف و گدّے کی چار تہہ کرکے وضو کیا۔ اور قطرہ تک فرشِ مسجد پر نہ گرنے دیا۔ اور بغیر رضائی اور گدّے پوری رات جاڑوں کی اور اس پر باد و باراں کا طوفان یونہی جاگ کر ٹھٹھر کر گزار دی۔"

کیا احترامِ مسجد کا ایسا عامل شخص اس زمانے میں بھی کوئی دیکھنے میں آتا ہے کہ مدارسِ عربیہ کے اساتذہ و طلباء تک بھاگ کر جماعت کے ساتھ ملنے کے لیئے وضو کے اعضا کو

marfat.com

پونچھے بغیر فرش مسجد پر بھاگتے ہیں۔ اس طرح صفوفِ مسجد خوب گیلی ہوتی ہیں اور وضو کے قطرات گرنے سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ کاش! کوئی اللہ کا بندہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کرے۔

مزید واقعات دربارۂ ادب فقیر کی کتاب "باادب بانصیب بے ادب بے نصیب" میں ہیں۔

معمہ

طبیب عشق را کدام دکان کجاست
علاج جاں کند اورا چہ نام است

نشانش میدہم گر چہ شناسی
دو میم و ہشت کاف و چار لام است

ترجمہ:
سوال: طبیب عشق کی دکان کہاں جو روح کا علاج کرتے ہیں ان کا اسمِ گرامی کیا ہے؟

جواب: نشان نہیں بتاتا ہوں اگر تم پہچان سکو ان کے اسمِ گرامی کے دو میم آٹھ کاف اور چار لام ہیں۔

حل: اس سے حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی مُحَمَّد مراد ہے اسلئے کہ دو میم تو آپ کے اسمِ گرامی میں ہیں۔ اور بحساب ابجد لفظ حاء کے آٹھ اور دال کے چار ہیں (وَاللہُ تعالیٰ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب)

اعجوبہ

مندرجہ ذیل اشعار میں ہر مصرعہ کے حرف اول کو جمع کرنے کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی حاصل ہوتا ہے۔ اسے اصطلاح میں توشیح کہتے ہیں۔

marfat.com

۵ من بر دہنت بموی بستم دل تنگ	میں نے تیرے چہرے پر دل دے دیا
حاصل زلیست نیست بیروں از نیرنگ	زندگانی کا حاصل نیرنگ سے باہر نہیں
من با تو و تو با من سکین شب و روز	میں تیرے ساتھ وابستہ ہوں
دارم سرآتشی و داری سر جنگ	لیکن تیری میرے ساتھ جنگ ہے

(غیاث)

تعویذ دردِ زہ: تسہیل ولادت کے لیے مندرجہ ذیل لکھ کر ناف پر باندھیں یا سیدھے ہاتھ میں دیں۔ جب بچہ پیدا ہو اُسے فوراً اتار لیا جائے اور اُسے حفاظت سے رکھا جائے نقش یہ ہے

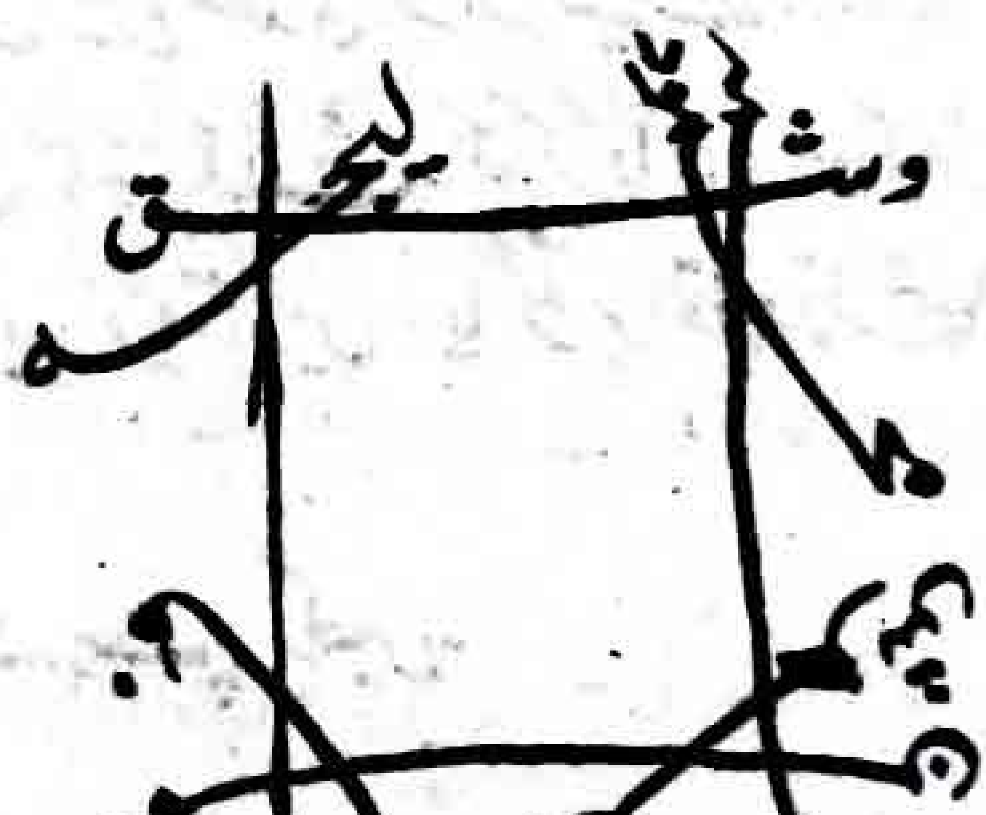

(حاشیہ دلائل الخیرات) از مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ)
اسم گرامی محقق کے تعویذ کی مناسبت سے چند دیگر مجربات حاضر ہیں۔

دردِ زہ کے دیگر مجربات: (۱) خرم جا شد مرا نیز جا شُد۔ زنِ دہقان نزاید یا نزاید۔ یہ عبارت لکھ کر دبائیں ران کی جڑ میں باندھیں اور بعد پیدائش بچہ فوراً اتار دیں۔

marfat.com

حکایت اور عجوبہ: ایک بزرگ کسی کے ہاں رات کو مہمان ٹھہرے ۔ اس کے گھر سے کراہنے کی آواز سُن کر ماجرا پوچھا تو عرض کی گئی کہ اہلِ خانہ کی اہلیہ دردِزہ میں مبتلا ہے ۔ آپ نے مذکورہ عبارت لکھ کر باندھنے کا کہا تو فوراً بچہ پیدا ہو گیا ۔

ترجمہ عبارتِ مذکورۂ بالا: مجھے جگہ مل گئی اور میرے گدھے کو بھی اب دہقانی کی عورت بچہ جنے یا نہ ۔

سبق: اولیاء اللہ کی ہر بات میں ہزاروں مشکلات کا حل ہے ۔ مذکورۂ عبارت میں بظاہر تو لاپرواہی کا اظہار ہے ۔ لیکن درحقیقت ایک بہت بڑی مشکل حل ہے ۔ اسے کہتے ہیں ۔

نازِ از بندہ اور ناز برداری از بندہ نواز

بعض کہتے ہیں یہ بزرگ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ تھے ۔ (واللہ اعلم)

(۲) اذا السَّمَاءُ انشَقَّتْ تا وَتَخَلَّتْ ۔ لکھ کر دائیں ران کی جڑ میں باندھیں بچہ کی پیدائش کے بعد فوراً اتار لیں ۔ یا گڑ پر اول و آخر تین بار ۲۱ بار پڑھ کر دم کریں اور کھلائیں ۔

(۳) دلائل الخیرات شریف پیٹ پر رکھیں ۔

بُخار نوبتی کے لیئے: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۔ لکھ کر بخار کے آنے سے پہلے ماتھے پر چسپاں کیا جائے ۔

بواسیر خونی ہو یا بادی: گیہوں کے آٹے کی ٹکیہ پکا کر یہ نقش لکھ کر مریض کو سات روز تک کھلایا جائے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس موذی مرض سے نجات ہوگی نقش انگشتری میں کندہ کرا کے پہننے نقش اگلے صفحہ پر دیکھیں ۔

marfat.com

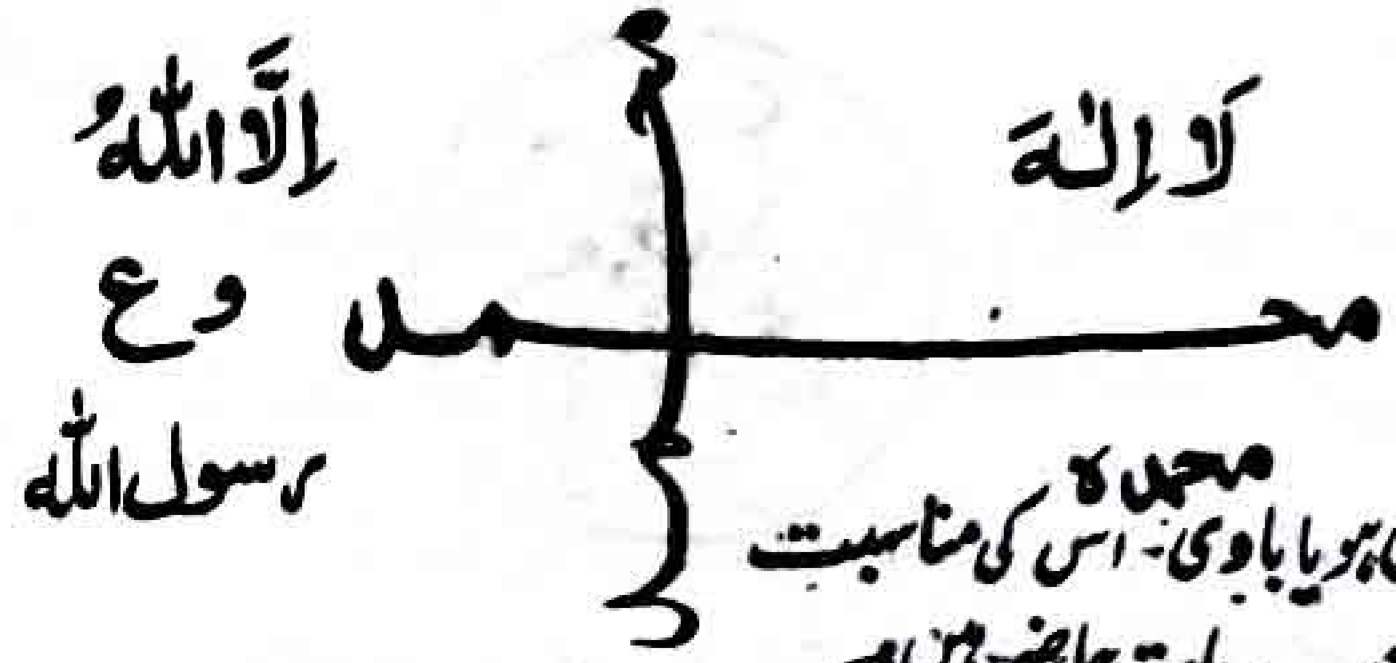

بواسیر خونی ہو یا بادی۔ اس کی مناسبت سے دیگر مجربات حاضر ہیں۔

بواسیر کا روحانی علاج:-

بِسْرِیْ سِمَارِیْ اَنْتَ فِیْ سُمْرِیْ۔

ازحضرت مولانا حسین بخش ؒ (حسین آگاہی ملتان)

ترکیب: سہ بار بر سہ کلوخ خام دمیدہ ہکذا ہفت کلوخ یکبار و بیست و یکبار لو یہ گرد مقعد چکر دادہ دور کنند و صاف گردانند۔ بفضلہ تعالیٰ اندر یک ہفتہ آرام میشود

ترجمہ: مذکورہ بالا الفاظ تین ڈھیلوں پر تین بار دم کریں۔ سات دفعہ دن میں ڈھیلوں کو استعمال کریں۔ کل اکیس روزانہ ڈھیلے ہونگے۔ ڈھیلے کو مقعد پر چکر دیکر صاف کریں۔ بفضلہ تعالیٰ ایک ہفتہ کے اندر آرام ہوجائیگا۔

دیگر: نماز فجر کی سنتوں میں رکعت اول کی الحمد شریف کے بعد سورۃ الم نشرح دوسری رکعت کی الحمد شریف کے بعد سورۃ الم تر روزانہ پڑھیں۔ سال کا کورس ہے

شریعت کے ہر حکم پر عمل کرنا بیماریوں کا علاج ہے۔

فقیر اویسی غفرلہ نے آزمایا آپ بھی آزمائیں کہ ہر حکم شرع ہزاروں بیماریوں کا علاج ہے۔ مثلاً مٹی کے تین ڈھیلوں سے پائخانہ کی جگہ کو فراغت کے بعد صاف کیا جائے تو بواسیر نہیں ہوتی۔ اگر ہو تو دور ہوجاتی ہے۔

ہر درد کی دوا: نقش ذیل لکھ کر بیمار کے گلے میں ڈالیں۔ انشاءاللہ شفا ہوگی

marfat.com

۷۸۶

نقش یہ ہے

عشقِ مجازی: بے گانی عورت اور بے ریش لڑکے سے عشق حرام ہے کیا کوئی یہ گوارا کرسکتا ہے کہ اس کی ماں بہن لڑکی اور بے ریش لڑکے سے عشق بازی کرے تو کیا یہ بے غیرتی نہیں کہ اپنے لیئے تو گوارہ نہیں لیکن خود حرام فعل کا ارتکاب کریں۔ بزرگوں نے فرمایا جو غیروں سے اسطرح کرتا ہے وہ خود اپنی عزت کی خیر منائے۔ اگر وہ بیگانی عورت سے عشق کا بناتا ہے تو کبھی اسکے محارم میں یہ بے عزتی ضرور ہوگی۔ اگر غیر کی اولاد سے عشق کا دم بھرتا ہے تو اس کی اولاد یا کوئی اور عزیز اس بے عزتی کی زد میں ضرور آئیگا (جَزَاءُ سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِثْلُھَا) یعنے جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

اگر کوئی بندۂ خدا اس مرض میں مبتلا ہو جائے تو اس کی نجات کا علاج یہ ہے کہ لفظ محمدؐ دل پر انگلی کے ساتھ روزانہ سو بار لکھے اور جس سے محبت ہے اسے آہستہ آہستہ دوری کا خیال جمائے۔ اور اس کے محاسن کی بجائے اُس کی بُری عادات کا خیال جمائے۔

اطباء لکھتے ہیں کہ اُس کے پاخانہ دیکھنے سے بھی یہ مرض زائل ہوجاتا ہے۔

لفظِ محمدؐ سے نسیان کا علاج: یکتب اسم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) علی القرطاس الابیض بخط العربی اربعین مرۃ فیشرب مع العسل اربعین یوماً ویقول عند الشرب۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً بوسیلۃ ھٰذِہٖ

الاسوءُ

ترجمہ: سفید کاغذ پر چالیس بار اسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا جائے عربی رسم الخط میں۔ اور اسے شہد میں ملاکر چالیس روز پیا جائے اور پیتے وقت کہے ربِّ زِدْنِیْ عِلْمًا بوسیلۃ ھٰذا الاسوءِ۔

فائدہ جلیلہ: حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام بلکہ بہت سے اولیاء کرام نسیان سے معصوم ومحفوظ ہیں جو انہیں نسیان سے موصوف کرے وہ محروم ہے اسلیئے کہ نسیان عقل کی کمی سے ہوتا ہے اور انبیاء واولیاء میں نقص وعیب توبہ، توبہ۔

بلکہ ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ، ودیگر بکثرت صحابہ رضی اللہ عنہم سے نسیان کی جڑ کاٹ دی۔ اور خود نسیان میں مبتلا ہوں یہ غلط خیالی نہیں تو اور کیا ہے۔

ہاں! چند بار نسیان ہوا اور وہ بھی شرعی نقطۂ نگاہ سے تعلیم امت کے لیے تھا۔ بلکہ صاحب نسیم الریاض نے تو فرمایا کہ وہ لفظ سہواً ہو سکتا ہے۔ درحقیقت آپ نے عمدًا فرمایا تاکہ امت کو سہو کے مسائل سے آگاہی ہو۔ **تفصیل فقیر کے رسالہ "نسیان نبی آخرالزمان"** میں دیکھئے۔

حضرت امام زین العابدین صاحب نے شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ردالمختار شرح درالمختار میں نسیان کے چند اسباب تحریر فرماتے ہیں وہ یہ ہیں۔

ستّ تورث النسیان سؤر الفارہ والقاء القملۃ وھی حیّۃ والبول

لہ طبِ اکبر وغیرہ ۱۲ منہ

فی الماء الراکد وقطع القطار و مضغ العلق و اکل التفاح وزاد بعضھم العصیان والھموم والاحزان بسبب الدنیا وکثرۃ الاشتغال بھا و اکل الکزبرۃ الرطبۃ والنظر الی المصلوب والحجم فی نقرۃ القفا واللحم المالح والخبز الحامی والاکل من القدر وکثرۃ المزاح والضحک بین المقابر والوضوء فی محل الاستنجاء وتوسد السراویل والعمامہ ونظر الجنب الی السماء وکنس البیت بالخرق و مسح وجھہ ویدیہ بزید نفض الثوب فی المسجد ودخولہ بالیسری وخروجہ بالیمین واللعب بالمذاکیر او لذکر حتی ینزل والنظر الیہ والبول فی الطریق اوتحت شجرۃ مثمرۃ او فی النھار والنظر الی الفرج او مرأۃ الحجام والامتشاط بالمشط المکسور فی بعض الکتب الادویۃ النظر الی المقابر دائما والاکل والشرب فی حالۃ الجنابۃ واکل اللحم الیبس ہ

ترجمہ: چھ باتوں سے نسیان پیدا ہوتا ہے۔ چوہے کا جھوٹا کھانا پینا۔ جوئیں زندہ چھوڑنا۔ کھڑے پانی میں پیشاب کرنا۔ جانوروں کی قطار کے درمیان سے گزرنا۔ علق سے خون چوسوانا۔ سیب کھانا۔ بعض لوگوں نے اس پر اضافہ کرکے لکھا کہ گناہوں کا ارتکاب، حزن و ملال بوجہ دنیوی امور کے۔ دنیوی امور میں بکثرت مشغولی، سبز دھنیا کھانا۔ پھانسی لٹکے ہوئے کو دیکھنا۔ ۱۲۔ گردن کے منکے پر پچھنے لگوانا۔ نمکین گوشت کھانا گرم روٹی کھانا۔ ہانڈی میں سے سالن لے کر کھانا۔ کثرت مذاق۔ گورستان میں بکثرت ہنسنا استنجاء کی جگہ میں وضو کرنا۔ سلوار اسیطرح سرہانے رکھنا۔ پگڑی وغیرہ کا سرہانے رکھنا۔ جُنبی ہو کر آسمان کی طرف دیکھنا۔ کپڑے سے مکان وغیرہ پر جھاڑو پھیرنا۔ قمیص وغیرہ کے

marfat.com

گریبان سے چہرہ و ہاتھ صاف کرنا۔ مسجد میں کپڑا جھاڑنا۔ پہلے بایاں قدم رکھ کر مسجد میں داخل ہونا۔ پہلے دایاں قدم مسجد سے باہر نکالنا۔ اپنے آلہ تناسل سے کھیلنا یعنی خواہ مخواہ ٹٹولنا یہاں تک کہ انزال ہوجائے یعنی مُشت زنی کرنا۔ آلہ تناسل کو دیکھنا، راستہ پر پیشاب کرنا۔ پھلدار درخت کے نیچے پیشاب کرنا۔ راکھ میں پیشاب کرنا۔ عورت وغیرہ کی فرج دیکھنا۔ حجام کا شیشہ دیکھنا۔ ٹوٹے ہوئے کنگھا سے کنگھا کرنا۔ گورستان کے لکھے ہوئے کتبوں کو دیکھنا۔ جنابت کی حالت میں کھانا۔ سوکھا گوشت کھانا۔

نسیان کے ازالہ کے لیئے دعا ذیل پڑھیں

یا من ہو فی علوہٖ قائم ویا من ہو فی علمہ محیط ویا من ہو فی عزتہ لطیف یا من ہو فی لطفہ شریف یا من ہو فی مجدہ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

(نقش مجمل برائے چیچک)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

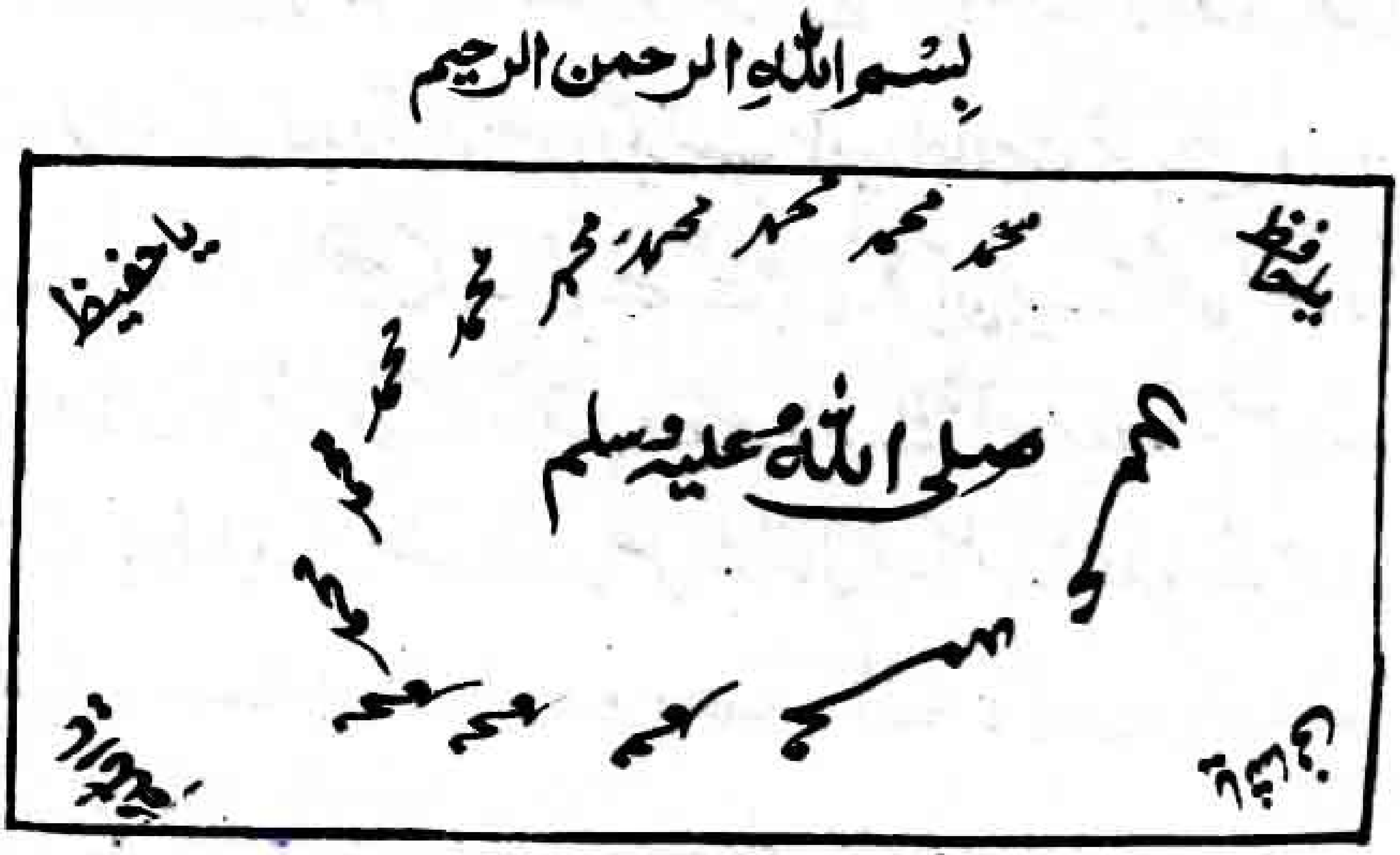

لکھ کر گلے میں ڈالیں

marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی نام

حضور سید عالم نور مجسم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمار سے اعظم ماشہر اور مشل اسم ذات اور خصوصیات آنحضرت سے ہے۔ اور باقی اسمائے صفات و القاب ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضل و شرف اور متصف بصفات کثیرہ ہونے کو عیاں کرتے وہ قرآن عظیم و دیگر کتب سماویہ و احادیث نبویہ میں وارد ہوئے ہیں یا انبیائے سابقین کی زبانی سنے گئے ہیں۔ قرآن مجید کے اُن اسماء و القاب کو ملاحظہ کرنا چاہیئے جن کے ساتھ پروردگار عالم نے تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد فرمایا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

لی فی القران سبعة اسماء محمد و احمد وطٰہٰ ویٰسٓ والمدثر والمزمل وعبد اللہ۔ قرآن عظیم میں میرے سات نام ہیں۔

۱۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم۔

marfat.com

ترجمہ: نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ کسی کے تم لوگوں میں سے۔

۲۔ وما محمد الا رسول

ترجمہ: نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر رسول۔

۳۔ محمّد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔

ترجمہ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے ساتھ والے سخت وشدید تر ہیں کفار پر اور رحیم ہیں آپس میں۔

۴۔ ونزل علی محمّد

ترجمہ: اور اُتارا گیا ہے (یعنی قرآن) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

(۲) قال تعالیٰ حکایۃ عن عیسیٰ علیہ السلام یاتی من بعدی اسمہ احمد۔

ترجمہ: میرے بعد ایک رسول ایسے تشریف فرما ہوں گے جن کا نام پاک احمد ہوگا۔

(۳) طٰہٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ ای طٰہٰ یا ای طیب وطاہر یا ای

پاکیزہ راہنما یا اے چودھویں رات کے چاند ہم نے تجھ پر قرآن اس لیے نہیں اُتارا کہ تو مشقت میں پڑے۔

(۴) یٰسٓ۔ یٰسٓ ٥ والقرآن الحکیم ٥ انک لمن المرسلین

ترجمہ: اے یٰسین یا اے سردار مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی بیشک تو مرسلین سے ہے۔

marfat.com

طٰہٰ ویٰسٓ نامِ تو انا فتحنا کامِ تو
قرآن ز حق پیغام تو اے آفرینش را بہا
نامت محمد آمدہ محمود و احمد آمدہ
دین تو سرمد آمدہ بوالقاسم کنیت را

(۵) مدثر صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال تعالیٰ یاایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر۔

ترجمہ:۔ اے جھرمٹ مارنے والے کھڑا ہو لوگوں کو ڈر سنا اور اپنے رب کی بڑائی بیان فرما۔

(۶) مزمل صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یاایھا المزمل قم اللیل الا قلیلا۔

ترجمہ:۔ اے کپڑا اوڑھنے لپیٹنے والے رات میں قیام فرما مگر تھوڑا۔

(۷) عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعالیٰ و انہ لما قام عبد اللہ یدعوہ۔

ترجمہ:۔ اور بے شک جبکہ کھڑا ہو بندہ اللہ کا (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

فائدہ:۔ حدیث مذکورہ میں انھیں سات اسماء پر بوجہ شہرت اکتفا کی گئی ورنہ قرآن عظیم

---

[1] طٰہٰ ویٰسین آپ کا اسم گرامی اور انا فتحنا آپ کا کارنامہ ہے۔ حق تعالیٰ سے قرآن آپ کا پیغام ہے اور آپ کائنات کی رونق ہیں آپ کا اسم گرامی محمد، محمود، احمد ہیں۔ اسی لیے آپ سب کے سرتاج ہیں کہ آپ کی کنیت بھی ابوالقاسم ہے۔

marfat.com

میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء گرامی اور القاب وخطابات سامی بکثرت ہیں۔ منجملہ ان کے آٹھواں یاایھا النبی ہے جیسا کہ فرمایا باری تعالیٰ نے یاایھا النبی انا ارسلنٰک۔ اے نبی بیشک ہم نے تمھیں رسول بنایا۔ نویں یاایھا الرسول ہے قال تعالیٰ یاایھا الرسول بلغ ما انزل علیک۔ اے رسول پہنچا جو تیری طرف اُتارا گیا۔ دسویں نور ہے کما قال تعالیٰ قد جاءکم من اللّٰہ نور وکتاب مبین۔ بیشک آیا تمھارے پاس اللہ کی جانب سے نور یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور روشن کتاب۔ گیارھویں شاہد۔ بارھویں مبشر تیرھویں نذیر چودھویں داعی الی اللّٰہ۔ پندرھویں سراج منیرا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یاایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللّٰہ باذنہ وسراجا منیرا۔ اے نبی بیشک بھیجا ہم نے تمھیں شاہد گواہ اور مبشر (خوشی سنانے والا) اور نذیر۔ (ڈرانے والا) اور داعی الی اللّٰہ (اللہ کی طرف بلانے والا) اس کے حکم سے اور سراج منیر (روشن کتاب) سولھویں شھید ہے قال تعالیٰ وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا۔ اور لائیں گے ہم تم کو ان سب پر شھید یعنی گواہ سترھویں منذر ہے فی قولہ تعالیٰ لیکون من المنذرین تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہوں۔ اٹھارھویں بشیر ہے قال تعالیٰ قد جاءکم بشیر ونذیر۔ تحقیق آیا تمھارے پاس بشیر

marfat.com

(خوشخبری سنانے والا) اور نذیر۔ انیسویں حق ہے۔ بیسویں مبین ہے
قال تعالیٰ حتی جاءکم الحق من ربکم و رسول المبین
ان کے علاوہ دیگر آیات میں بھی یہ نام واقع ہوئے ہیں۔ اکیسویں خاتم
النبیین ہے۔ کمافی الآیۃ ولکن الرسول اللہ وخاتم
النبیین۔ بائیسویں عزیز ہے۔ تیئسویں حریص ہے۔ چوبیسویں
رؤف ہے۔ پچیسویں رحیم ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لقد جاءکم
رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص
علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم (تحقیق آیا تمہارے پاس
رسول تمہارے نفسوں سے جس پر تمہارا محنت و مشقت میں پڑنا دشوار و ناگوار
ہے اور تمہارے ایمان پر حریص ہے اور مومنین پر نہایت مہربان و رحم
فرما ہے۔ چھبیسویں رحمۃ اللعٰلمین ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین۔ نہیں بھیجا ہم
نے تمھیں اے محبوب مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔ ستائیسویں
نعمۃ اللہ۔ قال تعالیٰ و بنعمۃ اللہ ھم یکفرون۔
وہ اللہ کی نعمت (محمد رسول اللہ) کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ اٹھائیسویں
عروۃ وثقیٰ ہے۔ قال تعالیٰ فمن یکفر بالطاغوت
ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ
ای بعہد محمد المصطفیٰ و ذمۃ احمد ن المجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ انتیسویں کریم
ہے قال تعالیٰ انہ لقول رسول کریم۔ تیسویں النبی الامی ہے۔

marfat.com

قال تعالیٰ فآمنوا باللہ و رسولہ النّبی الامی ۔ پس ایمان لاؤ تم اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ جو نبی اُمّی ہیں یعنی بے لکھے پڑھے ۔ اکتیسویں عالم ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم اولین و آخرین عطا فرمایا اور عالم ماکان و مایکون بنایا ۔

قال اللہ تبارک و تعالیٰ :

وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد

اویسی رضوی غفرلہٗ

marfat.com

ہماری دیگر مطبوعات

- نعم الحامی شرحِ جامی
- توضیح الکامل شرح مائۃ عامل
- ابواب الصّرف
- فضل الٰہی شرح صرف بہائی
- شرح ایساغوجی
- کریما محشّی ۔ نامِ حق
- عطا نامہ ۔ پند نامہ
- بدائع منظوم محشّی

حافظ رحیم بخش اویسی، قادری ناظم مکتبہ

اویسیہ رضویہ بہاولپور